جلد نمبر 2 نبوت۔فتح 1402 ہش — نومبر۔دسمبر 2023ء ربیع الثانی۔جمادی الآخر 1445 ہجری شمارہ نمبر 12,11

اس شمارے میں

تمہارا یہ کام بھی ہے کہ تم گزشتہ انعامات پر اس کا شکر ادا کرتے رہو 2
احادیثِ مبارکہ 3
ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام 4
منظوم کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام 4
اشاریہ خطباتِ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز .. 5
حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کی زریں ہدایات برائے بیگمات مربّیان و واقفین کرام 7
حضرت چودھری محمد ظفر اللہ خانؓ کی صلہ رحمی کی ایک دلکش داستان ... 10
مشرقِ وسطیٰ میں جاری حالیہ کشیدگی کے پیش نظر دعا کی تحریک 20
کامیابی کیا ہے؟ 23
جمالِ مصطفویؐ 28
صدر اور نائب صدر مجلس انصار اللہ، امریکہ 29
تاثرات جلسہ سالانہ امریکہ 2023ء 30
’اشکِ رواں‘ سے ’سارے بند مکان‘ تک کا شعری سفر 33
سانحۂ ارتحال 36
کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام 37
جماعتہائے امریکہ کا کیلنڈر 2023ء 38

ادارتی بورڈ

لکھنے کا پتہ:
Al-Nur@ahmadiyya.us
Editor Al-Nur,
15000 Good Hope Road
Silver Spring, MD 20905

تمہارا یہ کام بھی ہے کہ تم گزشتہ انعامات پر اس کا شکر ادا کرتے رہو

فَاذۡکُرُوۡنِیۡۤ اَذۡکُرۡکُمۡ وَاشۡکُرُوۡا لِیۡ وَلَا تَکۡفُرُوۡنِ ﴿۱۵۳﴾

(سورۃ البقرہ:153)

اردو ترجمہ بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ:

پس میرا ذکر کیا کرو میں بھی تمہیں یاد رکھوں گا۔ اور میرا شکر کرو اور میری ناشکری نہ کرو۔

تفسیر بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ:

یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ بندہ کا ذکر عموماً تین قسم کا ہوتا ہے۔ **اوّل** کسی اچھی یا بری بات کو دیکھ کر خدا تعالیٰ کو یاد کر لینا۔ جیسے گناہ کی تحریک ہو تو اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ کہنا۔ کوئی مصیبت پہنچے تو اِنَّا لِلّٰہِ کہنا۔ خوشی کی خبر ملے تو اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ کہنا۔ **دوم** دوسرے کی بات سن کر اللہ تعالیٰ کو یاد کر لینا۔ جیسے کسی مصیبت زدہ کا واقعہ سُنا تو اُس کے لیے دعا کی اور ساتھ ہی خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ اُس نے اپنے فضل سے ہمیں اس قسم کے مصائب سے بچا رکھا ہے۔ **سوم** خدا تعالیٰ کے متعلق باتیں کرنا یعنی اپنی مجالس میں خدا تعالیٰ کے رحم اور کرم کے متعلق گفتگو کرنا۔ دشمنوں کے اعتراضات کا جواب دینا۔ اُس کے نام کی عظمت قائم کرنے کی کوشش کرنا۔ اور بار بار اللہ تعالیٰ کے احسانات کا ذکر کرنا تا کہ اس کے نتیجہ میں

(1) خدا تعالیٰ کی صفات انسان کے دل پر نقش ہوں

(2) اور پھر وہ مٹیں نہیں بلکہ ہمیشہ قائم رہیں

(3) اور انسان کے ہر قول و عمل سے ان کا ظہور ہو۔

پھر ذکر کے ایک معنے چونکہ عزت اور شہرت کے بھی ہوتے ہیں۔ اس لیے اَذۡکُرۡکُمۡ کے یہ معنے بھی ہو سکتے ہیں کہ اگر مسلمان اللہ تعالیٰ کو یاد رکھیں گے اور اس کے احکام پر عمل کرتے رہیں گے تو اللہ تعالیٰ دنیا میں بھی انہیں عزت اور شہرت عطا فرمائے گا۔ اور آخرت میں بھی انہیں اپنے لازوال قرب سے نوازے گا۔

پھر فرماتا ہے وَاشۡکُرُوۡا لِیۡ۔ تم میرا شکر کرو۔ یعنی تمہیں صرف اس بات پر مطمئن نہیں ہو جانا چاہیئے کہ تم خدا تعالیٰ کو یاد کرتے ہو بلکہ تمہارا یہ کام بھی ہے کہ تم گزشتہ انعامات پر اس کا شکر ادا کرتے رہو اور تمہارے اعمال اور تمہاری عبادات ان انعامات پر مبنی ہوں جو ہم پہلے تم پر کر چکے ہیں۔

وَلَا تَکۡفُرُوۡنِ اور ہم نے جو تم پر انعامات نازل کیے ہیں۔ ان کی ناقدری مت کرو۔ حدیثوں میں آتا ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ایک دفعہ عورتوں کی نسبت فرمایا کہ وہ دوزخ میں مردوں کی نسبت زیادہ جائیں گی۔ عورتوں نے پوچھا۔ یا رسول اللہ! اس کی کیا وجہ ہے؟ آپؐ نے فرمایا اِس کی یہ وجہ ہے کہ تم میں ناشکری کا مرض زیادہ پایا جاتا ہے (بخاری کتاب الایمان باب کفران العشیر و کفر دون کفر) ناشکری کے معنے یہ ہیں کہ خدا تعالیٰ نے جو نعمتیں دی ہیں اُن کو موقع اور محل پر استعمال نہ کیا جائے۔ خدا تعالیٰ نے کان اس لیے دیے ہیں کہ خدائے رحمٰن کی باتیں سُنی جائیں لیکن لوگ ان کو گناہ کی باتیں سننے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ آنکھیں اُن کو اس لیے دی گئی ہیں کہ وہ ان کے ذریعہ علم و عرفان حاصل کریں۔ مگر کوئی ان کے ذریعہ یہ دیکھتا ہے کہ فلاں کے پاس اتنی دولت کیوں ہے؟ اور کوئی کسی اور ناجائز جگہ پر ان کو استعمال کرتا ہے۔ اسی طرح زبان ان کو اس لیے دی گئی ہے کہ وہ اُس سے اچھی گفتگو کریں۔ اور خدا تعالیٰ کا ذکر کریں مگر اُسے بُری اور ناپسندیدہ باتوں کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ مثلاً گالیاں دیتے ہیں۔ چغل خوری کرتے ہیں۔ غیبت کرتے ہیں۔ جھوٹ بولتے ہیں اور اس طرح خدا تعالیٰ کی نعمتوں کی ناقدری کرتے ہیں۔ پس فرمایا کہ تم میری نعمتوں کی قدر کرو۔

(تفسیر کبیر، البقرۃ2، جلد3، صفحہ 39 تا40، اسلام انٹرنیشنل پبلی کیشنز لمیٹڈ)

احادیثِ مبارکہ

شکرِ احسان

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

” مَنْ لاَ يَشْكُرِ النَّاسَ لاَ يَشْكُرِ اللّٰهَ۔ “

(ترمذی کتاب ابواب البر والصلة ما جآء فی الشکر لمن احسن الیک1954)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو شخص لوگوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ اللہ کا بھی شکر ادا نہیں کرتا۔(یعنی کسی شخص کے احسان کے نتیجہ میں انسان کو اگر کوئی نعمت یا بھلائی حاصل ہو تو جہاں اللہ کا شکر لازم ہے وہاں اس محسن شخص کا شکریہ ادا کرنا ضروری ہے)۔

(حدیقۃ الصالحین، مصنفہ ملک سیف الرحمٰن، ایڈیشن 2019، صفحہ 35، اسلام انٹرنیشنل پبلی کیشنز)

خوشحالی کا اظہار

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَى اللّٰه عليه وسلم ” إِنَّ اللّٰهَ يُحِبَّ أَنْ يُرَى أَثَرُ نِعْمَتِهٖ عَلٰى عَبْدِهٖ۔ “

(ترمذی کتاب الادب باب ما جاء ان اللہ تعالیٰ یحن ان یریٰ اثر نعمتہ۔۔۔2819)

حضرت عمر بن شعیبؓ اپنے باپ سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کو یہ بات پسند ہے کہ وہ اپنے فضل اور اپنی نعمت کا اثر اپنے بندہ پر دیکھے (یعنی خوشحالی کا اظہار اور توفیق کے مطابق اچھا لباس اور عمدہ رہن سہن اللہ تعالیٰ کو پسند ہے بشرطیکہ اس میں تکبر اور اسراف کا پہلو نہ ہو)۔

(حدیقۃ الصالحین، مصنفہ ملک سیف الرحمٰن، ایڈیشن 2019، صفحہ 600، اسلام انٹرنیشنل پبلی کیشنز)

ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اصل شکر تقویٰ اور طہارت ہی ہے

"تمہارا اصل شکر تقویٰ اور طہارت ہی ہے۔ مسلمان کا پوچھنے پر اَلْحَمْدُلِلّٰہ کہہ دینا سچا سپاس اور شکر نہیں ہے۔ اگر تم نے حقیقی سپاس گزاری یعنی طہارت اور تقویٰ کی راہیں اختیار کر لیں تو مَیں تمہیں بشارت دیتا ہوں کہ تم سرحد پر کھڑے ہو، کوئی تم پر غالب نہیں آسکتا۔ مجھے یاد ہے کہ ایک ہندو سر رشتہ دار نے جس کا نام جگن ناتھ تھا اور جو ایک متعصب ہندو تھا بتلایا کہ امرتسر یا کسی جگہ میں وہ سر رشتہ دار تھا جہاں ایک ہندو اہلکار درپردہ نماز پڑھا کرتا تھا مگر بظاہر ہندو تھا۔ مَیں اور دیگر دوسرے سارے ہندو اُسے بہت برا جانتے تھے اور ہم سب اہلکاروں نے مل کر ارادہ کر لیا کہ اس کو ضرور موقوف کرائیں۔ سب سے زیادہ شرارت میرے دل میں تھی۔ میں نے کئی بار شکایت کی کہ اس نے یہ غلطی کی ہے۔ اور یہ خلاف ورزی کی ہے۔ مگر اس پر کوئی التفات نہ ہوتی تھی۔ لیکن ہم نے ارادہ کر لیا ہوُا تھا کہ اسے ضرور موقوف کرادیں گے۔ اور اپنے اس ارادہ میں کامیاب ہونے کے لئے بہت سی نکتہ چینیاں بھی جمع کر لی تھیں اور مَیں وقتاً فوقتاً ان نکتہ چینیوں کو صاحب بہادر کے رُوبرو پیش کر دیا کرتا تھا۔ صاحب اگر بہت ہی غصّہ ہو کر اس کو بلا بھی لیتا تھا تو جوں ہی وہ سامنے آجاتا تو گویا آگ پر پانی پڑ جاتا۔ معمولی طور پر نہایت نرمی سے فہمائش کر دیتا۔ گویا اس سے کوئی قصور سرزد ہی نہیں ہوُا... اصل بات یہ ہے کہ تقویٰ کا رعب دوسروں پر بھی پڑتا ہے اور خدا تعالیٰ متقیوں کو ضائع نہیں کرتا۔" (ملفوظات جلد 1 صفحہ 49۔ ایڈیشن 1988ء...1891ء تا 1901ء)

منظوم کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ہے شُکرِ ربِّ عَزّوجلّ خارج از بیاں	جس کے کلام سے ہمیں اس کا مِلا نشاں
وہ روشنی جو پاتے ہیں ہم اس کتاب میں	ہو گی نہیں کبھی وہ ہزار آفتاب میں
اس سے ہمارا پاک دل و سینہ ہو گیا	وہ اپنے مُنہ کا آپ ہی آئینہ ہو گیا
اُس نے درختِ دِل کو معارف کا پھل دیا	ہر سینہ شک سے دھو دیا ہر دِل بدل دیا
اُس سے خدا کا چہرہ نمودار ہو گیا	شیطاں کا مکر و وَسوسہ بے کار ہو گیا
وہ رہ جو ذاتِ عزّوجل کو دکھاتی ہے	وہ رہ جو دِل کو پاک و مُطہّر بناتی ہے
وہ رہ جو یارِ گم شُدہ کو کھینچ لاتی ہے	وہ رہ جو جام پاک یقیں کا پلاتی ہے
وہ رہ جو اس کے ہونے پہ مُحکم دلیل ہے	وہ رہ جو اُس کے پانے کی کامل سبیل ہے

(براہین احمدیہ حصہ پنجم، صفحہ 11، نصرۃ الحق مطبوعہ 1908ء)

8 ستمبر 2023ء بمقام بمقام مسجد بیت السبوح، فرانکفرٹ، جرمنی	جلسہ سالانہ جرمنی کا کامیاب انعقاد، انتظامیہ اور کارکنان کو زرّیں نصائح نیز شامل ہونے والے مہمانوں کے تأثرات۔ ☆…انتظامیہ اور کارکنوں کو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کی خدمت کی توفیق پائی۔ ☆…جماعت جرمنی کو اللہ تعالیٰ کا بہت شکر گزار ہونا چاہیے کہ اس نے اس جلسہ کی وجہ سے لوگوں کو اسلام کی حقیقی تعلیم پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ ☆…ایک عیسائی صحافی کہتی ہیں کہ جلسے کی تنظیم بہت اعلیٰ سطح پر تھی۔ میرے لیے بڑا اعزاز ہے کہ میں ایک ایسے جلسے میں شامل ہوئی جس میں مختلف مذاہب اور قوموں کے لوگ شامل تھے۔ ☆…کیمرون کے ایک چیف امام صاحب کہتے ہیں کہ حیرانی کی بات ہے کہ مختلف رنگوں کے لوگ ایک فیملی کی طرح ملے۔ امام جماعت کے خطابات پُر حکمت اور اسلامی تعلیمات کے عکاس تھے۔ اگر ہم اس پر عمل کریں تو زندگی جنت بن جائے۔ ☆…انتظامیہ اور شاملین کو ہمیشہ جلسہ کے مقصد کو پورا کرنے کی بھرپور کوشش کرنی چاہیے۔ https://www.alfazl.com/2023/09/11/79147/
22 ستمبر 2023ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ۔ یوکے	غزوۂ بدر کے بعض ایمان افروز واقعات نیز اس تناظر میں اہلِ روم کی شاندار فتح کی پیشگوئی کے بارے میں تفصیلی بیان۔ ☆…جنگِ بدر کے دوران نَضر بن حارِث اور عُقبہ بن اَبی مُعَیط کے قتل کے معاملہ پر سیر حاصل بحث۔ ☆… صحیح بخاری میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہ نے بدر کے دن ایک سو چالیس آدمیوں کا نقصان کیا تھا یعنی ستر قیدی اور ستر مقتول ہوئے۔ ☆… آنحضرت ﷺ نے جن واقعات کی پیشگوئی کی ہے ان میں ایک صاف اور صریح اور معرکہ آرا غلبہ روم کی پیشگوئی تھی۔ ☆… مسلمان اہل روم کی فتح کو پسند کرتے تھے کیونکہ وہ اہل کتاب تھے۔ جبکہ کفار قریش اہل فارس کی فتح کو پسند کرتے تھے کیونکہ وہ مجوسی تھے۔ ☆… معرکہ جنگ سے بہت دُور خشک اور بنجر زمین کی سُنسان پہاڑی سے ایک شہزادہ امن نے واقعات عالم کے بالکل خلاف غلبہ روم کی پیشگوئی فرمائی۔ ☆…والدین خود بھی اور بچوں کو بھی پیشگوئیاں دکھائیں کہ کس طرح یہ اسلام کی سچائی پر دلیل ہیں۔ ہماری تنظیموں کو بھی اس بارے میں علم دینا چاہیے۔ ☆… حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ غور کر کے دیکھو کہ یہ کیسی جلیل القدر پیشگوئی ہے۔

	☆...مکرم فراس علی عبد الواحد صاحب یو کے کی وفات پر ان کا ذکر خیر، جماعتی خدمات کا تذکرہ اور نماز جنازہ غائب۔ https://www.alfazl.com/2023/09/22/80100/
29 ستمبر 2023ء بمقام آباد، ٹلفورڈ۔ یو کے	غزوۂ بدر کے بعد وقوع پذیر ہونے والے بعض واقعات کا بیان اور توہینِ رسالت کی سزا سے متعلق ایک مشتبہ روایت پر سیر حاصل بحث۔ ☆... عمیر بن وہب کا قبولِ اسلام۔ ☆... جب ہم دونوں نے یہ بات کی تب وہاں کوئی تیسرا نہ تھا۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات سوائے اللہ کے کسی نے نہیں بتائی۔ ☆... بدر کے بعد بعض لوگ مسلمان ہوئے مگر وہ منافقانہ رنگ رکھتے تھے۔ ان میں عبد اللہ بن ابی بن سلول بھی تھا۔ ☆... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کے بعد شوال دو ہجری میں خدا تعالیٰ کے حکم پر مسلمانوں کی پہلی عید الفطر منائی۔ ☆... اسلام کی عیدیں اپنے اندر ایک عجیب شان رکھتی ہیں اور ان سے اسلام کی حقیقت پر بڑی روشنی پڑتی ہے اور یہ اندازہ کرنے کا موقع ملتا ہے کہ کس طرح اسلام مسلمانوں کے ہر کام کو ذکرِ الٰہی کے ساتھ پیوند کرنا چاہتا ہے۔ ☆... توہین رسالت کی کسی قسم کی کوئی سزا اسلام میں موجود نہیں ہے اور نہ ہی اس قسم کے واقعات کی کوئی حقیقت ہے۔ ☆... یہ ملاں آج کل اسی طرح کی من گھڑت کہانیاں بنا کر احمدیوں کے خلاف بھی شدت پسندی کا اظہار کرتے رہتے ہیں اور لوگوں کو بھڑکاتے رہتے ہیں۔ https://www.alfazl.com/2023/09/29/80617/
6 اکتوبر 2023ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ۔ یو کے	☆... مسلمان محدثین اور مؤرخین نے کبھی کسی روایت کے ذکر کو محض اس بنا پر ترک نہیں کیا کہ اس سے اسلام اور بانی اسلام پر بظاہر اعتراض وارد ہوتا ہے۔ ☆... بعض مؤرخین کا اِن واقعات کے متعلق خاموش ہونا اس بات کو یقینی طور پر ظاہر کرتا ہے کہ یہ قصے بناوٹی ہیں اور کسی طرح تاریخ کا حصہ بن گئے ہیں۔ ☆... دونوں واقعات روایتاً اور درایتاً درست ثابت ہی نہیں ہوتے اور اگر بالفرض انہیں درست سمجھا بھی جاوے تو اُس زمانے کے حالات کے تحت قابل اعتراض نہیں سمجھے جاسکتے۔ ☆... اللہ تعالیٰ کا شکر اور احسان ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر آنے والا کوئی بھی الزام ہو ہم اُس کو ردّ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ☆... پروفیسر ڈاکٹر ناصر احمد خان صاحب آف کینیڈا المعروف پرویز پروازی، مکرم شریف احمد بھٹی صاحب آف ربوہ، پروفیسر عبد القادر ڈاہری صاحب سابق امیر جماعت ضلع نوابشاہ اور پروفیسر ڈاکٹر محمد شریف خان صاحب آف امریکہ کی نماز جنازہ غائب۔ https://www.alfazl.com/2023/10/09/80986/

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کی زریں ہدایات
برائے بیگمات مربّیان وواقفین کرام

ماخوذ از الفضل انٹرنیشنل، خطبات نکاح 2008–2017ء

فاران احمد ربانی مبلغ سلسلہ امریکہ

مربیان کی بیگمات بھی واقفین زندگی ہی ہیں

❖ واقفین زندگی، مربیان سلسلہ سے جن بچیوں کے رشتے طے ہو رہے ہیں ان کو بھی ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ واقف زندگی سے بیاہ کر کے وہ بھی وقف زندگی کی صف میں آرہی ہیں۔ اس لئے ان کی بھی وہ ذمہ داریاں ہیں جو واقف زندگی نے نبھانی ہیں اور اس میں ان کی بیویوں نے مددگار بننا ہے۔

❖ اپنے خاوند کے ساتھ وقف کے میدان میں نہ صرف اس کی مددگار ہو بلکہ بے نفس ہو کر اپنے آپ کو مربی سلسلہ کی بیوی نہ سمجھے، بلکہ خود بھی اپنا کام یہ بھی رکھے کہ میں مربی بھی ہوں اور مبلغ بھی ہوں۔ اور جو خدمات میرے خاوند کے سپرد کی گئی ہیں ان کو میں نے اسی طرح بجالانا ہے جس طرح میرے خاوند نے کام کرنا ہے۔ یہ روح ہر وقف زندگی مرد میں اور وقف زندگی کی بیوی میں بھی پیدا ہونی چاہئے۔

❖ اُن [مربیان] کی بیویوں کو بھی خیال رکھنا چاہئے کہ ایک واقف زندگی کی بیوی، ایک مربی سلسلہ کی بیوی اسی طرح واقف زندگی ہے جس طرح اُس کا خاوند۔ اور اُس کو اُسی طرح قربانیاں دینے کی ضرورت ہے جس طرح اُس کے خاوند کو دینی پڑیں گی یا اُس سے توقع کی جاسکتی ہے۔

❖ مربیان سے شادی کرنے والی لڑکیاں اور بچیاں جو ہیں ان کو بھی ذہن میں رکھنا چاہئے کہ وہ مربی اور مبلغ کی بیوی بننے والی ہیں یا بننے جارہی ہیں اور اِس لحاظ سے وہ بھی چاہے واقف زندگی ہوں یا نہ ہوں لیکن مربی کی بیوی بننے کے بعد واقف زندگی بن جاتی ہیں اور اُن کو بھی اپنی ذمہ داریوں کا احساس کرنا چاہئے۔

توقعات و ذمہ داریاں

❖ دونوں کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ واقف زندگی کو حتی المقدور یہ کوشش کرنی چاہئے کہ اپنی ذاتی خواہشات کو ختم کر دے۔ زندگی میں جو کچھ ہو، جو حاصل کرنے کی خواہش ہو وہ صرف یہ ہو کہ ہم نے خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنی ہے اور اس کے دین کی سربلندی کے لئے، دین کی خدمت کے لئے اپنی تمام تر صلاحیتیں اور استعدادیں صرف کرنی ہیں۔ اگر یہ چیز نہیں تو پھر ایک واقف زندگی ہونے کا کوئی فائدہ نہیں۔ ایک واقف زندگی میں اور ایک عام احمدی میں ایک امتیاز ہونا چاہئے۔

❖ واقفین زندگی وہ ہیں جنھوں نے اپنے آپ کو دین کی خدمت کیلئے پیش کیا اور ان کا ہر لحہ اور زندگی کا ہر منٹ، ہر دن دین کی خدمت کیلئے وقف رہنا چاہئے۔ اس سوچ کے ساتھ آئندہ بھی اپنی زندگی گزاریں۔

❖ [آپ کو] علم ہونا چاہئے کہ واقف زندگی کا مطلب یہ ہے کہ اس نے اپنی زندگی دین کی خاطر وقف کر دی ہے۔ پانچ گھنٹے یا آٹھ گھنٹے اس کی زندگی دین کیلئے نہیں بلکہ اس کی زندگی کا ہر لحہ اب دین کیلئے ہے اور ہونا چاہئے اور یہی اصل روح ہے جو واقف زندگی میں ہو تو تبھی وقف بھی نبھایا جاسکتا ہے۔ پس اس روح کے ساتھ جب واقف زندگی کام کرتا ہے تو اُس کی بیوی کو، اُس سے شادی کرنے والی کو بھی احساس رہنا چاہئے کہ اُس نے دین کے کاموں میں کبھی اُس کے لئے روک نہیں بننا بلکہ اُس کا ممد و معاون بننا ہے تا کہ ایک واقف زندگی احسن رنگ میں دینی خدمات بجالاسکے۔

❖ واقفین زندگی کی بیویوں کو بہت سارے کام خود کرنے پڑتے ہیں۔ اگر دنیاداری کی خاطر ایک شخص جو اپنے بزنس میں اور اپنے کام میں مصروف ہے اور گھر کو وقت نہیں دے سکتا اور بیوی اُس گھر کو چلاتی ہے، ساری ذمہ داریاں نبھاتی ہے تو واقف زندگی کی بیوی کو تو پھر مزید نکھار کر اس کام کو کرنا چاہئے کہ کس طرح اُس نے گھر کو سنبھالنا ہے، نہ صرف سنبھالنا ہے بلکہ احسن رنگ میں اُس کو چلانا ہے تا کہ گھر کی فکروں سے ایک واقف زندگی آزاد ہو جائے۔ اور واقف زندگی کا خاوند کا بھی کام ہے کہ اُس کے سامنے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اسوہ حسنہ ہو..... یہ نہیں ہے کہ باہر سے آیا ہوں، مصروف ہوں تھک گیا ہوں تو کام نہیں کرنا۔ جو وقت بھی دین کی خدمت سے بچتا ہے گھر والوں کا بھی حق ادا کرنا چاہئے، بیوی کا بھی حق ادا کرنا چاہئے، بچوں کا بھی حق ادا کرنا چاہئے۔

❖ دین کی خاطر ہر ایک قربانی کے لئے تیار رہنا ہے۔

❖ رات کو جائزہ لو اور دیکھو کہ ہم نے کل اپنا مستقبل کیسے اس (دن) سے بہتر کرکے سنوارنا ہے۔

❖ واقف زندگی لڑکے کو بھی اور لڑکی کو بھی ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ دوسروں کی نسبت ان کی ذمہ داریاں بہت زیادہ ہیں۔ ان کے عملی نمونے دیکھ کر دوسروں نے بھی نصیحت پکڑنی ہوتی ہے۔ اس لئے چاہے وہ گھریلو معاملات ہوں یا باہر کے، ہر معاملہ میں واقف زندگی کو اپنا نمونہ قائم کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

❖ جو واقفین زندگی ہیں اُن کی تو اور بھی ذمہ داری ہو جاتی ہے کہ ایک دوسرے کے بھی حقوق ادا کریں اور رشتوں کے حقوق بھی ادا کریں۔

❖ جو مبلغین سلسلہ ہیں وہ بھی یاد رکھیں کہ واقف زندگی ہیں اور انہوں نے دنیا میں تبلیغ اسلام اور تربیت کے لئے اپنے آپ کو پیش کیا ہے۔ پس اس لحاظ سے ان کو کوشش بھی کرنی چاہئے اور وہ اعلیٰ معیار حاصل کرنے کی ضرورت ہوگی جو ایک واقف زندگی کا ہونا چاہئے اور جس کی توقع حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہم سے کی ہے۔

❖ ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ ہم نے ہر کام جو کرنا ہے وہ خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر کرنا ہے، تقویٰ کو سامنے رکھتے ہوئے کرنا ہے، سچائی پر قائم رہتے ہوئے کرنا ہے اور اس دنیا سے زیادہ آئندہ دنیا پر، مرنے کے بعد کی زندگی پر، نظر رکھتے ہوئے کرنا ہے تاکہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حاصل کرنے والے بنیں۔

❖ اس طرح جو واقفین زندگی سے شادی کرنے والی لڑکی ہے اس کو بھی ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ وہ واقف زندگی سے بیاہ رہی ہے۔ ایک مبلغ اور مربی سے بیاہ رہی ہے۔ اس کو بھی دوسروں کے لئے، عورتوں کے لئے، اپنے ماحول کے لئے ایک نمونہ بننے کی ضرورت ہے۔

❖ اور اسی طرح خاوند کے لئے بھی ایک ایسا ساتھی بننے کی ضرورت ہے کہ اُس کا جو کام ہے، جو ذمہ داری ہے اُس میں وہ کام آنے والی ہو۔ گویا جس طرح کہ مربی کی تربیت اور تبلیغ کی ذمہ داری ہے اسی طرح اس کی بیوی کی بھی یہ تربیت اور تبلیغ کی ذمہ داری ہے۔ اور یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ ایک واقف زندگی کے محدود وسائل ہوتے ہیں، اس میں اُس نے گزارہ کرنا ہے اس لئے لڑکی کو بھی کوئی مطالبہ نہیں کرنا چاہئے۔ اور خاص طور پر جو واقفہ نو بچی ہو اس کو تو ہمیشہ اس روح کو سمجھنا چاہئے کہ واقف زندگی کے ساتھ میں نے ہر حالت میں اور ہر جگہ پر گزارہ کرنا ہے۔ تاکہ جو ذمہ داریاں میرے خاوند کے سپرد ہوئی ہیں اُن میں مَیں بھی حصہ دار بن سکوں۔

❖ مبلغ سلسلہ کی بیوی بھی چاہے وہ واقفہ نو ہے یا نہیں ہے، وقف ہے یا نہیں ہے اُس کو بھی واقف زندگی کی طرح کی زندگی گزارنی چاہئے۔ پس دونوں کو جہاں بھی ان کی تعیناتی ہو، جہاں بھی پوسٹنگ ہو وہاں اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ ہم نے اپنے بہترین نمونے قائم کرنے ہیں اور جماعت کی تربیت کی ذمہ داری کو بھی احسن رنگ میں ادا کرنا ہے اور صبر اور حوصلہ سے ایک دوسرے کی کمزوریوں کو، ظاہر ہے کہ ایک انسان ہے، بشری تقاضے ہیں، کمزوریاں ہوتی ہیں ایک دوسرے کی کمزوریوں کو برداشت بھی کرنا ہے۔

❖ اِن پر بہت بڑی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں کہ اپنی زندگیوں کو ایسا نمونہ بنائیں جو دوسروں کے لئے بھی قابل تقلید ہو۔ کیونکہ بغیر اس کے اگر اپنی زندگی، گھریلو زندگی اچھی نہیں تو دوسروں کو بھی انگلی اٹھانے کا موقع ملتا ہے کہ پہلے اپنے گھر کو سنبھالو پھر ہمیں نصیحت کرو۔

❖ صرف اور صرف ایک خواہش ہونی چاہئے کہ ہم نے زندگی اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق گزارنی ہے اور اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنا ہے اور کبھی کسی کے لئے اپنے نمونہ سے ٹھوکر کا باعث نہیں بننا۔

❖ بعض دفعہ معاشرہ، ماحول بعض باتیں دلوں میں پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے اس لئے ایک واقفہ نو کو اور اُس بچی کو جو مربی کے عقد میں جارہی ہے یہ خیال رکھنا چاہئے کہ وہ بھی اسی طرح جماعتی تربیت اور جماعت کی Activities جو بھی ہیں اُن میں حصہ دار ہے جس طرح مربی ہے۔ اور اُس کے نمونے، اس کے چال چلن بھی جماعت کے افراد خاص طور پر لڑکیاں دیکھتی ہیں۔ اِس لئے اپنی زندگی کو بھی ہمیشہ ایک واقف زندگی کی بیوی کی حیثیت سے نبھانے کی کوشش کرنی چاہئے۔

آپسی تعلقات

❖ واقف زندگی کی بیوی کو کبھی یہ شکوہ نہیں ہونا چاہئے کہ مجھے وقت نہیں دیا، توجہ نہیں دی۔

❖ پس اگر دونوں لڑکا اور لڑکی اس طرح زندگیاں گزارنے والے ہوں تو پھر ایک دوسرے کی خاطر جہاں قربانی کا مادہ پیدا ہوتا ہے وہاں آپس میں سلوک اور محبت اور پیار کا رشتہ بھی بڑھتا ہے، تربیت کے وہ پہلو جن کا اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا ہے کہ سامنے رکھواُن کی طرف بھی توجہ رہتی ہے۔

❖ ہمیشہ ایک دوسرے کی خوبیوں پر نظر رکھنی چاہئے اور بُرائیوں سے صرف نظر کرنی چاہئے تبھی اچھی زندگی گزر سکتی ہے۔ اور ہمیشہ یاد رکھیں کہ دین کو دنیا پر مقدم کریں گے، اللہ تعالیٰ کو اپنے سامنے رکھیں گے، اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر ہر کام کرنے والے ہوں گے تو تبھی ہر ایک معاملہ میں کامیابیاں بھی ہوتی ہیں اور سہولت بھی پیدا ہوتی ہے۔

❖ ایک دوسرے کے رشتوں کا بھی خیال رکھیں اور ایک دوسرے کے ساتھ اعتماد کی فضا کو بھی قائم رکھیں۔

گھر کا ماحول اور تربیت اولاد

❖ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ زندگی میں بے شمار اتار چڑھاؤ آتے رہتے ہیں اس لئے ہمیشہ ہر معاملہ میں، لڑکے لڑکی کو، میاں بیوی کو تمام زندگی میں سچائی پر قائم رہنا چاہئے اور ایک دوسرے سے سچی اور صاف اور سیدھی بات کرنی چاہئے جس سے اعتماد بھی بحال رہے گا، زندگی بھی آسان گزرے گی اور آئندہ نسلیں بھی نیکیوں پر قائم رہنے والی ہوں گی۔ سچائی پر قائم رہنے والی ہوں گی۔

❖ اس سچائی کو قائم رکھنے کے لئے چھوٹے سے چھوٹے level پر، بنیادی سطح پر ہر انسان کو کوشش کرنی چاہئے۔ اور وہ بنیادی سطح انسان کا اپنا گھر ہے۔ پس یہاں سے اس سچائی کو ہمیشہ قائم رکھیں تا کہ اگلی نسلیں بھی سچ بولنے والی ہوں، سچائی پر قائم رہنے والی ہوں اور اسلام کی خاطر سچائی سے، دلی شوق سے اس سچائی کو قائم رکھنے کے لئے قربانیاں کرنے والی ہوں۔

❖ مبلغین سلسلہ اور واقفین زندگی ہمیشہ یاد رکھیں کہ اُن کے گھر دوسروں کے لئے نمونہ ہونے چاہئیں۔ اُن کے رشتے مثالی ہونے چاہئیں۔ ان کے ایک دوسرے کے لئے حقوق ایسے ہوں جس کو پھر لوگ اس نظر سے دیکھیں کہ ہمیں بھی ایسا بننا چاہئے۔

❖ ہمیشہ ایک مبلغ اور مربی کو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ جس علاقہ میں بھی وہ ہو گا وہاں کے رہنے والوں کی، احمدیوں کی بھی اور غیروں کی بھی اس پر نظر ہوگی۔ اس لئے ہر معاملہ میں اور گھریلو تعلقات میں بھی اس کو ایک نمونہ بننا چاہئے۔ یہ نہ سمجھیں کہ بعض باتیں باہر نہیں نکلتیں۔ گھر سے باہر نکل جاتی ہیں۔ اس لئے ایک مربی، ایک مبلغ، ایک دین کا علم حاصل کرنے والا، ایک واقف زندگی کو ہمیشہ اپنے گھر کے لئے بھی ایک ایسا نمونہ بننا چاہئے جہاں اُس کے گھر میں ہر وقت خوشیاں نظر آئیں اور بیوی اور بچوں کا پیار اور احترام نظر آئے۔

❖ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اگر مرد نمونہ ہو تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ اس کی بیوی کبھی اس پہ اُنگلی اُٹھا سکے، اشارہ کر سکے کہ تم میں یہ بُرائیاں ہیں۔ پس مرد جب نمونہ بنتے ہیں تو گھروں میں نیکیاں قائم ہوتی ہیں۔ بیویوں کو بھی پتہ ہوتا ہے کہ مرد ہر بات برداشت کر سکتا ہے لیکن دین کے معاملہ میں کسی کمزوری کو وہ برداشت نہیں کرتا۔ پس یہ دینی نمونہ ہے جو ہر مرد کو دکھانا چاہئے۔ اور یہی نمونہ ہے جو پھر بچوں کی تربیت کا بھی باعث بنتا ہے۔

/https://amibookstore.us
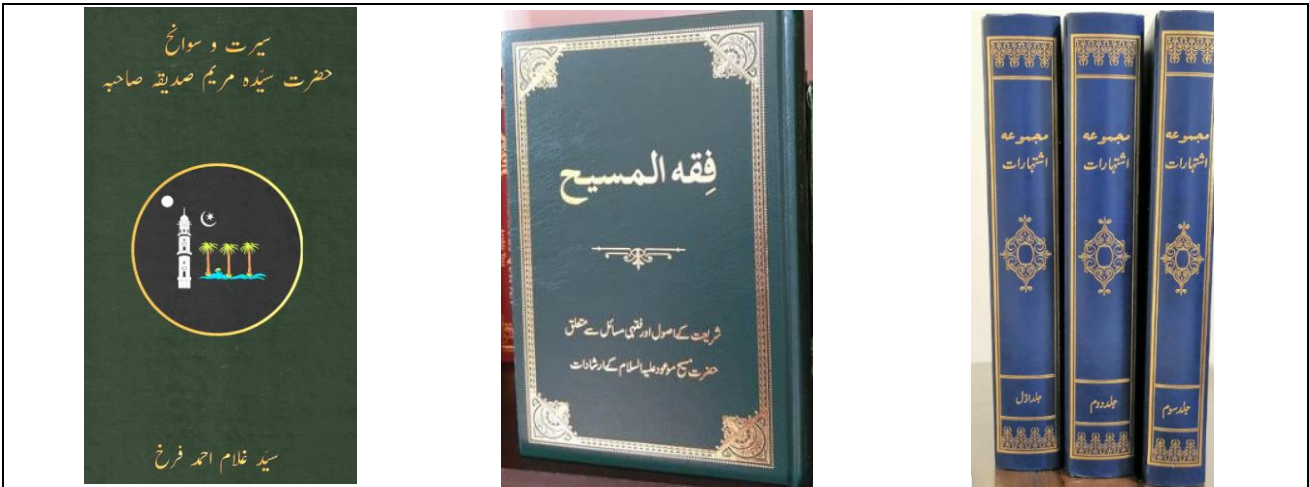
حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خانؓ کی صلہ رحمی کی ایک دلکش داستان

حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خاں رضی اللہ عنہ

امۃ الباری ناصر۔امریکہ

آج میں آپ کی ملاقات حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خانؓ کے ایک بیٹے سے کراؤں گی۔اس ملاقات کا مقصد اس عظیم شخصیت کے اپنے رحمی رشتے داروں سے حسن سلوک کا ایک دلکش پہلو اُجاگر کرنا ہے۔تمہید یہ ہے کہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ کے معروف بزرگ صحابی حضرت چوہدری نصر اللہ خانؓ کے مایہ ناز بیٹے حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خانؓ کے چھوٹے بھائی مکرم چوہدری شکر اللہ خان کو اللہ تعالیٰ نے چار بیٹے اور دو بیٹیاں عطا فرمائیں۔جن میں سے بڑے بیٹے مکرم چوہدری محمود نصر اللہ خان کی شادی مکرمہ امۃ الشافی سے ہوئی جو مکرم چوہدری نذیر حسین (دولم۔ کاہلواں ' پاکستان) کی بیٹی تھیں یہ خاندان بھی ڈسکہ میں رہتا تھا۔اللہ تعالیٰ نے انہیں چار بیٹوں اور تین بیٹیوں سے نوازا ان میں چوتھے نمبر کا بچہ عمر نصر اللہ خان آج موضوعِ گفتگو ہے۔یہ بہت خوب صورت پھول سا بچہ چھ مہینے کا تھا جب اسے ٹائیفائڈ بخار ہؤا۔شدید علالت سے زندگی کے لالے پڑ گئے۔دعا، علاج، صدقہ خیرات کیا گیا۔ آہستہ آہستہ بچہ صحت یاب ہونے لگا۔ کمزوری دور ہوتی گئی اور یہ خوب صورت بچہ سب کی آنکھوں کا تارا دوبارہ سے چست و چوبند ہو کر کھیلنے کودنے لگا۔ایک ڈیڑھ سال کا تھا جب ایک دن حضرت چوہدری صاحبؓ (جن کو خاندان میں سب باباجی کہتے تھے) کی صاحبزادی امۃ الحیٔ کے ساتھ کھیل رہا تھا انہوں نے محسوس کیا کہ بچہ بات کی طرف توجہ نہیں دیتا، کوئی جواب بھی نہیں دیتا شاید سنتا نہیں ہے۔اس بات کا ذکر عمر کی امی سے کیا تو ان کو بہت صدمہ ہؤا۔

ڈاکٹروں کے پاس لے کر گئے تو اس بات کی تصدیق ہو گئی کہ ٹائیفائڈ کی وجہ سے ساعت متأثر ہوئی ہے بچہ سن نہیں سکتا۔ایسے بچے بول بھی نہیں سکتے۔اور علاج بھی مشکل ہے۔وہاں ایسے سپیشل بچوں کے علاج اور تعلیم کی سہولتوں کی کمی تھی۔ جس کی وجہ سے والدین پریشان رہتے تھے۔

ایک دن جبکہ عمر تین سال کا تھا۔ڈسکہ میں اپنے گھر کے سامنے کھیل رہا تھا ادھر سے ایک اونٹ سوار کا گزر ہؤا۔اس نے بچے کو گلی میں دیکھ کر شور مچایا مگر عمر تو سن نہیں سکتا تھا اپنے کھیل میں مگن رہا۔اچانک اونٹ کو قریب دیکھ کر بھاگا ادھر اونٹ والے نے بچے کو بچانے کے لئے اس کا رخ موڑنے کی کوشش کی تو وہ بدک کر بھاگا۔عمر اس کی ٹھوکر سے گرا۔جس سے اس کی کلائی اور ہاتھ شدید زخمی ہو گئے شکر ہے جان بچ گئی۔والدین ایسی باتیں دیکھ کر متفکر ہوتے اور اللہ پاک سے مدد کی دعائیں کرتے تھے۔

اللہ تعالیٰ نے والدین کی پریشانی دور کرنے اور اس بچے کی تعلیم و پرورش کا کیا انتظام کیا؟ یہ ساری تفصیل مجھے مکرم چوہدری انور کاہلوں نے سنائی جو یو کے، کے سابق نیشنل صدر اور امیر جماعت رہے تھے۔عمر کے والد صاحب کے ماموں اور حضرت چوہدری باباجیؓ کے قریبی عزیز تھے اور اٹھارہ سال کی عمر سے ان کے بااعتماد سیکرٹری ہونے کا شرف بھی حاصل تھا۔ مختلف سفروں میں ان کے ساتھ جانے کی سعادت بھی ملتی رہی تھی۔زندگی کا لمبا عرصہ ان کی خدمت میں گزرا۔اس طرح

A G R E E M E N T

In the Name of Allah, Ever Gracious, Most Merciful.

This AGREEMENT entered into between Mahmood Nasrullah Khan and Amatul Shafi Begum (wife of the said Mahmood Nasrullah Khan) of Daska Kalan, in the district of Sialkot, West Pakistan, of the first part, and Muhammad Zafrullah Khan, Judge, International Court of Justice, The Hague, Holland, of the second part,

Witnesseth that Umar Nasrullah Khan, one of the sons of the parties of the first part, was born on Sept: 19, 1959.

That the said Umar Nasrullah Khan suffered, at the age of six months, from an attack of typhoid fever, which left him completely deaf and that, in consequence, he is not able to speak.

That the party of the second part is the elder brother of the late Shukrullah Khan, father of Mahmood Nasrullah Khan, one of the parties of the first part,

That the party of the second part is in a position to provide for the care, upbringing, education and setting up in life of the said Umar Nasrullah Khan in a far more suitable manner than would be possible for the parties of the first part.

That, therefore, having full faith and trust in the paternal love and affection of the party of the second part for the said Umar Nasrullah Khan, the parties of the first part have agreed to transfer and do hereby transfer to the party of the second part all rights of custody and guardianship and all parental authority and power of every form and description in respect of the said Umar Nasrullah Khan without any reservation whatever, to the end that the party of the second part shall from the date of this agreement be in all respects whatsoever in loco parentis towards the said Umar Nasrullah Khan and that the said Umar Nasrullah Khan shall in all respects be in loco filius towards the party of the second part and that the parties of the first part shall not thereafter have any right, claim, authority, responsibility or obligation in respect of the said Umar Nasrullah Khan. That the party of the second part hereby accepts and assumes every form and description of parental authority, responsibility, and obligation to the fullest degree in respect of the said Umar Nasrullah Khan which he shall endeavour, by the Grace of Allah, to discharge to the utmost of his capacity in a fitting and adequate manner.

In witness whereof the parties have, in the presence of competent witnesses, hereunto appended their signatures this 21st day of December 1964.

Amtal Shafi Begum 12.12.64

21st Dec. 1964.

Zafrullah Khan 21.12.64

Witness
1. Idrees Nasrullah Khan Pleader
2. Masudstaarullah. Daska. 21.12.64.

اس عبارت کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ معاہدہ فریق اوّل محمود نصر اللہ خان و امۃ الشافی بیگم اہلیہ محمود نصر اللہ خان جن کا تعلق مغربی پاکستان کے علاقہ ڈسکہ کلاں ضلع سیالکوٹ سے ہے اور فریق ثانی محمد ظفر اللہ خان جج انٹر نیشنل کورٹ آف جسٹس، ہیگ ہالینڈ کے درمیان طے پایا ہے۔ پہلی پارٹی کا ایک بیٹا جس کا نام عمر نصر اللہ خان ہے 19 ستمبر 1959ء کو پیدا ہوا

حضرت باباجیؓ کو بہت قریب سے دیکھا تھا ان کے ایمان افروز اور دلچسپ قصے مزے لے لے کر سناتے تھے۔ انور صاحب کی یہ بڑی خوبی تھی کہ بہت ملنسار تھے۔ خاکسار سے محبت سے پیش آتے تھے۔ مجھے اپنے خاندان سے متعارف کرنے کی کوشش میں اپنی دلچسپ پنجابی میں بہت سے رشتہ داروں عزیزوں کا تعارف کراتے تو میں ایک اچھے سامع کی طرح سعادت مندی سے باادب ہو کر سنتی رہتی۔ البتہ جب حضرت باباجیؓ کے واقعات کا خزانہ لٹاتے تو میں خوشی اور دلچسپی سے سنتی اور دل و دماغ میں محفوظ کرنے کی کوشش کرتی ۔ کیونکہ یہ باتیں تاریخی اہمیت کی ہوتیں ۔ایک دن باتوں باتوں میں آپ نے عمر کے لندن آنے کی کہانی سنائی۔ جو میرے لئے نئی تھی اور باباجی کی صلہ رحمی اور خدا ترسی کا ایک یادگار واقعہ تھا۔ انہوں نے بتایا کہ ایک دن وہ باباجیؓ کے ساتھ سیر کر رہے تھے اور آپؓ انہیں ہدایات دے رہے تھے کہ کس ضرورت مند، بیوہ یا طالب علم کو کتنا کتنا وظیفہ بھیجنا ہے۔ ہدایات سنتے ہوئے ان کا ذہن عمر کی طرف گیا باباجیؓ سے کہا آپ اتنے لوگوں کا خیال رکھتے ہیں اپنے بھتیجے عمر کے لئے بھی کچھ کریں بے چارہ بچہ سماعت سے محروم ہو گیا ہے پاکستان میں تو اچھا علاج ہے نہ تعلیم کا انتظام ہے۔ باباجیؓ نے وہیں ارشاد فرمایا کہ وہ بچے کو لندن بلانے کا انتظام کریں گے۔ ساتھ ہی بغیر کسی تاخیر کے بہرے بچوں کے لئے سکولوں کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔

ایک سکول مارگیٹ کینٹ انہیں پسند آیا۔

The Royal School for Deaf Children Margate

عمر کو لندن بلانے کے لئے انتظام شروع ہو گئے ۔سب سے پہلے انہوں نے قانونی طور پر عمر کو اپنا بیٹا بنایا۔ عمر کو یاد ہے کہ حضرت باباجیؓ ہمارے گھر آئے تھے ۔ امی جان مجھے گود میں لے کر ان کے پاس آئی تھیں ۔ وہ مجھے دیکھ کر مسکرائے تھے انہوں نے مجھے گود میں لیا تھا گلے سے لگایا تھا۔ ان کے پاس کاغذ تھے میرے دائیں ہاتھ پر سیاہی لگا کر کاغذ پر میرے انگوٹھے کا نشان لگایا تھا۔ یہ میرے پاسپورٹ بنانے کی درخواست کے کاغذات تھے ۔ انہوں نے مجھے اپنا بیٹا بنانے کے لئے قانونی کاغذ بھی تیار کیا۔ اس کے لئے چار روپے کے سٹامپ پیپر پر انگریزی میں ایک معاہدہ لکھا گیا۔

تھا عمر کو چھ مہینے کی عمر میں ٹائیفائڈ بخار ہوُا تھا جس کے بعد وہ مکمل طور پر سماعت سے محروم ہو گیا تھا۔ جس کے اثر سے وہ بول بھی نہیں سکتا فریق ثانی شکر اللہ خان مرحوم کا بڑا بھائی ہے جو فریق اوّل کے ایک ممبر محمود نصر اللہ خان کے والد تھے۔ فریق ثانی عمر نصر اللہ خان کی دیکھ بھال پرورش تعلیم اور زندگی میں اسے سیٹ کرنے کی فریق اوّل سے بہت زیادہ مناسب اور بہتر استطاعت رکھتا ہے اس لئے فریق ثانی پر پورے اعتماد کے ساتھ کہ وہ عمر نصر اللہ خان کو پدرانہ شفقت اور محبت فریق اوّل بغیر کسی تردّد کے پوری رضامندی کے ساتھ دیں گے ان کے حوالے کرتا ہے۔ فریق ثانی کو ملکیت گارڈین شپ اور ہر قسم کے پدرانہ حقوق حاصل ہوں گے۔

اس معاہدے کی تاریخ سے فریق ثانی عمر کے والد تصور کئے جائیں گے۔ اور عمر ان کا بیٹا ہو گا۔ فریق اوّل کو عمر پر اب کوئی حق دعوی اختیار ذمہ داری فرض نہیں ہو گا۔ فریق ثانی اللہ تعالیٰ کی مدد سے اپنی بہترین کوشش سے عمر کے باپ کے سارے حقوق و فرائض احسن طریق سے ادا کریں گے۔ یہ معاہدہ معتبر گواہان کی موجودگی میں لکھا گیا اور انہوں نے 21 دسمبر 1964ء کو اس پر دستخط کئے۔

ظفر اللہ خان

محمود نصر اللہ خان ڈسکہ

امۃ الشافی بیگم

ادریس نصر اللہ خان

اس کے ساتھ سب رجسٹرار ڈسکہ کا ایک تصدیق نامہ بھی ہے کہ معاہدہ فریقین اور گواہان کو پڑھ کر سنایا گیا اور انہوں نے رجسٹرار کے سامنے 31 دسمبر 1964ء کو دستخط کئے۔ اس پر حضرت چودھری صاحبؓ کے ساتھ، محمود نصر اللہ خان، امۃ الشافی، ادریس نصر اللہ خان، مسعود نصر اللہ خان کے دستخط ہیں۔

1964ء میں باباجیؓ کے ایک بھتیجے مکرم محمد نصر اللہ خان عمر کو اپنے ساتھ لے کر انگلینڈ آئے۔ ایئرپورٹ سے ویسٹ لندن مکرم سعید باجوہ کے گھر گئے جہاں انکل سعید اور ان کی بیگم رہتی تھیں۔ ان کے گھر میں عمر کا پہلا قیام تھا۔ میں نے عمر سے پوچھا کہ آپ کو لندن آنا یاد ہے؟ اس نے لکھ کر اور اشاروں سے بتایا کہ اچھی طرح یاد ہے۔ یہ پہلا گھر تھا جو انگلینڈ میں مَیں نے دیکھا۔ میرے لئے سب کچھ بہت مختلف تھا۔ گھروں کی طرز تعمیر اور خالی خالی گلیاں دیکھ کر عجیب سا لگتا۔ ہر طرف گورے گورے لوگ نظر آتے تھے جو ڈسکہ کی طرح کے نہیں تھے۔ انکل سعید جلسہ سالانہ کے موقع پر مسجد فضل لے کر گئے جہاں بہت سے لوگ تھے۔ اس وقت یہاں بہت سی عمارتیں نہیں تھیں پلاٹ خالی تھے۔

سعید صاحب ہی مجھے مارگیٹ کے رائل سکول لے کر گئے۔ یہ 1792ء میں قائم شدہ 'دی رائل اسکول فار ڈیف چلڈرن'' کی ایک شاخ تھی جو 1876ء میں مارگیٹ میں کھولی تھی۔ ہیڈ ماسٹر صاحب کے دفتر میں کاغذ دیے پھر وہ دونوں مجھے دائیں بائیں سے میرا ہاتھ پکڑے ہوئے ایک بڑی سی عمارت میں لے گئے جو بہت ہی شاندار نظر آ رہی تھی۔ عمارت آرائشی پتھروں سے سجی ہوئی تھی اس کا بڑا سا گیٹ تھا۔ یہ بہرے بچوں کا ہوسٹل تھا وہاں بہت سے بچے تھے جو مجھے دیکھ رہے تھے۔ میں اس بات سے بہت گھبرایا کہ مجھے یہاں رہنا ہو گا۔ بچنے کی ایک ہی صورت تھی میں نے سعید انکل سے ہاتھ چھڑایا اور پیچھے مڑ کر بھاگ کھڑا ہوُا۔ فرش پھسلواں تھا میرے اس طرح یک دم ہاتھ چھڑانے سے دونوں اپنا توازن برقرار نہ رکھ سکے میں تیز بھاگتا ہوُا گر گیا اور چوٹ لگی۔ آخر انہوں نے مجھے واپس دبوچ لیا۔ سعید انکل نے مجھے چپ کرانے کی کوشش کی مگر میں گھنٹوں روتا رہا۔ مجھے ہوسٹل میں رہنا بالکل اچھا نہیں لگتا تھا۔

سکول میں میری ٹیچر کا نام مسز کاکس تھا یہ پہلی ٹیچر تھیں جنہوں نے اشاروں کی زبان میں گنتی اور الفابیٹ سکھائے۔ ہم بچے اشاروں کے ساتھ نرسری کے گیت گاتے تھے۔ مجھے یہ زبان سیکھ کر اپنی بات سمجھانا آ گیا تو اچھا لگنے لگا میں کلاس روم اور ہوسٹل میں بہتر محسوس کرنے لگا۔ ایک بیلے ٹیچر تھیں جو دو سال ہمیں اپنے جسم کو مختلف طریق پر حرکت دینے اور موڑنے کی مشق کراتی رہیں۔ وہ ہمیں بہت دیر ایک ہی پوزیشن میں رکھتیں۔ بچے یہ سب پسند نہیں کرتے تھے۔ ان کی شکایتوں کی وجہ سے اسے سکول چھوڑنا پڑا مگر ایک بات اس نے اچھی کی وہ ہمیں لندن میں بیلے دکھانے لے گئیں۔ یہ ٹی وی سے بہت مختلف تھا میں حیران تھا کہ وہ اپنے جسم کو کیسے استعمال کر سکتے ہیں اور جو چیزیں میں نے دیکھی ہیں اس نے میرے ذہن پر ایک اثر چھوڑ دیا۔

وقت گزرنے کے ساتھ کچھ کچھ دل لگنے لگا۔ ایک دن میرے استاد مسٹر پگٹ نے کلاس روم میں طلباء کے سامنے کہا کہ عمر اگلے سال پاکستان واپس جائے گا مجھے بہت بُرا محسوس ہوا۔ میں نے کہا نہیں ،نہیں ،نہیں میں اس ملک میں ہمیشہ رہنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے ہیڈ ماسٹر کو بتایا۔ ہیڈ ماسٹر نے باباجی کو بتایا کہ عمر یوکے میں رہنا پسند کرتا ہے باباجی بہت خوش ہوئے انہیں اچھا لگا کہ میں ان کے ساتھ رہنا چاہتا ہوں برطانیہ کو پسند کرتا ہوں۔

میں ایک صحت مند مضبوط جسم کا لڑکا تھا ہوسٹل میں دوسرے لڑکے کبھی کبھی میرا مذاق اڑاتے تھے۔ کیونکہ میرا رنگ ان سے مختلف تھا۔ میں انہیں پیٹ ڈالتا وہ جلدی سے زیر ہو جاتے اور رو پڑتے۔ میں ان سے کلائی پکڑ کر چھڑانے کا کھیل کھیلتا تو وہ ہار جاتے اور میری برتری تسلیم کرتے۔

میں انکل سعید کے گھر کو ہی اپنا گھر سمجھتا تھا۔ چھٹیوں میں وہاں رہنا مجھے پسند تھا ان کے بچوں کے ساتھ کھیلتا تھا۔ ایک انکل اقبال مرزا صاحب تھے جن کی بیگم کا نام مسرت مرزا تھا۔ یہ میرے سکول کے پاس رہتے تھے اختتام ہفتہ اور چھٹیوں میں گھر لے جاتے۔

حضرت باباجی یہ انتظام کرتے تھے کہ جب سکول میں لمبی چھٹیاں ہوں اور ہوسٹل کے لڑکے اپنے اپنے گھروں کو چلے جائیں تو مجھے بھی کسی فیملی کے ساتھ رکھا جائے تاکہ گھر کا ماحول ملے اور مجھے اپنی فیملی کی کمی محسوس نہ ہو۔ انکل سعید کے بعد مجھے انکل اعجاز کے گھر بھیجا گیا۔ ان کی بیوی انگلش تھی اور مجھے ان کے تین بچوں کے ساتھ کھیلنا یاد ہے۔ ایک چھٹیوں میں باباجی نے مجھے مکرم انکل بشیر رفیق کے گھر بھیج دیا۔

عمر نے جب انکل بشیر رفیق صاحب کا نام لیا تو مجھے خوشی ہوئی کیونکہ میں اس مہربان کی شفقت اور متحمل مزاج سے واقف تھی وہ تو اب اس دنیا میں نہیں رہے اللہ تعالیٰ غریقِ رحمت فرمائے۔ ان کی بیگم مکرمہ سلیمہ صاحبہ سے پوچھا کہ باباجی نے عمر کو ٹھہرانے کے لئے آپ کا گھر کیوں منتخب کیا؟ اور عمر کیسا بچہ تھا؟ انہوں نے بتایا کہ:

"یہ اللہ تعالیٰ کا خاص کرم ہے کہ حضرت چودھری محمد ظفر اللہ خانؓ ہمیشہ ہم پر شفقت فرماتے وہ ہمارے خاندان کے بہت قریب تھے۔ جب وہ ہیگ ہالینڈ انٹرنیشنل کورٹ آف جسٹس کے صدر تھے جب بھی انگلینڈ تشریف لاتے۔ ہمارے ساتھ مشن ہاؤس میں ٹھہرتے تھے۔ میرے شوہر کے ساتھ دوستانہ تعلق تھا بے تکلفی سے ایک خاندان کی طرح رہتے تھے ہمارے گھرانے کے ہر فرد سے پیار کرتے تھے۔ انہیں ہمارے بچوں سے بہت پیار تھا ان کو پسند کرتے تھے۔ اغلباً یہی وجہ ہو گی کہ جب انہیں عمر کو اس کی چھٹیوں میں کسی کے گھر رکھنے کا خیال آیا تو انہوں نے ہمارا گھرانہ منتخب کیا تاکہ عمر کو محبت کرنے والا خاندان اور اچھے بچوں کا ساتھ میسر آئے۔

مجھے یہ تو اچھی طرح یاد نہیں کہ جب عمر پہلی دفعہ ہمارے گھر آیا تو اس کی عمر کیا تھی چھوٹا بچہ تھا جیسے چھ سال کا ہوتا ہے۔

اس وقت میرے اپنے تین کم عمر بچے تھے ان میں ایک ایسے بچے کا اضافہ ہوا جو بات سُن نہیں سکتا تھا اور اپنی بات بول کے بتا نہیں سکتا تھا۔ ہمیں اشاروں کی زبان نہیں آتی تھی۔ اور عمر کو ابھی لکھ کر بات کرنے کی مشق بھی نہیں تھی۔ اس کے باوجود ہم سب نے اسے محبت اور پیار سے رکھا عمر کی اپنی نرم مزاجی اور خوش طبعی کی وجہ سے وہ آسانی سے خاندان کا حصہ بن گیا۔ میرے بیٹے منیر سے 'جو اس کا ہم عمر تھا' زیادہ دوستی ہو گئی۔ عمر کا خیال رکھنا اس نے خود پر فرض کر لیا ان کی دوستی آج تک قائم ہے۔ ہم نے اپنے بچوں اور عمر میں کوئی فرق نہیں رکھا۔ وہ گھل مل کے رہتا تھا ہمیں اس کے ساتھ رہنا اچھا لگتا تھا اسے بھی ہمارے ساتھ رہنا اچھا لگتا تھا۔

ہمارے بچوں منیر اور اس کی بہنوں کو عمر سے بات کرنے میں شروع میں کچھ دشواری ہوئی مگر جلد ہی ساری جھجک دور ہو گئی۔ اور وہ بڑی آسانی سے ایک دوسرے کو بات سمجھانے لگے۔ مجھے یاد نہیں کہ ان میں کبھی کوئی مسئلہ ہوا ہو ان کو کھیلنے کے لئے ایک اچھا ساتھی مل گیا عمر تھا بھی بہت پیارا اور پیاری عادتوں والا بچہ بالکل اجنبی نہیں لگتا تھا وہ عمر کے ساتھ ہنسی خوشی مل جل کر کھیلتے تھے۔ عمر نے مجھے کبھی مشکل وقت نہیں دیا ہر حال میں خوش رہتا تھا اور خوش رکھتا تھا۔ سب یادیں دلکش ہیں۔ اس کی معذوری اسے باقی بچوں کے ساتھ کھیلنے میں رکاوٹ نہیں بنتی تھی۔ میں جب اس زمانے کو یاد کرتی ہوں مجھے ایک ہنستا مسکراتا خوش مزاج بچہ یاد آتا ہے۔ اسے اپنی معذوری سے احساس محرومی نہیں تھا۔ اگر اسے کچھ دشواری ہوتی تو بچے اس کی مدد کرتے۔ ہاں اس کو دیکھ کر میرے بچوں میں اللہ کے شکر کا احساس پیدا ہوا کہ انہیں ہر نعمت میسّر ہے۔ اور یہ بھی کہ اگر کسی میں کوئی کمی دیکھیں تو اس کی مدد کریں۔

وہ اپنی ضرورت سمجھا سکتا تھا لیکن اپنے جذبات بیان نہیں کر سکتا تھا اس لئے مجھے یہ کبھی اندازہ نہیں ہوا کہ وہ اپنی فیملی کو یاد کرتا ہے یا نہیں۔ ایک وجہ تو یہ تھی کہ وہ بہت چھوٹا تھا جب پاکستان سے آ گیا تھا اور اس زمانے میں رابطوں کی اتنی آسانیاں نہیں تھیں کہ وہ اپنے والدین اور بہن بھائیوں سے مل سکتا اس لئے اس نے یہی سمجھ لیا ہو گا کہ یہی میری فیملی ہے۔ کبھی کبھار منیر کو بتاتا تھا کہ اس کی فیملی پاکستان میں ہے۔ لیکن ایسا بہت کم ہوتا تھا کیونکہ وہ اتنا مثبت اور خوش مزاج بچہ تھا کہ اس نے اپنے خاندان کے بارے میں غم کا اظہار کم ہی کیا، بنیادی طور پر اس لیے بھی کہ وہ ایسا کرنے سے قاصر تھا۔

حضرت چودھری صاحبؓ عمر کے معاملات میں ذاتی دلچسپی لیتے تھے ۔ کبھی جب وہ ان کے پاس ٹھہر تا تو ان کے پیار اور توجہ کی وجہ سے بہت خوش ہوتا آپؓ اسے فجر کے لئے اٹھاتے اور ایک ساتھ نماز پڑھتے آپؓ اسے اپنے پاس رکھنا پسند فرماتے تھے مگر مصروفیات ایسی تھیں کہ وقت نہ نکال سکتے۔ زیادہ تر وقت ہالینڈ اور لندن کے درمیان سفر میں گزرتا۔ چودھری صاحب بلاشبہ عمر کے بے حد چاہنے والے تھے اور اس کی زندگی میں بہت دلچسپی لیتے تھے اور اس کی تعلیم اور اس کے سکون سے رہنے کا بہت فکر کرتے تھے۔"

قدرتی طور پر میرا عمر سے اگلا سوال یہ تھا کہ انکل بشیر رفیق کے علاوہ آپ چھٹیوں میں کہاں کہاں رہے؟

عمر نے بتایا کہ "میں کُل سات خاندانوں کے ساتھ رہا۔ میں ان کی باتیں سن نہیں سکتا تھا لیکن چہرے کو دیکھ کر بہت کچھ سمجھ جاتا۔ میں شکر گزار ہوں کہ انہوں نے میرے لئے کچھ نہ کچھ کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کو اس کا اجر عطا فرمائے آمین۔

مکرم چودھری بشیر احمد اور ایئر مارشل مکرم ظفر چودھری کے ساتھ ننھا عمر

پھر میں نے پوچھا آپ پہلی دفعہ پاکستان کب گئے تھے اپنے خاندان سے کیسے ملے تھے؟

اکتوبر 1969ء میں میرے چچا مکرم اعجاز نصر اللہ خان مجھے گیٹ وِک ایئرپورٹ لے جانے کے لیے سکول سے لینے آئے۔ باباجی نے میرا پاکستان کے لیے ہوائی جہاز کا ٹکٹ خریدا تھا۔ میں باباجی کے ساتھ ہوائی جہاز میں سوار ہؤا۔ میں سوچ رہا تھا میری اماں کیسی ہوں گی؟ راستے میں میں اپنی ماں کے چہرے کا تصور کر رہا تھا، جب میں لاہور ایئرپورٹ پہنچا باباجی کی بیٹی امۃ الحئی اور ایک خاتون نے میرا استقبال کیا جسے میں پہچانتا نہیں تھا۔ مجھے اٹھانے والی خاتون مجھے گلے لگا کر رونے لگی۔ اس نے مجھ سے اردو میں بات کی لیکن میں ہونٹوں سے اردو نہیں پہچان سکتا تھا۔ میں نے اس کا چہرہ نہیں پہچانا۔ یہ خاتون میری ماں تھی۔ آخری بار جب میں ان کے ساتھ تھا جب میں چار پانچ سال کا تھا، لیکن میں جب واپس گیا تو میں نو سال کا تھا۔ میں پاکستان میں اپنے خاندان کے ساتھ چار مہینے رہا جو بہت خوشگوار تھے۔ میں وہاں اچھا محسوس کرتا تھا اور اپنی ماں سے بار بار گائے کا دودھ مانگتا تھا۔ جب میں اپنے بہن بھائیوں کے ساتھ کھیلتا تھا تو میں انگریزی الفاظ بولتا تھا جس سے وہ ہنستے تھے۔ میں اپنے بھائی اسد کے ساتھ باباجی کے گھر گیا وہاں اور بھی بچے تھے آپؓ نے سب بچوں سے دعائیں اور نماز سنی مگر میں ان میں کمزور تھا۔ مجھے نماز پڑھنی بھی ٹھیک سے نہیں آتی تھی۔ میں بچپنے کی وجہ سے کسی بات پر نماز کے دوران ہنسنے لگا۔ باباجی نے کسی کو کچھ کہنے نہیں دیا سب کو بتایا کہ یہ سن نہیں سکتا اس لئے غلطی ہوئی ہے۔

تعلیم کیسے حاصل کی؟

ہمارا اسکول بہت اچھا تھا۔ سکول اور ہوسٹل میں ہمیں نظم وضبط سکھایا جاتا اور ایسے ہنر سکھائے جاتے جو اپنے پاؤں پر کھڑا کرنے میں مدد دیں۔ سکھایا بہت کچھ جاتا مگر آخر میں ہر طالب علم اپنی پسند کے مطابق کوئی کام منتخب کر لیتا۔ میں نے لکڑی کے کام میں زیادہ دلچسپی لی۔ لکڑی تراش کر مختلف چیزیں بنانا مجھے اچھا لگتا۔

میری تعلیم 1979ء میں مکمل ہوئی میں نے سی ایس ای گریڈ فور اور آرٹ اینڈ کرافٹ ووڈ میں گریڈ 1 حاصل کیا، اور مارگیٹ کے بورڈنگ اسکول میں لکڑی کے کام میں انعام حاصل کیا۔

مجھے میرے سکول کی طرف سے لکڑی کے کام میں تین سال کا کورس مکمل کرنے پر ووکیشنل ٹریننگ سرٹیفیکیٹ ملا۔ جس کے ساتھ ایک تعریفی تحریر بھی تھی کہ میں نے لکڑی کا کام خاص طور پر کیبینٹ بنانے کی ٹریننگ عمدگی سے مکمل کی۔اس پر لکھا تھا:

'عمر ایک بااخلاق' باضمیر' محنتی اور کام میں دلچسپی لینے والا شاگرد تھا۔اس میں کام میں نئی اختراعوں کی صلاحیت ہے۔کئی خوب صورت شاہکار بنائے ہیں۔عمر کو اگر مناسب ماحول مہیا کیا جائے تو بہترین ورکر ثابت ہو گا۔ہم اسے یاد رکھیں گے اس کے بہترین مستقبل کے خواہش مند ہیں۔'

1997ء میں T0ROGOOD Ltd. TALWORTH ٹالورتھ میں کارپینٹر کے طور پر ملازمت کا آغاز کیا۔

دسمبر 1980ء میں میں ایک دفعہ پھر پاکستان گیا۔میری بہن امۃ الجمیل، اس کے شوہر مکرم چودھری امتیاز اور ان کے بچے ایاز لیبیا سے آئے تھے۔اور مجھے ساتھ لے کر پاکستان گئے تھے۔اس وقت میرے والدین لاہور میں رہتے تھے لیکن مجھے ڈسکہ شہر دکھانے کے لئے لے گئے تھے۔

میں نے 1983ء میں ڈرائیونگ کا امتحان پاس کر لیا سماعت سے محروم کے لئے یوکے میں یہ امتحان پاس کر لینا بڑی بات تھی لوگ حیران ہوئے کیونکہ وہ سوچ نہیں سکتے تھے کہ ایک ڈیف لڑکا اچھا ڈرائیور ہو سکتا ہے۔

باباجیؒ کی کون سی باتیں یاد ہیں؟

مجھے اپنے ہنر سے باباجی کے لئے کچھ کام کرنے کا موقع ملا۔جب وہ مسجد فضل والے فلیٹ سے کنگسٹن میں چچا انور کے گھر کے پاس کرائے کے فلیٹ میں اپنے نواسے محمد کے ساتھ منتقل ہو رہے تھے تو میں نے وہاں لکڑی کا کام کیا تھا۔باباجی نے مجھے سیرت نبویؐ پر ایک کتاب دی تھی۔وہ ہمیشہ مجھ پر مہربان تھے اشاروں سے بات کرنا نہیں جانتے تھے لیکن میں ان کا چہرہ پڑھ سکتا تھا وہ بہت خوب صورت مسکراتے تھے۔مل کر خوش ہوتے تھے چچا انور نے مجھے بتایا کہ باباجی کہتے تھے عمر بہت اچھا ہے خوش شکل ہے۔وہ کئی دفعہ سفر کر کے برطانیہ آتے تھے اور مجھے ملتے تھے۔سکول میں سب طالب علموں کی فیس شہری انتظامیہ کی طرف سے دی جاتی جبکہ میری سالانہ فیس باباجیؒ خود ادا کرتے تھے۔تربیت کا خیال رکھتے تھے ایک دفعہ میری قمیص کے اوپر کے بٹن کھلے تھے تو آپ نے پسند نہیں فرمایا۔آپ پسند کرتے تھے کہ آستین کے بٹن بند ہوں اور بال مناسب کٹے ہوئے اور سیٹ ہوں۔آپ مجھے بہت یاد آتے ہیں آپ کا مجھ پر بہت احسان ہے اگر وہ مجھے لندن لانے کا فیصلہ نہ کرتے تو میری زندگی مختلف ہوتی۔میں خوش ہوں کہ میرا تعلق اس عظیم شخصیت سے ہے۔اس تعلق نے مجھے عزت دی ہے۔اللہ تعالیٰ ان کو بہت جزا دے۔آمین

پیسے کا اس سے بہتر استعمال کیا ہے؟

مکرم انور کاہلوں نے اپنی کتاب Zafarullah Khan My Mentor کے صفحہ 89 تا 90 پر عمر کے حضرت باباجی کی سرپرستی میں آنے کا واقعہ اس طرح لکھا ہے:

''باباجی کے بھتیجے، محمود نصر اللہ صاحب کا دوسرا بیٹا عمر ایک بیماری کی وجہ سے بچپن میں ہی بہرا ہو گیا۔ایک بہت ہی خوبصورت صحت مند بچہ بے کار ہو جاتا کیونکہ پاکستان میں اس کی مناسب تعلیم کا کوئی انتظام نہیں تھا۔مگر اسے اپنے بڑوں کی توجہ اور بے شمار محبت حاصل ہو گئی اور وہ کسی بھی طرح محروم نہ رہا۔وہ ایک بے کار سا لڑکا چھو کر ابن جانے سے بچ گیا۔1964ء کے لگ بھگ، ایک جمعہ کی دوپہر نماز جمعہ کے بعد، باباجی اور میں ایک پارک میں معمول کی چہل قدمی کر رہے تھے۔میں نے ان سے کہا، 'آپ بڑی تعداد میں طلبہ کی تعلیم کے لیے مالی امداد کرتے ہیں۔آپ کی طرف سے، میں ہر ماہ قریباً پچیس طلباء کو وظیفہ بھیجتا ہوں۔کیا آپ اپنے بھائی کے پوتے کے لیے کچھ نہیں کر سکتے جو گونگا بہرا ہے؟' انہوں نے بڑے جوش سے جواب دیا کہ وہ اس کی ضرور حتی المقدور مدد کریں گے۔اور وہ مدد کے لیے اتنے بے چین ہو گئے کہ کام کا آغاز کرنے کے لئے اگلے ہفتے کا انتظار کرنا مشکل ہو گیا۔پیر کی صبح وہ اسے لندن بلانے کے انتظامات کے لئے لندن میں ہائی کمیشن سے رابطے میں تھے۔دوپہر تک انہوں نے ریمسگیٹ میں سننے اور بولنے سے معذور بچوں کے اسکول میں داخلے کا انتظام کر لیا تھا۔میرے والد صاحب کو ایک تار موصول ہوا کہ عمر کو لندن بھجوانے کے لئے فوری انتظامات کئے جائیں۔محمد جو باباجی کے بھائی مکرم عبد اللہ خان کے بڑے بیٹے تھے عمر کو لندن لے گیے۔اس کے سکول کی فیسیں غیر معمولی طور پر زیادہ تھیں جس نے مجھے پریشان کر دیا۔باباجی سے ذکر کیا تو فرمایا' پیسے کا اس سے بہتر استعمال کیا ہے؟' عمر نے اپنی تعلیم رامس گیٹ میں مکمل کی اور پھر باباجی اور میں اسے لے کر مانچسٹر چلے گئے، جہاں رشید بھٹی صاحب کی مدد سے اسے جوائنری ٹریننگ کالج میں داخل کرایا گیا۔اس کورس کو کامیابی سے مکمل کرنے کے بعد وہ واپس لندن چلا گیا۔باباجی اور میں اس کے ساتھ ملازمت کے انٹرویوز کے لئے گئے اس نے کئی جگہ کام کیا ہر ملازمت پہلی سے بہتر ہی ملی۔لندن میں مسجد فضل کے قریب باباجی کی بہن کے ایک

پوتے فیاض کاہلوں نے عمر کے لیے ایک بیڈ روم کا فلیٹ خریدنے کا بندوبست کیا جس کے لیے باباجی نے ابتدائی پچیس فیصد رقم ادا کی۔"

(انگریزی سے ترجمہ)

حضرت باباجی نے اپنا وعدہ پورا کر دیا۔ عمر کی والدہ کے نام مکتوب

لندن 24 ستمبر 1979ء

عزیزہ امۃ الشافی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عزیز عمر سلمہ ربہ 2 ستمبر کو لندن آ گیا تھا اور عزیز انور احمد کے ہاں ٹھہرا۔ میں نے آپ کو لکھا تھا کہ 3 ستمبر کے جلد بعد آپ کو اس کے پروگرام کی اطلاع دوں گا میرے لکھنے میں تاخیر اس وجہ سے ہوئی کہ عزیز کے یہاں پہنچنے کے بعد اسے کئی سرکاری اور غیر سرکاری محکمات میں اپنا نام درج کرانا پڑا۔ اور بول چال کی مشق کے ادارے میں بھی داخلہ لینا تھا۔ اب جا کر بفضل اللہ یہ سلسلہ مکمل ہؤا ہے۔ بول چال کے ادارے میں داخلہ لینے کے بعد عزیز ایک بار کلاس میں حاضری بھی دے چکا ہے۔ ہفتہ میں ایک بار (جمعرات کی شام کو) اسے کلاس میں جانا پڑتا ہے۔ پہلی بار کلاس ختم ہونے پر استاد نے بتایا کہ عزیز تمام کلاس میں سب سے زیادہ شوق اور توجہ سے کوشش کرتا ہے اور انشاء اللہ جلد جلد ترقی کرے گا۔ فالحمدللہ۔ عزیز اب کلاس سے باہر بھی توجہ کرتا ہے۔ کام پر لگنے کے لئے عزیز کو متعلقہ محکمے کے تعاون کے نتیجہ میں دو جگہ آزمائشی طور پر کام شروع کرنے کی پیش کش کی گئی تھی۔ جس جگہ کو عزیز نے ترجیح دی تھی وہاں بفضل اللہ آج سے کام شروع کر دیا ہے۔ عزیز نے کام کے متعلق بھی بہت شوق کا اظہار کیا ہے اور امید ہے کہ انشاء اللہ آزمائشی کام کے بعد اسے مستقل طور پر کام پر لگا دیا جائے گا۔ آپ دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحم سے عزیز کو ہر پہلو سے اعلیٰ کامیابی عطا فرمائے آمین۔

عزیز اپنی عمر کے لحاظ سے بھی تعلیم اور تربیت کے مراحل کی تکمیل کے لحاظ سے اب بفضل اللہ اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کے قابل ہو چکا ہے۔ مستقل طور پر کام میں لگ جانے پر مالی طور پر بھی بفضل اللہ محتاج نہیں رہے گا۔ اور اپنا پروگرام اور اپنے مشاغل خود طے کرنے کے قابل ہو گا۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحم سے اسے گویائی کی قابلیت بھی عطا فرمائے تو دینی تربیت کے لحاظ سے جو خالی مجبوراً رہ گئی ہے اسے پورا کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ واللہ الموفق۔

اس وقت یعنی کل شام سے اس کی رہائش کا انتظام اس کے کام کی جگہ سے بالکل قریب محترم جناب افضل ترکی صاحب کے ہاں کیا گیا ہے۔ ترکی صاحب عزیز محمود نصر اللہ کو اچھی طرح جانتے ہیں پاکستان آنے کے متعلق ایک مہینے کے بعد عزیز خود فیصلہ کرے گا۔ اللہ تعالیٰ سب کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

والسلام۔ خاکسار

خاکسار۔ ظفر اللہ خان

ایک دوسرے خط میں تحریر فرمایا

لندن 27۔ اپریل 1981ء

عزیزہ امۃ الشافی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عزیز عمر کے لئے بہتر کام کے متعلق عزیز انور احمد اور فیاض احمد متواتر توجہ کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحم سے بہتر کام میسر کر دے آمین۔ اس ملک میں اس وقت بہت لوگ بے کار ہیں۔ عزیز عمر بہت خوش قسمت ہے کہ کچھ کام تو ملا ہؤا ہے۔ حالات بہتر ہونے پر انشاء اللہ اس کے لئے بھی بہتر کام میسر آ جائے گا۔

عزیز انور احمد جس ڈاکٹر کے پاس عزیز عمر کو لے کر جاتے رہے وہ ایک خاص فن کا ماہر ہے۔ یہ ایک تجربہ تھا جس سے فائدے کی امید ہو سکتی تھی۔ لیکن وہ امید پوری نہیں ہوئی۔ ممکن ہے اللہ تعالیٰ کوئی اور رستہ بہتری کا کھول دے۔ هُوَ الْمُسْتَعَانُ وَهُوَعَلٰى كُلِّ شَيْئٍ قَدِيْرٌ ...

میں آپ سب کے لئے دعا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحم سے آپ سب کو اپنی حفاظت میں رکھے۔ سب پریشانیاں دور کرے اور دینی اور دنیاوی سرفرازیوں سے نوازے۔ آمین۔ سب کو میرا اسلام پیار۔

والسلام۔ خاکسار

خاکسار۔ ظفر اللہ خان

عمر ہمارے خاندان کا حصہ بنا

اب عمر کی کہانی کا دوسرا حصہ بیان کرتی ہوں کہ کس طرح یہ ہمارے خاندان کا حصہ بن گیا۔ ہماری بھی ایک بیٹی امۃ الصبور ایک سال کی عمر میں شدید بخار کے بد اثر سے سماعت سے محروم ہو گئی تھی ابھی اس نے کچھ الفاظ بولنے شروع کر دیے تھے اس لیے بولنے کی صلاحیت تو موجود تھی مگر کان میں الفاظ جاتے تو بولتی۔ بعد میں ہونٹوں کی حرکات سے الفاظ سمجھنے اور ادا کرنے کی مشق ہو گئی۔ کافی حد تک مافی الضمیر ادا کر لیتی۔ اس کی پرورش، علاج اور تعلیم کے صبر آزما مراحل کا ذکر چھوڑ کر اتنا بتا دیتی ہوں کہ اس نے پورا قرآن مجید پڑھا تھا۔ میٹرک میں اپنے بورڈ میں فرسٹ پوزیشن لی تھی اور فائن آرٹس کالج سے دو سال ٹریننگ لی تھی۔ خوب صورت پینٹنگز بناتی تھی۔ کپڑوں کی سلائی کے کورسز بھی کئے تھے۔ ایک صلاحیت کم تھی تو دوسری تیز ہو گئی تھیں۔

ہمیں اکثر یہ خیال آتا کہ اس کا مستقبل کیا ہو گا اگر کوئی رشتہ ملا بھی تو کوئی چھوٹے موٹے کام کرنے والا ادھورا سا انسان ہو گا۔ ہماری زندگی کب تک ہے اس کا کیا بنے گا؟ صبور کو گھر میں اللہ کے کرم سے آسائش کا ماحول ملا تھا اور طبعاً بھی بہت

نفاست پسند ہے۔ اس کے لیے ہماری منصوبہ بندی کے دائرے یہاں تک پہنچے کہ ہم اسے سلائی کا سکول کھول دیں گے تا کہ اپنا خرچ چلا سکے یا ہم اس کے نام کوئی جائیداد کر دیں گے۔ جس کی آمد اسے ملتی رہے۔ خود کو اکیلی بے سہارا محسوس نہ کرے۔ پھر یہ ہؤا کہ اس سے بڑی بہن کی شادی ہوگئی بڑے بھائی کا رشتہ ہو گیا تو فکر ہؤا کہ اب یہ سوچے گی کہ اس کی باری ہے۔ اللہ پاک سے ہی فریاد کی اور اس مسئلے کا حل مانگا بچی کو بھی دعائیں سکھائیں۔ اس آس پر کہ معصوموں کی دعا جلدی قبول ہوتی ہے۔ اللہ تبارک تعالی کے رحم کو کھینچ لاتی ہیں۔ قادر و توانا خدا کے کام نرالے ہوتے ہیں۔ بار بار اس کی رحمتوں کے نظارے دیکھتے ہوئے بھی کمزور عاجز بندے فکر کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ مالک کُل اپنے وقت پر مرادیں عطا فرماتا ہے۔ ابھی آرٹس کالج میں تھی کہ ایک مہربان نے لندن میں عمر کا رشتہ بتایا۔ ماشاء اللہ اچھا خاندان، تعلیم یافتہ، ہنر مند، خوش مزاج، خوش شکل لڑکا جو پیدائشی طور سے نہیں بلکہ بیماری کے نتیجہ میں سماعت سے محروم ہؤا تھا۔ اللہ پاک سے دعا شروع کی اور مشورے اور دعا کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی خدمت میں درخواست کی۔ آپ نے روحانی باپ کی طرح اس کام کو اپنا سمجھ کر کیا۔ 3 دسمبر 1992ء کے مکتوب میں تحریر فرمایا:

"عزیزم عمر نصر اللہ خان کو پہلے بھی جانتا تھا۔ اب با قاعدہ رپورٹ منگوائی ہے دعا کر کے تسلی ہے تو کرلیں۔ خاندان بھی اچھا ہے۔ آپ کی رؤیا بھی مبارک ہے۔ لڑکا بھی ہمیشہ سے شریف النفس، قابل اور خود اعتماد ہے اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے۔"

اُسی تاریخ کے ایک دوسرے خط پر دستِ مبارک سے تحریر فرمایا:

"عمر نصر اللہ کے متعلق میں نے الگ پیغام بھجوا دیا تھا کہ ماشاء اللہ اچھا لڑکا ہے۔ دین و دنیا ہر لحاظ سے درست۔ اللہ کرے یہ رشتہ طرفین کے لئے دونوں جہان کی حسنات کا حامل ہو اور آپ کے لئے بھی ہمیشہ آنکھوں کی ٹھنڈک بنا رہے۔ آمین۔"

عمر کے والد صاحب نے بھی رشتے کے بارے میں مشورے کے لئے پیارے حضورؒ کو لکھا آپ نے انہیں خوشی سے اجازت دی تحریر فرمایا:

آپ کا خط ملا جس میں آپ نے عزیزم عمر نصر اللہ کے رشتہ کے بارے میں لکھا ہے۔ قریشی ناصر صاحب کی ساری فیملی کو میں اچھی طرح جانتا ہوں۔ نہایت مخلص اور نیک خاندان ہے بچی بھی بہت اچھی اور سلجھی ہوئی ہے۔ میرے خیال میں تو اچھا ہے لیکن پھر بھی تلقین کرتا ہوں کہ دعا اور استخارہ کر کے شرح صدر ہو تو پھر فیصلہ کریں عالم الغیب والشہادہ خدا ہی بہتر جانتا ہے اسی سے رہنمائی حاصل کرنی چاہیے تاہم ذاتی طور پر سمجھتا ہوں کہ اچھا رشتہ ہے اللہ کرے کہ فریقین کے لئے دونوں جہانوں میں بہتر ثابت ہو۔ خدا حافظ و ناصر۔

ایک دوسرے خط میں تحریر فرمایا:

مکرم ناصر احمد صاحب کی بیٹی کا رشتہ بھی بہت مبارک رشتہ ہے۔ الحمد للہ۔ آپ اللہ پر توکل رکھتے ہوئے قدم اٹھائیں۔ اللہ ہر جہت سے مبارک فرمائے۔ اور سچی خوشی عطا فرمائے اور دونوں کو ایک دوسرے کے لئے باعثِ سکون و راحت بنائے اور اپنے بے شمار فضلوں سے نوازے سب محرومیوں کو دور فرمادے اور اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے ساتھ عمر اور اس کے والد چودھری محمود نصر اللہ خان صاحب

ہم نے اس رشتے کو الٰہی تصرف سمجھ کر قبول کر لیا۔ حسن اتفاق سے کچھ دن پہلے ہی صبور نے ایک خواب دیکھا تھا کہ یورپ سے ایک رشتہ آیا ہے۔ اُس نے حلیہ تک بتا دیا تھا۔ اور جو بتایا تھا سب اسی طرح تھا۔ ایسا لگا کہ یہ سارا سامان آسمان سے ہؤا تھا۔ سب کچھ جیسے معجزہ تھا۔

عمر ہمارے گھر آیا تو خوش کر دیا۔ بہت اپنائیت اور پیار محبت سے ملا ایسے لگا ہمارے گھر کا ہی فرد ہے۔ اور رشتہ طے ہو گیا۔ عمر کے محترم والدین بھائی بہن جن سے بھی ملاقات ہوئی بہت اچھے لگے۔ کراچی میں شادی ہوئی شادی پر ان کے خاندان کے معزز افراد سے ملاقات سے عزت افزائی محسوس ہوئی۔ اللہ پاک کا شکر ادا کرتے ہوئے بچی کو رخصت کیا۔

ناصر احمد قریشی۔ منصور احمد قریشی۔ عمر نصر اللہ خان۔ امیر جماعت کراچی چودھری احمد مختار مرحوم۔ چودھری رشید احمد

دوسرا مرحلہ اس کے لندن جانے کا تھا۔ لوگوں نے اپنے تجربات سے خبردار کیا کہ صبور کو لندن لے جانے میں مشکل مراحل درپیش ہوں گے کئی سال لگ سکتے ہیں کئی مہربانوں نے غیر قانونی راستے بھی بتائے جو دل کو نہ بھائے۔ ہمیشہ کی طرح اللہ کا کرم ہؤا ویزا آفس میں مجاز افسر نے صرف ان دونوں کو انٹرویو کے لئے کمرے میں بلایا۔ اور ان سے سب معلومات لے کر اسی وقت ویزا دے دیا۔ دونوں ایک ساتھ لندن روانہ ہوگئے۔ جان سے پیاری بچی کو سمندر پار رخصت کر دیا تو یہ اندیشہ جان کھانے لگا کہ باقی بچے تو فون پر بات کر لیتے ہیں اس کے ساتھ رابطہ کیسے ہوگا؟ اللہ تعالیٰ کا احسان دیکھئے کہ عمر کے فلیٹ کے برابر میں اور اُوپر والے فلیٹ میں دو بہت ہی مہربان رشتہ دار خواتین رہتی تھیں دونوں نے اس کا بہت خیال رکھا۔ میری بھتیجی مکرمہ مدثر عباسی اور ناصر صاحب کی بھتیجی مکرمہ امۃ القدوس احمد نے بھی بہت ساتھ دیا۔ خیریت کی اطلاع کا مسئلہ فیکس مشین سے حل ہوگیا۔ سب اس کے ساتھ بہت محبت سے پیش آتے۔ سب سے بڑھ کر لندن میں پیارے حضور نے بہت پیار دیا۔ عمر کی والدہ صاحبہ کے نام مکتوب میں تحریر فرمایا:

”عزیزم عمر کی شادی پر بہت خوشی ہوئی ہے اللہ نے بہت اچھی جگہ رشتے کا انتظام فرمادیا ہے۔ خدا دونوں خاندانوں کو یہ خوشی نصیب فرمائے دلہا دلہن کو پیار اور مبارکباد پہنچادیں۔“

جب اس کے ہاں پہلا بیٹا ثمر نصر اللہ خان پیدا ہؤا تو آپ بچے کو دیکھنے اس کے گھر تشریف لائے عمر کے محترم والدین وہیں تھے ان کے ساتھ تصاویر بنیں بچے کو بھی گود میں لیا اور اُسی دن خاکسار کو ایک مکتوب دستِ مبارک سے تحریر فرمایا:

”آج میں آپ کا نواسا دیکھنے آپ کی بچی کے گھر گیا تھا۔ بہت مزہ آیا۔ ماشاء اللہ دونوں بہت ہی خوش ہیں اور اپنے اپنے آرٹ سے اپنا گھر سجایا ہؤا ہے۔ اب جو مشترکہ آرٹ کا نمونہ بیٹے کی صورت میں تخلیق ہؤا ہے۔ وہ ماں باپ دونوں کی دلکش آمیزش سے تخلیق پایا ہے۔“

صبور کے ہاں دوسرے بیٹے نصر نصر اللہ خان کی پیدائش پر مولا کریم نے

حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی گود میں ثمر نصر اللہ خان

حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی گود میں نصر نصر اللہ خان

میرے لندن جانے کا سامان کر دیا یہ سفر بہت ہی مبارک ثابت ہؤا۔ پیارے آقا اور عزیزوں سے ملاقات ہوئی۔ بچے کو حضور انورؒ کے آفس لے گئی آپ نے گود میں لے کر دعائیں دیں۔ صبور اور عمر کی ہر لحاظ سے ہم آہنگی دیکھ کر بہت خوشی ہوتی ہے۔ جیسے ایک دوسرے کے لئے بنے ہوں۔ ایک دفعہ میں نے دونوں کو بٹھا کر نئے علاج Cochlear Implant کے بارے میں بات کی تو دونوں نے انکار کر دیا انکار کی وجہ یہ بتائی کہ ہم ایسے ہی ٹھیک ہیں اگر ایک سننے لگا اور دوسرے کو فائدہ نہ ہؤا تو ہم ایک سے نہیں رہیں گے۔ ان کا اپنے جیسے دوستوں ملنے جلنے والوں کے ساتھ زیادہ رابطہ رہتا ہے۔

لندن میں سماعت سے معذور لوگوں کے لئے کئی قسم کی سہولتیں میسر ہیں، مثلاً کال بیل بجائیں تو بلب آن ہوتا ہے، اسی طرح بچے کے رونے کی آواز پر بھی روشنی کے ساتھ بستر کے نیچے رکھے آلے سے تھرتھراہٹ محسوس ہوتی ہے۔ سماعت سے محروم ماں باپ کے لئے بچے پالنا انتہائی دُشوار کام ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے خود ہی اپنے فضل و احسان سے اس کی رہنمائی فرمائی۔ ہمیں یہ ڈر تھا کہ ماں باپ دونوں ہی ڈیف ہیں تو بچے بولنا کیسے سیکھیں گے۔ شروع میں آڈیو کیسٹس بھر کے بھجواتے رہے کہ کمرے میں لگا دیا کرے۔ الفاظ سے شناسائی ہو۔ بچے سکول جانے لگے اردو اور انگلش دونوں زبانیں بولنے اور سمجھنے لگے۔ صبور اکثر یہ پوچھ کر رُلا دیتی تھی کہ جو میرے بچے بولتے ہیں یہ وہی ہے جو آپ سب بولتے ہیں اور ان کی آواز کیسی ہے؟ اس نے قرآن پاک پڑھانے کے لئے بھی بہت کوشش کی۔ سکول میں ٹیچرز کو علم تھا کہ بچے گھر پر ہوم ورک نہیں کر سکیں گے وہ لکھ کر کام دیتیں صبور باقاعدگی سے ہر کام چیک کر کے بچوں کو پڑھنے کے لئے بٹھاتی اللہ پاک نے بچوں کو ذہین بنایا۔ دونوں بچے ماشاء اللہ پڑھائی میں اچھے ہیں۔ یہ خود بھی انگلش کے کورسز کے لئے کالج جاتی رہی ہے۔

اللہ پاک کا شکر ہے کہ اس گھرانے کی طرف سے سکون کی خبریں آتی ہیں۔ دونوں نمازوں کی پابند ہیں روزے رکھتے ہیں۔ نماز جمعہ اور تراویح وغیرہ کے لئے مسجد حاضر ہوتے ہیں چندے میں باقاعدہ ہیں۔ پہلے ان کا گھر مسجد فضل کے قریب تھا اب بیت الفتوح کے قریب ہے۔ خدا کے فضل سے وصیت بھی کرلی ہے اپنے حلقے میں سب سے ملنا جلنا رہتا ہے۔ صبور قرآن کلاس میں بھی جاتی ہے۔ الحمدللہ۔

مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ یوکے کی فرمائش پر بیت الفتوح میں لجنہ کی لائبریری کی الماریاں عمر اور صبور نے ساتھ مل کر بنائیں۔ جو حضور انور نے ملاحظہ فرمائیں۔ اس پر صدر لجنہ یوکے سے حسن کارکردگی کا سرٹیفکیٹ بھی ملا۔ صبور کو جلسہ سالانہ کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ سے میٹرک میں اوّل آنے پر تعلیم کا گولڈ میڈل بھی ملا۔ الحمدللہ۔

امتہ الصبور کی بنائی ہوئی کولاگ

تحدیث نعمت کے طور پر عمر کی فرشتہ صفت والدہ مکرمہ امۃ الشافی مرحومہ کا ذکر کروں گی۔ صبور کو سسرال میں عزت اور پیار ملنے میں ان کی معاملہ فہمی، تحمل اور میٹھی طبیعت کا بڑا ہاتھ ہے فجزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزا۔

ہم اپنے رب کی کس کس نعمت کا شکر ادا کریں اُس نے اپنے کرم سے ہمارا گھر اپنی نعمتوں سے بھر دیا ہے ۔ یہ سفر مشکل تھا مگر اللہ پاک کی غیر معمولی رحمت سے اسے مشکل کہنے میں بھی جھجک ہوتی ہے شکر اور صرف شکر لازم ہے۔ مولا کریم ان دونوں پیاروں کو اور ان کے بچوں کو اپنی حفظ و امان میں رکھے ماشاء اللہ دونوں بچے ذہین اور خوش اخلاق ہیں ۔ اللہ پاک خود ان کا متکفل اور مربی ہو۔ بزرگوں کی متضرعانہ دعائیں رحمتیں بن کر قدم قدم پر ساتھ رہیں۔ الحمدللہ ربّ العالمین۔

عمر اپنے بیٹوں ثمر اور نصر کے ساتھ

سَر سے پا تک ہیں الٰہی ترے اِحساں مجھ پر
مجھ پہ برسا ہے سَدا فضل کا باراں تیرا
کس زباں سے مَیں کروں شکر کہاں ہے وہ زباں
کہ مَیں ناچیز ہوں اور رحم فراواں تیرا

بین الاقوامی خبریں

مشرقِ وسطیٰ میں جاری حالیہ کشیدگی کے پیشِ نظر دعا کی تحریک

(اسلام آباد، ٹلفورڈ، 13؍اکتوبر2023ء)امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 13؍اکتوبر 2023ء میں دنیا کے موجودہ حالات، حماس اور اسرائیل کے درمیان جاری حالیہ کشیدگی کی وجہ سے پیدا ہونے والی خطرناک صورت حال اور مظلومین کے لیے خصوصی دعاؤں کی تحریک فرمائی۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ:

اس وقت میں جو آجکل کے دنیا کے حالات ہیں ان کے بارے میں ایک دعا کے لیے بھی کہنا چاہتا ہوں۔ گذشتہ چند دنوں سے حماس اور اسرائیل کی جنگ چل رہی ہے جس کی وجہ سے اب دونوں طرف کے شہری عورتیں، بچے، بوڑھے بلا امتیاز مارے جا رہے ہیں یا مارے گئے ہیں۔

اسلام تو جنگی حالات میں بھی عورتوں بچوں اور کسی طرح بھی جنگ میں حصہ نہ لینے والوں کے قتل کی اجازت نہیں دیتا اور اس بات کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑی سختی سے ہدایت بھی فرمائی ہے۔

دنیا یہ کہہ رہی ہے اور حقائق بھی کچھ ہیں ایسے کہ اس جنگ میں پہل حماس نے کی اور اسرائیلی شہریوں کے بلا امتیاز قتل کے مرتکب ہوئے۔ قطع نظر اس کے کہ اسرائیلی فوج اس طرح پہلے کتنے معصوم فلسطینیوں کو قتل کرتی رہی ہے مسلمانوں کو بہرحال اسلامی تعلیم کے مطابق عمل کرنا چاہیے۔ اسرائیل کی فوجوں نے جو کیا وہ ان کا فعل ہے اور اس کے حل کرنے کے اَور طریقے تھے۔ اگر کوئی جائز لڑائی ہے تو فوج سے تو ہو سکتی ہے، عورتوں بچوں اور بے ضرر لوگوں سے نہیں۔ بہرحال اس لحاظ سے

حماس نے جو قدم اٹھایا وہ غلط تھا۔ اس کا نقصان زیادہ ہوا فائدہ کم۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ یہ جو بھی تھا اس کی سزا یا جنگ حماس تک ہی محدود رہنی چاہیے تھی۔ اصل جرأت اور بہادری تو یہ ہے کہ یہ ردّ عمل ہوتا لیکن اب جو اسرائیل کی حکومت کر رہی ہے وہ بھی بہت خطرناک ہے اور اب لگتا ہے کہ یہ معاملہ رکے گا نہیں۔ معصوم لوگوں اور عورتوں اور بچوں کی کتنی جانیں بے حساب ضائع ہوں گی اس کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ اسرائیلی حکومت کا تو یہ اعلان تھا کہ ہم غزہ کو بالکل مٹا دیں گے اور اس کے لیے انہوں نے بے شمار، بے تحاشا بمبارمنٹ کی۔ راکھ کا ڈھیر ہی کر دیا شہر کو۔ اب نئی صورت یہ پیدا ہوئی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ ایک ملین سے زیادہ لوگ غزہ سے نکل جائیں۔ کچھ اس میں سے نکلنے شروع بھی ہو گئے ہیں۔

اس پر شکر ہے کہ مری مری آواز سے ہی سہی لیکن کچھ آواز تو، یو این والوں کی طرف سے نکلی ہے کہ یہ انسانی حقوق کی پامالی ہے اور یہ غلط ہو گا اور اس سے بہت مشکلات پیدا ہوں گی اور اسرائیل کو اپنے اس حکم پہ سوچنا چاہیے۔ بجائے اس کے کہ سختی سے اس کو کہیں کہ یہ غلط ہے، ابھی بھی درخواست ہی کر رہے ہیں۔

بہرحال ان معصوموں کا کوئی قصور نہیں جو جنگ نہیں کر رہے۔ اگر دنیا اسرائیلی عورتوں بچوں اور عام شہری کو معصوم سمجھتی ہے تو یہ فلسطینی بھی معصوم ہیں۔ ان اہلِ کتاب کی تو اپنی تعلیم بھی یہ کہتی ہے کہ اس طرح قتل و غارت جائز نہیں ہے۔ مسلمانوں پر اگر الزام ہے کہ انہوں نے غلط کیا تو یہ لوگ اپنے گریبان میں بھی جھانکیں۔ بہرحال ہمیں بہت دعا کی ضرورت ہے۔

فلسطین کے سفیر نے یہاں ٹی وی میں غالباً بی بی سی کو انٹرویو دیا اور سوال کرنے والے کے جواب میں کہا کہ حماس ایک ملٹنٹ (militant) گروپ ہے، حکومت نہیں ہے اور فلسطین کی حکومت کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ لیکن ساتھ ہی یہ سوال بھی اٹھایا اور ان کی یہ بات درست ہے کہ

اگر حقیقی انصاف قائم کیا جاتا تو یہ باتیں نہ ہوتیں۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ

اگر بڑی طاقتیں اپنے دوہرے معیار نہ رکھتیں یا نہ رکھیں تو اس قسم کی بدامنی اور جنگیں دنیا میں ہو ہی نہیں سکتیں۔ پس ان دوہرے معیاروں کو ختم کرو تو جنگیں خود بخود ختم ہو جائیں گی۔

یہی باتیں مَیں اسلام کی تعلیم کی روشنی میں ایک عرصہ سے کہہ رہا ہوں لیکن سامنے تو یہ کہتے ہیں ٹھیک ہے، لیکن عمل کرنے کو تیار نہیں ہیں۔ اب تمام بڑی طاقتیں یا مغربی طاقتیں انصاف کو ایک طرف کر کے فلسطینیوں پر سختی کے لیے اکٹھی ہو رہی ہیں اور ہر طرف سے فوجوں کے بھجوانے کی باتیں ہو رہی ہیں اور مظلوموں کی تصویریں دکھائی جاتی ہیں کہ اس طرح ظلم ہو رہا ہے، اس طرح ہو رہا ہے۔ میڈیا میں غلط رپورٹیں دکھائی جاتی ہیں۔ ایک دن یہ خبر آتی ہے کہ اسرائیلی عورتوں اور بچوں کا یہ حشر ہو رہا ہے، ان کی یہ بری حالت ہو رہی ہے، اگلے دن پتا چلتا ہے کہ وہ اسرائیلی نہیں وہ تو فلسطینی تھے لیکن اس کی میڈیا میں کوئی معذرت نہیں ہوتی اور کوئی ہمدردی کا لفظ ان کے لیے نہیں کہا جاتا۔ یہ لوگ جس کی لاٹھی اس کی بھینس پر عمل کرتے ہیں۔ جن کے ہاتھ میں دنیا کی معیشت ہے ان کے آگے ہی انہوں نے جھکنا ہے۔

اگر جائزہ لیا جائے تو لگتا ہے کہ بڑی طاقتیں جنگ کو ٹھنڈا کرنے کے بجائے اسے بھڑکانے پر تُلی ہوئی ہیں۔ یہ لوگ جنگ ختم نہیں کرنا چاہتے۔

حضورِ انور نے لیگ آف نیشنز کی ناکامی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ پہلی جنگ عظیم کے بعد جنگوں کے خاتمے کے لیے بڑی طاقتوں نے لیگ آف نیشنز بنائی لیکن انصاف کے تقاضے پورے نہ کرنے اور اپنی برتری قائم رکھنے کی وجہ سے یہ ناکام ہو گئی اور دوسری جنگ عظیم ہوئی اور سات کروڑ سے زیادہ جانیں کہتے ہیں ضائع ہوئیں۔ اب یہی حال یو این کا ہو رہا ہے، بنائی تو اس لیے گئی تھی کہ دنیا میں انصاف قائم کیا جائے گا اور مظلوم کا ساتھ دیا جائے گا، جنگوں کے خاتمے کی کوشش کی جائے گی لیکن ان باتوں کا دور دور تک پتا نہیں۔ اپنے مفادات کو ہی ہر کوئی دیکھ رہا ہے۔ اب

جو اس بے انصافی کی وجہ سے جنگ ہو گی اس کے نقصان کا تصور ہی عام آدمی نہیں کر سکتا اور یہ سب بڑی طاقتوں کو پتا ہے کہ کتنا شدید نقصان ہو گا لیکن پھر بھی انصاف قائم کرنے پر کوئی توجہ نہیں ہے اور توجہ دینے پر کوئی تیار بھی نہیں ہے۔

حضورِ انور نے مسلمان ممالک کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ

ایسے حالات میں مسلمان ملکوں کو کم از کم ہوش کے ناخن لینے چاہئیں۔ اپنے اختلافات مٹا کر اپنی وحدت کو قائم کرنا چاہیے۔

اگر مسلمانوں کو اہلِ کتاب سے تعلقات بہتر کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے یہ ہدایت دی ہے کہ تَعَالَوۡا اِلٰی کَلِمَۃٍ سَوَآءٍۭ بَیۡنَنَا وَبَیۡنَکُمۡ، اس کلمہ کی طرف آ جاؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہے، یہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے تو مسلمان جن کا کلمہ مکمل طور پر ایک ہے کیوں اختلافات ختم کر کے اکٹھے نہیں ہو سکتے؟

پس سوچیں اور اپنی وحدت کو قائم کریں اور یہی دنیا سے فساد دور کرنے کا ذریعہ ہو سکتا ہے اور پھر ایک ہو کر انصاف کے تقاضے پورے کرنے کے لیے مظلوم کے حقوق ہر جگہ قائم کرنے کے لیے بھرپور آواز اٹھائیں۔

حضورِ انور نے اہلِ اسلام کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ

ایک ہوں گے، وحدت ہو گی تو آواز میں بھی طاقت ہو گی۔ ورنہ معصوم مسلمانوں کی جانوں کے ضائع ہونے کے یہ لوگ ذمہ دار ہوں گے، مسلمان حکومتیں ذمہ دار ہوں گی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کو ہمیشہ سامنے رکھنا چاہیے، اور یہ ان طاقتوں کا کام ہے رکھیں، کہ ظالم اور مظلوم دونوں کی مدد کرو۔ پس اس اہم بات کو سمجھیں۔ اللہ تعالیٰ مسلمان حکومتوں کو بھی عقل اور سمجھ دے اور ایک ہو کر انصاف قائم کرنے والے بنیں اور دنیا کی طاقتوں کو بھی عقل اور سمجھ دے کہ دنیا کو تباہی میں ڈالنے کی بجائے دنیا کو تباہی سے بچانے کی کوشش کریں اور اپنی اناؤں کی تسکین کو اپنا مقصد نہ بنائیں۔ ہمیشہ انہیں یاد رکھنا چاہیے کہ جب تباہی ہو گی تو یہ طاقتیں بھی محفوظ نہیں رہیں گی۔ بہر حال ہمارے پاس تو دعا ہی کا ہتھیار ہے اسے ہر احمدی کو پہلے سے بڑھ کر استعمال کرنا چاہیے۔

غزہ میں بعض احمدی گھرانے بھی گھرے ہوئے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں بھی محفوظ رکھے اور سب معصوموں، مظلوموں کو وہ جہاں بھی ہیں محفوظ رکھے۔

اللہ تعالیٰ حماس کو بھی عقل دے اور یہ لوگ خود اپنے لوگوں پر ظلم کرنے کے ذمہ دار نہ بنیں اور نہ کسی پر ظلم کریں۔ اسلامی تعلیم کے مطابق جو ہے حکم اس کے مطابق اگر جنگیں کرنی بھی ہیں تو اس طرح کریں۔ کسی قوم کی دشمنی بھی ہمیں انصاف سے دور کرنے والی نہ ہو، یہی اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔

اللہ تعالیٰ بڑی طاقتوں کو بھی یہ توفیق دے کہ وہ دونوں طرف انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے امن قائم کرنے والی بنیں۔ یہ نہیں کہ ایک طرف جھکاؤ ہو جائے اور دوسری طرف کا حق مارا جائے۔ ظلم و زیادتی میں بڑھنے والی نہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم دنیا میں امن و سلامتی دیکھنے والے ہوں۔

/https://www.alfazl.com/2023/10/16/81713

مجلس علمی جامعۃ المبشرین سیر الیون کے زیرِ اہتمام مقابلہ تلاوت اور اذان کا انعقاد

مورخہ 17؍ستمبر 2023ء بعد نمازِ عصر مجلس علمی جامعۃ المبشرین سیر الیون کے زیرِ اہتمام مجلس علمی کے تین گروپس نور، محمود اور ناصر کے مابین مقابلہ تلاوت قرآن کریم منعقد کیا گیا۔ الحمدللہ۔ اس مقابلہ میں ہر سہ گروپس میں سے پانچ پانچ طلبہ نے شرکت کی۔ ایک دلچسپ مقابلہ کے بعد پہلی پوزیشن نور گروپ کے طالب علم عزیزم اسحاق بکری کندوونے حاصل کی جبکہ محمود گروپ کے عزیزم محمد بلال کورومانے دوسری اور ناصر گروپ کے عزیزم مورلائی اے کمارااور عمر ایس کمارا تیسری پوزیشن کے حقدار ٹھہرے، بارک اللہ لہم۔

مقابلہ اذان: مورخہ 21؍ستمبر 2023ء کو بعد نمازِ عصر جامعۃ المبشرین سیر الیون میں مقابلہ اذان منعقد ہوا۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ اس مقابلہ میں ہر سہ گروپس میں سے پانچ پانچ طلبہ نے شرکت کی۔ ایک دلچسپ مقابلہ کے بعد پہلی پوزیشن ناصر گروپ کے طالب علم عزیزم عمر ایس کمارانے حاصل کی جبکہ نور گروپ کے عزیزم سانتگی اوٹورے دوسری پوزیشن کے حقدار ٹھہرے۔ جبکہ ناصر گروپ کے مورلائی الحسین کمارانے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ بارک اللہ لھم۔

(رپورٹ: نعیم احمد گوہر۔ استاد جامعۃ المبشرین سیر الیون)

حفظ القرآن سکول کینیڈا کے ایک طالبعلم کا تکمیل حفظِ قرآنِ کریم

محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کے احسان سے حفظ القرآن سکول کینیڈا کے طالبعلم عزیزم ارسلان احمد ساجد ابن مکرم رمضان ساجد صاحب نے عرصہ دو سال میں تکمیل حفظ قرآن کی سعادت حاصل کی ہے۔

حفظ القرآن سکول کینیڈا سے فارغ التحصیل حفاظ کی تعداد الحمدللہ 63؍ ہو چکی ہے جبکہ 30؍ طلبہ اس وقت اس میں زیرِ تعلیم ہیں۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز کے لیے یہ اعزاز مبارک فرمائے، تمام حفاظِ قرآن کو اپنے حفظ کی حفاظت کرنے اور قرآنِ کریم کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے نیز ادارے کو مزید ترقیات سے نوازے۔ آمین

(رپورٹ: حافظ راحت احمد چیمہ۔ انچارج حفظ القرآن سکول کینیڈا)

https://www.alfazl.com/2023/10/17/81756/
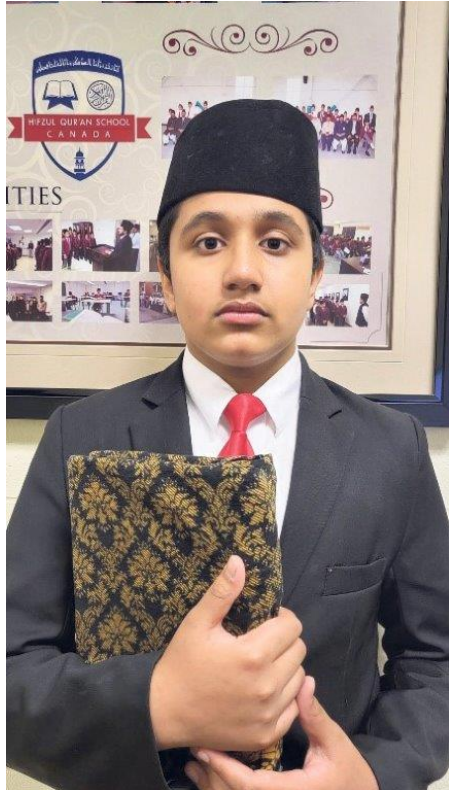
حارث راجہ

کامیابی کیا ہے؟

تقریر بر موقع جلسہ سالانہ، امریکہ 2023ء

کامیابی کیا ہے؟ اس پر بہت کچھ لکھا اور کہا گیا ہے۔ ہر کوئی کامیابی کو اپنے زاویہ سے دیکھتا ہے لیکن بنیادی طور پر کامیابی کی تعریف کرنے کی تان اسی بات پر ٹوٹتی ہے کہ انسان کس مقصد کے حصول کو کامیابی کا معیار مقرر کرتا ہے۔ ایک دنیادار کے نزدیک، جس کی نظر اس دنیا تک ہی محدود ہے، دنیوی ترقی کا حصول ہی کامیابی ہے۔ American Dream کے محاورہ سے یہی مراد لی جاتی ہے کہ ہر شخص کو دنیا کمانے کی مکمل آزادی ہو اور وہ اپنی محنت اور کوشش کے بل بوتے پر خوشحالی اور کامیابی حاصل کر سکے۔ ہمارے لیے ہدایت کا سرچشمہ قرآن ہے۔ قرآن کریم کے مطابق یہ دنیا ایک عارضی ٹھکانا ہے۔ دائمی زندگی اُخروی زندگی ہے۔ کامیابی کا جو معیار قرآن کریم نے مقرر فرمایا ہے اس کا ذکر سورۃ المؤمنون میں بیان ہوا ہے۔ اس سورۃ کے آغاز ہی میں یہ اعلان فرمایا قَدۡ اَفۡلَحَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ کہ یقیناً مؤمنین ہی کامیاب ہونے والے ہیں اور ساتھ ہی ان کی علامات بھی بیان کر دیں کہ وہ اپنی نمازوں میں خشیت اختیار کرتے ہیں لغویات سے دور رہتے ہیں، اپنا مال خدا کی راہ میں دیتے ہیں، حیا کے تقاضوں کو پورا کرتے ہیں اور یہ کہ اپنی امانتوں اور اپنے عہد کی نگرانی کرنے والے ہیں۔ فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جو جنت الفردوس کے وارث بنائے جائیں گے جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ قرآن کریم نے اسی کو کامیابی قرار دیا ہے۔

خاکسار کی آج کی گزارشات کا محور مؤمنین کی علامت وَالَّذِيۡنَ هُمۡ لِاَمٰنٰتِهِمۡ وَعَهۡدِهِمۡ رٰعُوۡنَ یعنی اور وہ لوگ جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کی نگرانی کرنے والے ہیں، کے حوالے سے کامیابی کی راہوں کو بیان کرنا ہے۔ ہماری اولاد ہمارے پاس خدا تعالیٰ کی طرف سے بطور امانت ہے اور حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت وہ عہد ہے جو ہم نے باندھا ہے۔ اس حوالہ سے خاکسار کامیابی کی راہوں کے جس پہلو کو بیان کرنے کے لئے حاضر ہوا ہے وہ یہ کہ ہم اپنی امانت کی نگرانی کریں اور اپنے عہد کو پورا کریں یعنی پوری وفا کے ساتھ حضرت مسیح موعودؑ سے عہد بیعت نبھائیں اور اپنی اولاد کو بھی اس پر قائم رکھیں۔ اسی میں ہماری دنیا اور آخرت کی کامیابی ہے۔

ہم اپنی اولاد پر اس بات کو واضح کریں کہ یہ کوئی معمولی بات نہیں کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں شامل ہیں۔ ہم ان خوش نصیبوں میں سے ہیں جنہوں نے مسیح موعود کا زمانہ پایا۔ اور اپنی اولاد میں یہ احساس پیدا کریں کہ جہاں یہ ایک بڑی خوش نصیبی ہے وہاں ایک بھاری ذمہ داری بھی ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

اے عزیزو! تم نے وہ وقت پایا ہے جس کی بشارت تمام نبیوں نے دی ہے اور اس شخص کو یعنی مسیح موعود کو تم نے دیکھ لیا جس کے دیکھنے کے لئے بہت سے پیغمبروں نے بھی خواہش کی تھی اس لئے اب اپنے ایمانوں کو خوب مضبوط کرو اور اپنی راہیں درست کرو ... اپنے دلوں کو پاک کرو ... اور اپنے مولیٰ کو راضی کرو ...(اربعین، نمبر4، روحانی خزائن، جلد17، صفحہ 442-443)

خاکسار نے اس حوالہ سے جن پانچ کامیابی کی راہوں کا انتخاب کیا ہے اس میں سے پہلی راہ اپنے اور اپنی اولاد کے دلوں میں خدا تعالیٰ کی محبت پیدا کرنا ہے۔

کامیابی کی پہلی راہ

اپنے اور اپنی اولاد کے دلوں میں خدا تعالیٰ کی محبت پیدا کرنا ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ نے بیعت کی غرض یہ بیان فرمائی ہے کہ تا دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو۔ دو محبتیں ایک جگہ جمع نہیں رہ سکتیں یعنی خدا کی محبت اور دنیا کی محبت۔

ہم میں سے بعض ایک لمبے عرصے سے اس ملک میں آباد ہیں اور بڑی خوشحال زندگی گزار رہے ہیں اور بعض نئے آنے والے بڑے مشکل حالات سے گزر کر یہاں آئے ہیں اور ابھی اس ملک میں اپنے پاؤں جمانے کے مراحل طے کر رہے ہیں۔ امریکہ کے بارے میں مشہور ہے کہ یہ مواقع کی سرزمین ہے یہاں کامیابی اور ترقی حاصل کرنے کے بھرپور مواقع ہیں۔ اس میں کوئی حرج نہیں کہ ہم ان مواقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنے لئے اور اپنی اولاد کے لئے ایک خوشحال زندگی کی خواہش کریں حرج اس بات میں ہے کہ ہم دنیا کی محبت میں اس قدر کھو جائیں کہ اِسی کو اپنا

مقصود بنالیں اور خود دنیا داری میں پڑ کر اپنی اولاد میں خدا کی محبت پیدا کرنے کے بجائے انہیں دنیا کے پیچھے لگا دیں۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں بعض لوگ کہتے ہیں ہم کو کیا کوئی ولی بننا ہے ؟ افسوس انہوں نے کچھ قدر نہ کی بے شک انسان نے ولی بننا ہے۔

(رپورٹ جلسہ سالانہ 1897ء، صفحہ 57)

ہم پہلے خود اپنے دل میں یہ تڑپ پیدا کریں کہ ہم نے خدا کی محبت حاصل کرنی ہے، خدا کا ولی بننا ہے اور پھر اپنی اولاد کو بھی اس راہ پر چلانے کی فکر کریں۔

ہم اپنی اولاد کو یہ بتائیں کہ حضرت مسیح موعودؑ کی جماعت میں ولی پیدا ہوتے رہے ہیں اور اب بھی ہو رہے ہیں۔ یہاں خاکسار ایک ایسے ولی کا ذکر کرنا چاہتا ہے جن کو خدا تعالیٰ نے ایک مثال قائم کرنے کے لئے ہمارے سامنے ظاہر کر دیا۔ تا کہ یہ خیال نہ گزرے کہ اس زمانے میں دنیاداری کے ماحول میں ولی پیدا نہیں ہوتے۔ وہ عمر کے لحاظ سے نوجوان تھے مگر رتبہ کے لحاظ سے ایک بزرگ۔ وہ مغربی معاشرہ میں ہی پلے بڑھے لیکن اِس کا بداثر قبول نہیں کیا۔ جب ان کے سامنے دنیاداری کی بات ہوتی تو وہ شکر کرتے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں وقف ہونے کی وجہ سے ان سب معاملات سے بے پرواہ کر دیا ہے۔ ان کا خدا سے ایک ذاتی تعلق تھا۔ اللہ تعالیٰ انہیں سچی خوابیں دکھاتا۔ وہ بزرگوں کے واقعات اس لئے نہیں پڑھتے تھے کہ تاریخی معلومات حاصل کریں بلکہ اس لئے پڑھتے کہ انہیں اپنی زندگی کا حصہ بنائیں۔ انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کا واقعہ پڑھا کہ ان کے ساتھ مالی معاملات میں کیسا سلوک ہوتا تھا تو انہوں نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ان سے بھی ویسا ہی سلوک کرے اور انہیں یقین تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول کر لی ہے اور پھر ایسے ہی پیار کا سلوک ان کے ساتھ رکھا۔ تربیت اولاد کا یہ انداز تھا کہ اپنے بیٹے کو آنحضرتؐ کی سیرت کے واقعات سناتے۔ فرط محبت سے ہچکیاں بندھ جاتیں۔ ان کا بیٹا کرسچن سکول میں پڑھتا تھا کہتے ہیں جب میں سکول جاتا ہوں تو راستہ میں اسے سورۃ الاخلاص سناتا جاتا ہوں۔ یہ ان کے کردار کی ایک مختصر سی جھلک ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان کے اوصاف کا تفصیلی ذکر 3 ستمبر 2021ء کے خطبہ جمعہ میں بیان فرمایا اور انتہائی قابل رشک الفاظ میں یہ اظہار فرمایا: اے پیارے طالع! میں گواہی دیتا ہوں کہ یقیناً تم نے اپنے وقف اور عہد کے اعلیٰ ترین معیاروں کو حاصل کر لیا ہے۔ اگست 2021ء میں گھانا میں خدمت دین کرتے ہوئے 31 سال کی عمر میں عزیزم سید طالع احمد کی شہادت ہوئی۔

حضور انور نے فرمایا:

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس حادثے کے بعد۔ بہت سے اس معیار کے پیدا کر دے۔

یہ خدا کے ولی اپنا عہد نبھاتے ہوئے ان راہوں پر چلے جو حقیقی کامیابی کی راہیں ہیں اور ہمارے لئے اور ہماری اولادوں کے لئے یہ پیغام چھوڑ گئے کہ اس مادیت پرستی کے دور میں بھی خدا والے پیدا ہو سکتے ہیں۔ اس مثال کو سامنے رکھتے ہوئے ہم خود بھی اور اپنی اولادوں میں بھی خدا کا قرب حاصل کرنے کی تڑپ پیدا کریں۔ بچپن سے ہی اپنی اولاد کو خدا سے تعلق کی اہمیت بتائیں اور دعا پر ان کا یقین پختہ کریں۔ حدیث میں آیا ہے کہ اگر ایک تسمہ بھی مانگنا ہو تو خدا سے مانگو۔ ہم اپنی اولاد میں یہ عادت پیدا کریں کہ وہ ہر ضرورت کے وقت خدا کی طرف رجوع کریں۔ ان کا خدا سے تعلق ہماری وجہ سے نہ ہو بلکہ ایک ذاتی تعلق ان کا خدا سے قائم ہو جائے۔

کامیابی کی دوسری راہ
اولاد کو اپنے ساتھ جوڑنا ہے اور ان کو وقت دینا ہے

قرآن کریم میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ایک دلچسپ واقعہ بیان ہؤا ہے۔ حضرت ابراہیمؑ نے اللہ تعالیٰ سے پوچھا کہ تو مُردے کس طرح زندہ کرتا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کیا تو ایمان نہیں لا چکا حضرت ابراہیمؑ نے عرض کی کہ بے شک ایمان تو حاصل ہو چکا ہے میں نے اطمینانِ قلب کی خاطر سوال کیا ہے۔ فرمایا اچھا! تو چار پرندے لے۔ اور انہیں اپنے ساتھ سِدھا لے۔ پھر انہیں پہاڑ پر رکھ دے۔ اور انہیں اپنی طرف بلا۔ وہ تیزی کے ساتھ تیری طرف چلے آئیں گے۔

حضرت مصلح موعودؓ نے اس آیت کی تفسیر میں چار پرندوں کو سِدھانے اور انہیں پہاڑ پر رکھنے کا یہ مطلب بیان فرمایا ہے کہ حضرت ابراہیمؑ نے اپنی اولاد کو اپنے ساتھ جوڑ کر ان کی اعلیٰ تربیت فرمائی۔ اس میں سبق یہ ہے کہ اس طرح وہ روحانی طور پر زندہ ہو جائیں گے۔

بطور والدین ہم جسمانی طور پر تو اپنی اولاد کو اس دنیا میں لانے کا باعث بنے ہیں اور جسمانی طور پر انہیں زندہ رکھنے کے لئے نہ صرف ان کی خوراک، رہائش اور دیگر ضروریات کا خیال رکھتے ہیں بلکہ انہیں ہر قسم کی دنیوی آسائش دینے کی بھی کوشش کرتے ہیں مگر روحانی لحاظ سے ہم انہیں تبھی زندہ رکھ پائیں گے جب ہم ان کی دینی تربیت کریں گے۔ اور تربیت کا جو گُر اس واقعہ میں بیان ہؤا ہے وہ اولاد کو اپنے ساتھ جوڑنا ہے۔ ہمارے بچوں کو ہمارے تحائف سے زیادہ ہمارے وقت کی ضرورت ہے۔ اگر ہم اپنی زندگیوں میں ایسے مگن ہیں کہ بچوں کے لئے وقت ہی نہیں تو ہم یہ امید کیسے رکھ سکتے ہیں کہ وہ ہمارے ساتھ جُڑے رہیں گے۔ اس معاشرے میں رہتے ہوئے بچوں کے ساتھ ایک دوستانہ تعلق قائم کرنے کی، ان کے سوالات کو تحمل سے

سن کر ان کی تسلی کرانے کی، ان کے ساتھ صحت مندانہ مشاغل میں شامل ہونے کی اوران کی دلچسپیوں میں حصہ لینے کی ضرورت ہے۔انسان کی فطرت ہے کہ وہ توجہ مانگتا ہے اگر ہم انہیں گھر میں توجہ نہیں دیں گے تو وہ باہر توجہ ڈھونڈیں گے۔باہر کا ماحول تو دہریت اور لادینیت کی طرف جارہا ہے بچوں پر اس ماحول کا بُرا اَثر پڑنا ایک قدرتی بات ہے۔باہر کا اثر زائل کرنے کے لئے ہمارے پاس ایک ہی مؤثر طریق ہے اور وہ گھروں میں بچوں کو توجہ دینا ہے۔

دیکھا گیا ہے کہ والدین اپنی مصروفیات کی وجہ سے بعض دفعہ بچوں سے جان چھڑانے کے لئے انہیں موبائل فون اور ٹی وی کے حوالے کر دیتے ہیں۔انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا کی قباحتیں تو سب پر واضح ہیں۔اب تو بچوں کے ڈاکٹرز بھی یہی تاکید کرتے ہیں کہ بچوں کے سکرین ٹائم کو کم کیا جائے۔ اس سے بچوں کی معاشرتی صلاحیتیں بھی متاثر ہوتی ہیں اور روحانیت پر بھی بُرا اَثر پڑتا ہے۔حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بارہا ہمیں اس طرف توجہ دلائی ہے کہ ہم اپنے بچوں کو وقت دیں اور ایک موقع پر تو آپ نے باقاعدہ حساب کر کے ہمیں یہ سمجھایا کہ اگر شاموں کو اور اختتامِ ہفتہ (weekends) کو اور چھٹیوں کو ملالیا جائے تو بچے زیادہ وقت اپنے والدین کے پاس ہوتے ہیں۔اب یہ ہم پر ہے کہ ہم وہ وقت ان کے ساتھ گزارتے ہیں یا نہیں اور ان کی دینی تربیت کرتے ہیں یا نہیں۔

اب تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایم ٹی اے کی سہولت ہر جگہ موجود ہے۔بچوں کو خلافت سے وابستہ رکھنے کے لئے حضور انور کا خطبہ جمعہ، This Week with Huzur اور دیگر پروگرام ساتھ بیٹھ کر اکٹھے دیکھے جاسکتے ہیں۔بچوں کو قرآن کریم سے محبت پیدا کرنے کے لئے گھروں میں قرآنی واقعات سنائے جاسکتے ہیں اور قرانی دعائیں سکھائی جا سکتی ہیں۔ کھانے کی میز پر، گاڑی میں آتے جاتے بچوں کو پیارے انداز میں دینی باتیں بتائی جاسکتی ہیں اور ان کے سوالات کے جواب دیے جاسکتے ہیں۔ بہت سے نئے آنے والوں کے بچوں کو تو اردو سے بھی واقفیت ہے۔اردو حضرت مسیح موعودؑ کی زبان ہے اسے اپنی اولاد میں زندہ رکھیں۔ہمارے بچے ہی ہمارا اثاثہ ہیں۔ اِنہیں روحانی طور پر زندہ رکھنا ہماری ذمہ داری ہے اور اس کے لئے ان سے ایک تعلق قائم کرنا ضروری ہے۔

کامیابی کی تیسری راہ

اپنی اولاد کو نماز باجماعت پر قائم کرنا اور انہیں مسجد سے جوڑنا ہے

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

نماز باجماعت کی عادت ڈالو اور اپنے بچوں کو بھی اس کا پابند بناؤ کیونکہ بچوں کے اخلاق اور عادات کی درستی اور اصلاح کے لئے میرے نزدیک سب سے زیادہ ضروری امر نماز باجماعت ہی ہے۔ آپؓ نے تو یہاں تک فرمایا:

کہ میں خدا کی قسم کھا کر بھی کہہ سکتا ہوں کہ نماز باجماعت کا پابند خواہ کتنا ہی بد اعمال کیوں نہ ہو گیا ہو اس کی ضرور اصلاح ہو سکتی ہے اور وہ ضائع نہیں ہوتا۔(تفسیر کبیر، جلد7، صفحہ 651)

یہ انتہائی امید افزا الفاظ ہیں۔ ہمارے لئے بھی اور ہماری اولادوں کے لئے بھی۔ اگر ہم خود کسی برائی میں مبتلا ہیں یا ہماری اولاد بری عادتوں میں پڑ گئی ہے تو اس کے باوجود ابھی بھی واپسی کی ایک راہ ہے اور وہ نماز باجماعت ہے۔ یہی نکتہ حَیَّ عَلَى الصَّلٰوۃ حَیَّ عَلَى الْفَلَاح میں مضمر ہے جس کو ہر نماز سے پہلے دہرایا جاتا ہے۔یعنی نماز کی طرف آؤ۔کامیابی کی طرف آؤ۔

اس ملک میں فاصلوں کی وجہ سے ہر کسی کو مسجد قریب نہیں پڑتی۔ اسی لئے صلوٰۃ سنٹرز قائم ہیں جو مساجد کے قائم مقام ہیں۔اگر کوئی صلوٰۃ سنٹر قریب نہیں تو گھروں میں بچوں کے ساتھ نماز باجماعت پڑھ سکتے ہیں۔ہم بچپن سے ہی اپنی اولاد کی اس نہج پر تربیت کریں کہ وہ نمازوں کے اوقات میں باقی کام چھوڑ دیں۔ وہ اپنے معمولات کو اس طرح ڈھالیں کہ نمازوں کے اوقات کے گرد اِن کے دن رات گزریں نہ یہ کہ ان کی نمازوں کا انحصار ان کے معمولات پر ہو۔فجر کی نماز ہم میں سے اکثر کے لئے ایک امتحان ہے۔ عمومی طور پر فجر کے وقت سوائے نیند کے اور کوئی رکاوٹ مانع نہیں۔ہم خود بھی اور اپنی اولاد کو بھی فجر کی نماز باجماعت پڑھنے کی عادت ڈالیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے حَافِظُوا عَلَى الصَّلٰوۃ کا ایک مفہوم یہ بھی بیان فرمایا ہے کہ جب ہم اپنی نمازوں کی حفاظت کریں گے تو ہماری نمازیں ہماری حفاظت کریں گی اور اس طرح ہم کئی قسم کی لغویات سے اپنی اولاد کو بچا سکتے ہیں جن کا تعلق رات کو دیر تک جاگنے سے ہے۔اولاد کو مسجد سے جوڑنے کے لئے ایک بہت مؤثر ذریعہ انہیں جمعہ پر لانا ہے۔بچوں کے سکول کے باوجود بھی ان کو جمعہ پر لانے کی اہمیت کا اندازہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے اس اِنذار سے ہو سکتا ہے کہ والدین کے پاس دو راستے ہیں۔یا تو بچوں کے دین کو اہمیت دیں...یا پھر ان کی دنیا کی تعلیم کو اہمیت دیں اور ان کی روحانی زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھنے کا فیصلہ کر لیں۔کیونکہ جمعہ سے غافل بچوں کا کوئی مستقبل نہیں ہے۔(خطبہ جمعہ یکم جنوری 1988ء)

ایسے والدین بھی ہیں جو سکول انتظامیہ سے رخصت لے کر اس بات کا اہتمام کرتے ہیں کہ ان کے بچے مہینہ میں کم از کم ایک دو بار جمعہ میں ضرور شامل ہو جائیں۔اس کے لئے والدین جماعتی نظام سے بھی مدد لے سکتے ہیں۔

وہ لوگ جو یہاں بیس تیس سالوں سے رہ رہے ہیں انہوں نے تو ایک نسل اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھ لی ہے وہ اپنے تجربہ کی بنا پر آپ کو بتا سکتے ہیں کہ جن والدین نے بچوں کو مسجد سے جوڑا آج ان کے بچے دنیا میں بھی کامیاب ہیں اور دین پر بھی قائم ہیں۔اور جنہوں نے لاپرواہی کی ان کی اولادیں آج ان سے اور دین سے دور ہٹ گئی ہیں۔

امریکہ کے ایک سابق مقامی صدر جماعت نے خاکسار کو خود بتایا کہ آج سے قریباً بیس سال قبل جب وہ صدارت کی خدمات سرانجام دے رہے تھے تو چند والدین بڑی باقاعدگی کے ساتھ اپنے بچوں کو مسجد لاتے تھے اس طرح ان بچوں کی احمدی بچوں سے دوستیاں قائم ہوئیں اور وہ مسجد سے جڑ گئے۔ آج ان میں سے کوئی ڈاکٹر ہے تو کوئی کسی اور شعبہ میں ترقی کر گیا ہے۔یہی بچے آج جماعتی طور پر بھی احسن خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

انہوں نے بتایا کہ ان کی جماعت میں سے ایسی مثالیں بھی ان کے ذہن میں ہیں کہ جو بچے بظاہر بچپن میں تیز نظر آتے تھے اور توقع کی جاتی تھی کہ وہ بڑے ہو کر کامیاب ہوں گے لیکن ان کے والدین نے انہیں مسجد لانے میں لاپرواہی کی۔ آج وہ دنیوی لحاظ سے بھی مشکل حالات میں ہیں اور دین سے بھی دور ہو گئے ہیں۔

ایک مربی صاحب نے اپنی جماعت کے ایک گھرانے کا ذکر خاکسار سے کیا۔ یہ فیملی کچھ عرصہ قبل امریکہ منتقل ہوئی ہے۔ان کے پاس شروع میں گاڑی کا انتظام نہیں تھا تو وہ کبھی احباب جماعت سے مدد لے کر اور کبھی ٹیکسی لے کر اپنے بچوں کو باقاعدگی سے مسجد لاتے رہے تاکہ انہیں نماز باجماعت کی عادت پڑے اور ان کا مسجد سے تعلق پیدا ہو۔

کامیابی کی چوتھی راہ

اپنی اولاد کے لئے نیک نمونہ بننا اور ان کے لئے دعاؤں میں لگے رہنا ہے

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

پس خود نیک بنو اور اپنی اولاد کے لئے ایک عمدہ نمونہ نیکی اور تقویٰ کا ہو جاؤ اور اس کو متقی اور دیندار بنانے کے لئے سعی اور دعا کرو۔ جس قدر کوشش ان کے لئے مال جمع کرنے کی کرتے ہو اسی قدر کوشش اس امر میں کرو۔

(ملفوظات جلد8 صفحہ 109۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

گھروں کے ماحول کا ہماری اولاد پر گہرا اثر پڑتا ہے۔ ہمارے بچے ویسے ہی بنیں گے جیسے ہم خود ہیں بچے وہ کرتے ہیں جو وہ دیکھتے ہیں۔اگر ہمارے گھروں میں احمدیت ہو گی تو ہمارے بچے بھی احمدی رہیں گے اگر ہم خود نمازی ہیں، قرآن کریم کی تلاوت کرنے والے ہیں، اچھے اخلاق کا مظاہرہ کرنے والے ہیں تو ہمارے بچوں کی بھی نیکیوں کی طرف توجہ پیدا ہو گی۔ اپنی کوششوں کے ساتھ ساتھ دعاؤں میں لگا رہنا بھی ضروری ہے۔ قرآن کریم میں تربیت اولاد سے متعلق ایک جامع دعا بیان ہوئی ہے جس میں اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک مانگی گئی ہے:

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا(سورۃ الفرقان:75)

اے ہمارے رب ہم کو اپنی بیویوں کی طرف سے اور اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں متقیوں کا امام بنا۔

اس دعا کے ضمن میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے نہایت لطیف نکات اپنے 29 جون 1990ء کے خطبہ جمعہ میں بیان فرمائے ہیں۔ ایک نکتہ جو آپ نے بیان فرمایا وہ یہ ہے کہ اگر والدین کو اپنے بچوں کے تقویٰ کے سوا کسی اور چیز میں آنکھوں کی ٹھنڈک نصیب ہوتی ہو اگر وہ آنکھوں کی ٹھنڈک ان کی دنیاوی ترقیات میں دیکھ رہے ہیں اور اگر وہ عبادت نہیں کرتے تو انہیں دکھ نہ ہوتا ہو اگر وہ نیکیاں اختیار نہیں کرتے تو انہیں تکلیف نہ ہو تو پھر ان کی یہ دعائیں بالکل کھوکھلی ہو جائیں گی۔ اگر ان کے اپنے اعمال اور اپنی نیتوں کے رُخ ان دعاؤں کے مخالف سمت چل رہے ہونگے تو یہ دعائیں قبول نہیں ہوں گی۔

فرمایا:

پس اپنی اولاد میں نیکی دیکھ کر خوش ہوا کریں اور دنیا کی ترقیات کو سرسری نظر سے دیکھا کریں ہو جائیں تو ٹھیک، نہ ہوں تو غم کی بات نہیں لیکن اگر نیکی نہ ہو تو غم میں گھل جانا اور ایسی تکلیف محسوس کرنا کہ اولاد دیکھ لے کہ ہمارے ماں باپ ناخوش ہو گئے ہیں اور تکلیف میں مبتلا ہو گئے ہیں یہ وہ جذبہ ہے جو حقیقت میں آپ کی دعاؤں کو طاقت دے گا۔

خاکسار خود اس بات کا گواہ ہے۔ امریکہ کے ہی ایک نوجوان نے مجھ سے براہ راست ذکر کیا کہ جب وہ ہائی سکول میں تھے تو وہ راہ سے بھٹک گئے اور دین سے بھی دور ہو گئے لیکن وہ دیکھتے تھے کہ ان کی والدہ مسلسل ان کے لئے دردمندانہ دعاؤں میں لگی رہتی تھیں اور یہ کہ ان کی والدہ کی دعائیں ان کی دنیوی کامیابیوں کے لئے نہیں تھیں بلکہ اس لئے کرتی تھیں کہ ان کے دل میں خدا کی محبت پیدا ہو اور وہ دینی لحاظ سے ترقی کریں۔وہ کہتے ہیں کہ ان کی والدہ کے سجدوں کی کرب ناک گریہ وزاری

نے ان کو ہلا کر رکھ دیا اور ان کے دل میں یہ احساس پیدا ہو گیا کہ جو خلاوہ اپنے اندر محسوس کرتے ہیں وہ خدا کی طرف آنے سے ہی پُر ہو سکتا ہے۔ آخر اِنہی مقبول دعاؤں نے ان کی کایا پلٹ دی۔ وہ کہتے ہیں اب ان کا دل خدا اور اس کے رسول کی محبت کی وجہ سے پر سکون ہے۔ اب وہ جماعتی خدمات بھی بجالا رہے ہیں اور دینی لحاظ سے بھی ترقی کر رہے ہیں۔ الحمدللہ۔

ایک اور نکتہ بیان کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

حقیقت یہ ہے کہ وہ والدین جو ایک دوسرے سے آنکھوں کی ٹھنڈک پاتے ہیں ان کی اولادیں ہمیشہ ان کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنتی ہیں۔

یعنی وہ ماں باپ جو ایک دوسرے سے سچا پیار کرنے والے ہیں، ایک دوسرے کا ادب کرنے والے ہیں، ایک دوسرے سے اخلاق سے پیش آنے والے ہیں، ایک دوسرے کی ضروریات کا خیال رکھنے والے ہیں انہیں کی اولادیں ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنیں گی۔ اس طرح والدین کی تربیت میں یکجہتی پائی جائے گی اور ایک ہی مزاج کے ساتھ گھر کے پاکیزہ ماحول میں بچے پرورش پائیں گے۔

تربیت اولاد ماں اور باپ دونوں کی ذمہ داری ہے۔ دیکھا گیا ہے کہ یہاں نئے آنے والوں میں سے بعض مرد کام کی وجہ سے کئی کئی دن گھر سے باہر رہتے ہیں اس سے میاں بیوی کے تعلقات بھی خراب ہوتے ہیں اور اولاد پر بھی بُرا اثر پڑتا ہے۔ کوئی کہہ سکتا ہے کہ ہماری مجبوری ہے قرضوں کا بوجھ ہے اور دیگر مسائل ہیں لیکن ذرا سوچئے اگر پیسے کماتے کماتے گھر کا سکون برباد ہو جائے اور اولاد ہاتھ سے نکل جائے تو کیا یہ گھاٹے کا سودا نہیں؟ یہاں بہت سی ایسی مثالیں بھی موجود ہیں جہاں لوگوں نے کم پیسے والے کاموں کو صرف اس لئے اختیار کیا تا کہ گھر میں زیادہ وقت دے سکیں اور اولاد کی صحیح تربیت کر سکیں۔

ہم نے پہلے خود اپنی اصلاح کرنی ہے اور اپنے نمونے بچوں کے سامنے قائم کرنے ہیں اور پھر ان کے لئے دعاؤں میں لگے رہنا ہے۔ اسی کی طرف وَجَعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا میں اشارہ ہے۔

کامیابی کی پانچویں راہ:
اپنی اولاد کو آنحضرتؐ کی سیرت کی پیروی میں اعلیٰ اخلاق سکھانا ہے

نوجوان نسل میں یہ عام رجحان ہے کہ وہ دنیوی طور پر مشہور اور کامیاب شخصیات کی تقلید کرتے ہیں وہ ان شخصیات کو مثالی سمجھ کر ان سے متأثر ہوتے ہیں انہیں کی طرح لگنا چاہتے ہیں انہیں کی عادات کو اپناتے ہیں اور اس تقلید کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ جیسے وہ شخصیات کامیاب سمجھی جاتی ہیں ویسے ہی ہم بھی کامیاب متصوّر ہوں اور لوگ ہمیں پسند کریں۔

ہم اپنی اولاد کو بچپن سے ہی یہ بتائیں کہ ہمارے لئے مثالی وجود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ۔ آپؐ کی سیرت اور آپؐ کا اسوہ ہی ہمارے لئے مشعل راہ ہے۔ جو اعلیٰ اخلاق آپؐ نے دنیا میں قائم کئے ہیں انہی کی پیروی کرنے سے ہمیں کامیابیاں ملیں گی۔ ہم اپنی اولاد کو بتائیں کہ ہمیں کسی دنیوی شخصیت کی تقلید کی ضرورت نہیں ہمارے ہادیٔ کامل ﷺ کی سنت میں زندگی کے ہر پہلو کے لئے راہنمائی موجود ہے۔ ہم اپنے بچوں کو آنحضرت ﷺ کی سیرت کے واقعات سنائیں اور چھوٹی عمر سے ہی ان کو درود شریف کی عادت ڈالیں۔ اس طرح ان کو آنحضرت ﷺ کی سیرت سے واقفیت پیدا ہو گی اور ان کے دل میں آپؐ سے محبت بڑھے گی۔

اس معاشرہ میں رہتے ہوئے ہمارا واسطہ غیروں سے پڑتا ہے۔ باہمی تعلقات میں اخلاق ہی انسان کا تعارف ہوتے ہیں۔ ہم اپنی اولاد کی تربیت اس رنگ میں کریں کہ سکولوں میں، کام پر، ہمسایوں کے سامنے ہمارے بچے اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کریں۔ ہم ان کے دل میں یہ احساس پیدا کریں کہ اگر ہمارے اخلاق غیروں کے مقابلے پر کمزور ہوں گے تو ہم کبھی بھی انہیں اپنی طرف نہیں کھینچ سکتے۔

روایات میں آتا ہے کہ آپؐ کے چہرے پر ہر وقت مسکراہٹ رہتی تھی جب کسی کی طرف رُخ پھیرتے تو پورا رُخ پھیرتے اور سلام میں پہل فرماتے۔ اب بظاہر یہ عام سی باتیں ہیں لیکن ہم بچپن سے ہی اپنی اولاد کو اس کی عادت ڈال سکتے ہیں۔ اپنے ہوں یا غیر وہ سلام میں پہل کریں پورا رُخ ان کی طرف پھیر کر توجہ سے بات سنیں اور مسکرا کر جواب دیں۔ یہ ایک چھوٹے سے خُلق کی مثال ہے جو ہم آنحضرتؐ کی سیرت کی پیروی میں عام میل جول کے معاملات میں اپنے بچوں کو سکھا سکتے ہیں۔ اسی طرح زندگی کے ہر چھوٹے اور بڑے پہلو میں خود بھی آنحضرت ﷺ کی سیرت کی پیروی کی کوشش کریں اور اپنے بچوں کو بھی اس راہ پر چلائیں۔

ہم اپنی اولاد کو حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی اس نصیحت کی طرف توجہ دلائیں کہ ہم میں سے ہر ایک اپنے دائرہ میں ایک چھوٹا محمد بننے کی کوشش کرے۔ جب ہمارے کردار اور ہمارے اخلاق میں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی جھلک پیدا ہو جائے گی تو ہم چلتی پھرتی تبلیغ ہو جائیں گے جس کا اثر غیروں پر بھی پڑے گا اور اس طرح ہم انہیں اسلام کے قریب لا سکتے ہیں۔ بجائے اس کے کہ ہماری نسلیں غیروں سے متأثر ہو کر ان کی تقلید کریں غیر ہم سے متأثر ہو کر راہنمائی حاصل کریں۔ ہم اپنے بچوں میں کسی قسم کا احساس کمتری نہ آنے دیں اور یہ تب ہی ممکن ہے جب ہم ان میں یہ احساس پیدا کریں کہ اخلاقی برتری میں ہی اصل کامیابی ہے۔ اور انہیں

بتائیں کہ ہمارے ہادی کامل حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی پیروی سے ہی ہم یہ برتری حاصل کر سکتے ہیں۔ سب نعمتیں آنحضرت ﷺ کی پیروی سے بطور وراثت ملتی ہیں۔

معزز سامعین! یہ چند کامیابی کی راہیں ہیں جو خاکسار نے آپ کے سامنے پیش کیں۔ ہم نے اپنا ہاتھ حضرت مسیحِ آخر الزّماں کے ہاتھ میں دیا ہے جنہیں اللہ تعالیٰ نے حضرت خاتم الانبیاء ﷺ کی پیروی میں اس زمانے کی امامت پر مامور فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعودؑ سے وعدہ ہے کہ وہ آپؑ کے متبعین کو قیامت تک غیروں پر غالب رکھے گا اور انہیں کامیابیوں سے ہمکنار کرے گا۔ اگر ہم دنیا اور آخرت دونوں میں کامیاب ہونا چاہتے ہیں تو ہمیں پوری وفا کے ساتھ کوشش کرتے ہوئے اس روحانی تعلق کو قائم رکھنا ہو گا اور اپنی اولاد کو بھی اس تعلق سے وابستہ رکھنا ہو گا جو ہم نے حضرت مسیح موعودؑ سے باندھا ہے۔ اور آپ کے بعد اب جبکہ خلافت کا نظام قائم ہے تو ہم نے اسی وفا کا تعلق اب خلیفۂ وقت سے قائم رکھنا ہے۔ ہم نے خود بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات اور احکامات پر عمل کرنا ہے اور اپنی اولاد کو بھی اس پر کاربند کرنا ہے۔

اس طرح ہم اپنی امانت کی نگرانی کا حق بھی ادا کرنے والے ہوں گے اور اپنے عہد بیعت کو بھی پورا کرنے والے ہوں گے۔ یہی حقیقی کامیابی ہے۔

خاکسار حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دعائیہ الفاظ پر اپنی گزراشات کو ختم کرتا ہے۔ حضور فرماتے ہیں:

بچوں کی تربیت میں مردوں اور عورتوں کو ایک دوسرے سے تعاون کرتے ہوئے، ایک دوسرے کے لئے دعا کرتے ہوئے اگلی نسل کی تربیت میں بھرپور کوشش کرنی چاہیے۔ مرد یا عورت جو بھی اپنے فرض کو ادا نہیں کرے گا وہ اپنے عہد کو پورا نہ کرنے کی وجہ سے پوچھا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو عہد پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اس زمانے کے امام کے ساتھ سچا اور حقیقی وفا اور اطاعت کا تعلق پیدا ہو اور ہم آپ کی توقعات اور تعلیمات پر عمل کرنے والے ہوں۔ اور ہماری ایک کے بعد دوسری نسل توحید کے قیام اور عبادتوں کے معیار قائم کرنے کی بھرپور کوشش کرتی چلی جائے۔ (خطبہ جمعہ یکم اکتوبر 2010ء)

آمین۔

واخرودعونا عن ا لحمدالله رب العلمين۔

جمالِ مصطفویؐ

ناصر احمد پرویز پروازی

زباں پہ جب بھی محمدؐ کا نام آئے گا
حریمِ عرشِ بریں سے سلام آئے گا

یہی ہیں معنیٔ ختم الرسلؐ کہ دنیا میں
جب آئے گا تو اُسی کا غلام آئے گا

یہ فیضِ پرتوِ مہرِ جمالِ مصطفویؐ
شب آچکے گی تو ماہِ تمام آئے گا

اُسی کے نور سے سینوں میں روشنی ہوگی
اُسی کے ہاتھ سے کوثر کا جام آئے گا

گلوں کو پیرہنِ برگِ تر عطا ہوگا
کلی کو بادِ صبا کا پیام آئے گا

یہ پانچ شعر ہیں پرویزؔ میرا زادِ سفر
یہ زاد وہ ہے جو منزل پہ کام آئے گا

صدر اور نائب صدر مجلس انصاراللہ، امریکہ

اللہ کے فضل سے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم ڈاکٹر منصور احمد قریشی (ڈیٹرائٹ، مشی گن) کی بطور صدر مجلس انصار اللہ، امریکہ اور مکرم محمد احمد (آسٹن، ٹیکساس) بطور نائب صدر مجلس انصاراللہ صف دوم کی منظوری عطا فرمائی ہے۔ان کی تعیّناتی دو سال کے لیے ہے جس کا آغاز یکم جنوری 2024ء سے ہو گا، ان شاءاللہ۔

ڈاکٹر منصور احمد قریشی، صدر مجلس انصاراللہ، امریکہ

ڈاکٹر منصور احمد قریشی:

آپ مکرم ناصر احمد قریشی مرحوم اور مکرمہ امۃ الباری ناصر کے صاحبزادے ہیں۔ آپ کراچی میں پلے بڑھے اور ابتدائی تعلیم بھی کراچی سے حاصل کی۔ وہیں سے آپ نے ایم بی بی ایس کی ڈگری حاصل کی۔ 1992ء میں نیویارک تشریف لائے جہاں آپ نے Residency اور Fellowship مکمل کی۔1998ء میں جدید انٹروینشنل کارڈیالوجی(Interventional Cardiology) اور پیریفرل ویسکولر ڈیزیز(Peripheral Vascular Diseases) میں اعلیٰ ٹریننگ کے لیے آپ مشی گن منتقل ہو گئے۔
اس وقت آپ بطور ڈائریکٹر آف کارڈیک کیتھیٹرائزیشن (Director of Cardiac Catheterization) لیبارٹری اور کو ڈائریکٹر آف سٹرکچرل ہارٹ ڈیزیز (Co-Director of Structural Heart Diseases) کام کر رہے ہیں۔

ڈاکٹر منصور احمد قریشی مختلف حیثیتوں میں جماعتی خدمات سرانجام دیتے رہے ہیں جن میں مقامی صدر ڈیٹرائٹ جماعت، مقامی نائب صدر، اسسٹنٹ نیشنل سیکرٹری رشتہ ناتا (10 سال سے زائد عرصہ تک)، لیڈر رضاکاران ہیومینٹی فرسٹ اور گزشتہ 5 سال سے نائب صدر مجلس انصاراللہ خدمات شامل ہیں۔ آپ کے تین بچے ہیں اور آپ اپنی فیملی کے ساتھ ڈیٹرائٹ میں رہائش پذیر ہیں۔

محمد احمد، نائب صدر مجلس انصاراللہ صف دوم، امریکہ

مکرم محمد احمد:

مکرم محمد احمد گزشتہ کئی سالوں میں جماعت احمدیہ امریکہ میں مقامی اور نیشنل سطح پر تنظیم خدام الاحمدیہ اور دیگر عہدوں پر مختلف حیثیتوں میں خدمات سرانجام دیتے رہے ہیں۔ اس وقت آپ بطور قائد تبلیغ مجلس انصار اللہ، امریکہ خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔
آپ سائیکل سفر ٹیم کا حصہ رہے ہیں جس کے تحت آپ نے مجلس انصاراللہ کے اجتماع میں شمولیت کے لیے 2022ء میں آسٹن سے ہیوسٹن تک کا لمبا سفر طے کیا اور 2023ء میں پٹس برگ، پنسلوینیا سے سلور سپرنگ، میری لینڈ تک کا سفر بذریعہ سائیکل طے کیا۔
پیشہ کے لحاظ سے آپ سافٹ ویئر انجینئر ہیں۔ آپ شادی شدہ ہیں، اپنی اہلیہ اور دو بچوں کے ساتھ آسٹن، ٹیکساس میں رہائش پذیر ہیں۔
اللہ تعالیٰ ان دونوں ممبران کی تعیّناتی ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور مجلس انصاراللہ امریکہ کو ترقیات کی نئی منزلیں نصیب ہوں، آمین۔

تاثرات جلسہ سالانہ امریکہ 2023ء

شہلا احمد، ورجینیا

الحمد للہ اس سال ہیرس برگ پینسلوینیا میں منعقد ہونے والے جلسہ سالانہ امریکہ 2023ء میں شامل ہونے کی توفیق ملی۔ COVID-19 کے بعد پہلی بار اپنی مستقل روایات کے ساتھ جلسہ منعقد ہوًا جس کی بہت خوشی ہوئی مگر اس بات کا احساس رہا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بھی شامل ہوتے تو جلسہ کا لطف ہی کچھ اور ہوتا۔ اللہ کرے کہ بہت جلد پیارے حضور امریکہ کے جلسہ سالانہ میں تشریف لائیں، ان شاء اللہ۔

اس جلسے کی ایک منفرد بات یہ تھی کہ جلسہ پر ڈیوٹی دینے والے خدام (جلسہ کیئرز) کے تحت مقامی شہر کے لئے کچھ متفرق فلاحی پروگراموں کا انتظام کیا گیا تھا جن میں بلڈ ڈرائیو اور شہر کی صفائی وغیرہ شامل تھے۔ مقامی شہری انتظامیہ نے بھی ان اقدامات کو سراہا۔

اس مضمون میں خاکسار جلسہ سالانہ امریکہ سے متعلق کچھ جھلکیاں اور تاثرات پیش کرے گی۔ جلسہ گاہ میں دروازے سے داخل ہوتے ہی ایک خوبصورت پوسٹر پر نظر پڑی جس پر ایک خط شائع کیا گیا تھا جو کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی، مکرمہ سیدہ امۃ الحئی نے ان کی وفات کے دو دن بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ کی خدمت میں لکھا تھا۔ جس میں آپ نے اپنے والد محترم کی اس خواہش کا ذکر کیا تھا کہ وہ خواتین کو قرآن پاک کی تعلیم دینے کا سلسلہ جاری رکھیں۔

جمعہ کے خطبے میں مکرم نائب امیر اور مشنری انچارج نے جلسہ کے دنوں کے لئے بعض ہدایات دیں مثلاً ہمیں چاہیے کہ اپنا فون بند رکھیں اور اپنی توجہ، دل اور روح اللہ کی یاد کی طرف موڑ دیں۔ اللہ کا شکر ہے کہ ہم اپنے اس ملک میں آزادی سے بلا خوف وخطر مذہبی فریضے ادا کر سکتے ہیں ہم پر خدا تعالیٰ کا فضل ہے اور اس احسان کا شکر ادا کرنے کا تقاضا ہے کہ ہمیں بڑھ چڑھ کر ان مذہبی اجتماعات میں شامل ہونا چاہیے۔ اور یہ بھی کہ ہم ان لوگوں کے مصائب کا بھی ادراک رکھیں جو آزادانہ طور پر جمعہ ادا کرنے اور جلسے منعقد کرنے کے مواقع سے محروم ہیں۔ ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ اپنی روحانیت کو بہتر بنائے۔ اللہ ہماری حالت پر کبھی ناراض نہ ہو۔ کیونکہ اگر قول وفعل میں اختلاف پیدا ہوتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ مومنوں کو کافروں کے ہاتھوں سے سزا دیتا ہے۔

جمعہ کی نماز کے بعد لنگر خانہ کے لذیذ کھانے سے لطف اندوز ہونے کے علاوہ جلسہ سالانہ کے پروگرام کے باقاعدہ آغاز تک جلسہ گاہ میں آویزاں ناصرات کے بنائے ہوئے خوبصورت بینرز اور پوسٹرز دیکھنے کا موقع ملا۔

لجنہ اماءاللہ امریکہ نے امسال صد سالہ جوبلی کی مناسبت سے جلسہ سالانہ کے موقع پر ایک نمائش کا اہتمام کیا تھا جس نے نوجوان نسل کو تاریخ سے واقفیت حاصل کرنے اور ابتدائی ممبرات کی معاونت اور لگن سے بھرپور کوششوں سے آشنا ہونے

کا موقع فراہم کیا۔ مختلف رپورٹوں اور تاریخی دستاویزات کے ذریعے امریکہ میں جماعت کی ترقی دکھائی گئی تھی جن میں خاص طور پر ان تاریخی شخصیات کی خدمات کو اجاگر کیا گیا تھا۔ لجنہ کے تحت شائع ہونے والے اشاعتی لٹریچر میں تاریخی اہمیت کے لجنہ نیوز لیٹر ز اور دیگر اخباری تراشے نمائش کے لیے رکھے گئے تھے۔ پہلی صدی کے اختتام پر اس تاریخی موقع پر حاضر ہونے کا شرف اور فخر ہمیشہ محسوس ہوتا رہے گا۔
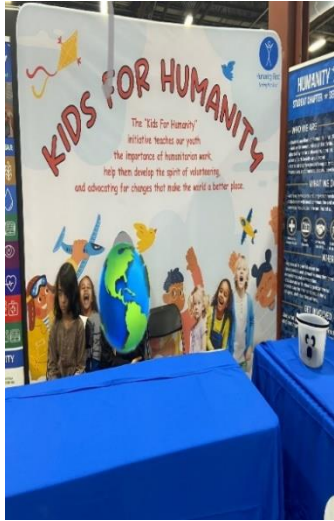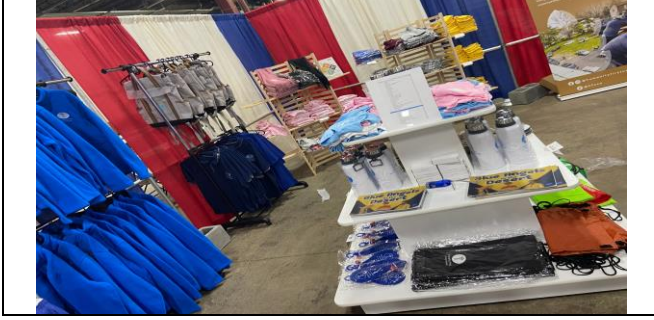
جلسے کے موقع پر دونوں جلسہ گاہوں میں ہیومینٹی فرسٹ کا بوتھ تھا۔ جس میں ہیومینٹی فرسٹ کے مختلف پروگراموں کے بارے میں معلومات مہیا کی جارہی تھیں۔ لوگ عطیات پیش کررہے تھے اور اس کے علاوہ بچے اور بڑے ہیومینٹی فرسٹ کے Logo سے مزیّن خوبصورت اشیاء خرید رہے تھے۔

جلسہ کے پہلے دن کے اجلاس میں محترم امیر صاحب امریکہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا جلسہ سالانہ امریکہ کے موقع پر پیغام سنایا جس میں حضور نے ہمیں باہمی بھائی چارے اور محبت کو فروغ دینے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ ہمیں تبلیغ کا حق ادا کرنے کی بھرپور کوشش کرنی چاہیے۔ صحابہ کرامؓ کے نمونے کو سامنے رکھنا چاہیے۔ خدا کی عبادت کا حق ادا کرنے اور مالی قربانی میں ہمیشہ پیش پیش رہنا چاہیے۔

نائب امیر امریکہ مکرم ڈاکٹر فہیم یونس کی تقریر بہت پر اثر تھی۔ آپ نے احساس دلایا کہ ہم میں سے بہت سے لوگ اس وقت تک اپنی کمزوریوں سے بے خبر رہتے ہیں جب تک کہ زندگی کو بدلنے والا کوئی واقعہ رونما نہ ہو جائے اور جس سے ہماری آنکھیں کھل جائیں۔ ہمیں ہر وقت اپنے روحانی سفر میں آگے بڑھنا ہے اور اللہ کی رحمت سے مایوس نہیں ہونا۔ اللہ بڑا معاف کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

مکرم ڈاکٹر منصور قریشی نے بتایا کہ یہ بات سچ ہے کہ آج ہم والدین کی بچوں کی زندگیوں میں مداخلت کی بات پسند نہیں کرتے مگر بچوں کی طرف سے بزرگوں کا جو

احترام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تھا وہ اس سطح پر تھا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیٹی اور داماد کے گھر انہیں نماز فجر کے لیے جگانے کے لیے تشریف لے جاتے۔ آیئے ہم سب بھی اپنے گھروں کو جنت بنائیں۔ کامیاب شادی کے لیے یہ بہت ضروری ہے کہ میاں بیوی ایک دوسرے سے کوئی بات راز نہ رکھیں اور ایک دوسرے کے راز افشانہ کریں۔ بچے بڑوں کی باتوں کو غور سے بظاہر نہ بھی سنیں لیکن وہ بڑوں کی عادات کا بغور مشاہدہ کرتے ہیں۔ جماعت میں ہمارا کوئی بھی عہدہ ہو اس سے قطع نظر ہمارا اپنی شریک حیات سے مثالی سلوک ہونا چاہیے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج اور سسرالی رشتہ داروں سے بہترین سلوک فرمایا جو ہم سب کے لیے بہترین نمونہ ہے۔

جلسہ کے دوسرے دن بھی بہت روح پرور تقاریر ہوئیں۔ مکرمہ صالحہ ملک نے توجہ دلائی کہ ہم سب اپنی حیثیت جانیں۔ حجاب کی حفاظت کے ذریعے اللہ تعالیٰ ہمیں عزت اور طاقت دیتا ہے اور دوسروں سے ممتاز کرتا ہے۔ چاہیے کہ ہم پورے خلوص اور عاجزی کے ساتھ حجاب وحیا سے متعلق اسلام کی تعلیم پر عمل کریں۔
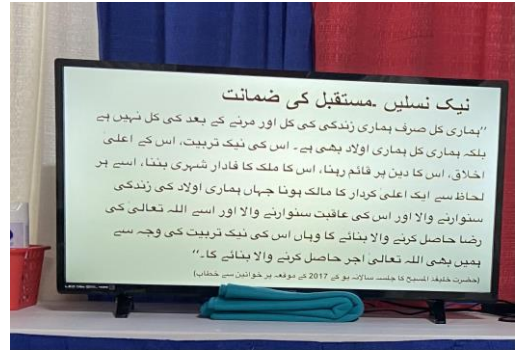
خواتین کے جلسہ گاہ میں بچوں کی تربیت اور مستقبل کی حفاظت کے عنوان سے ایک تقریر ہوئی۔ اس میں بتایا گیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ذہنی سکون حاصل کرنے کا سنہری اصول سکھایا ہے کہ ہم اپنے آپ کو اور اپنے بچوں کو اللہ تعالیٰ سے جوڑیں۔ دوسرے دن کی ایک اور اہم تقریر میں پیغام تھا کہ خلافت اللہ کی رسی ہے۔ جو اسے چھوڑے گا تباہ ہو جائے گا۔ ہر مذہب کا ایک طرۂ امتیاز ہوتا ہے اور اسلام کا مزاج حیا پر زور دیتا ہے۔ حیا وہ سکون لاتی ہے جس کا اللہ وعدہ کرتا ہے۔ حبل اللہ کو مضبوطی سے تھامے رہنے کی ہدایت فرماتا ہے۔ اس سے پتا چلتا ہے کہ نہ صرف اسلام کے اندر فرقوں کو نقصان دہ سمجھا جاتا ہے بلکہ مساجد یا جماعت کے اندر تقسیم بھی یکساں طور پر نقصان دہ ہوتی ہے۔

ہمیں یہ سمجھنے کی ضرورت ہے کہ ہمارے احمدی ہونے میں کتنی برکات ہیں۔ اپنی اولاد کا خدا سے تعلق پیدا کریں۔ ان کا خدا سے ذاتی تعلق ہونا چاہیے نہ کہ صرف والدین کی وجہ سے نماز پڑھیں۔ والدین بچوں کو وقت دیں۔ اور ان کو باجماعت نماز کی عادت ڈالیں اور جمعہ کی ادائیگی یقینی بنائیں۔ کیونکہ جمعہ کی ادائیگی نہ کرنے والوں کی روحانی زندگی کی کوئی ضمانت نہیں۔ اور پھر دعا کے ساتھ اللہ سے مدد چاہیں اگر والدین کی آنکھیں ان کی دینی کامیابی پر خوش ہوں اور دینی کمزوری پر شدید دُکھی ہوں تو پھر بچے بھی جان لیں گے کہ ہمارے والدین کی ترجیحات کیا ہیں۔

مکرم نائب امیر صاحب امریکہ نے اپنی تقریر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے کا ایک واقعہ سنایا کہ کس طرح جب ایک حقے کا عادی شخص قادیان گیا تو وہاں پے درپے دینی مصروفیات کی وجہ سے حقہ نہ پی سکا اور تنگ آکر وہاں سے چلا گیا۔ اپنی عادت کی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بابرکت مجالس کی اہمیت کو نہ پہچان سکا۔ ہمیں بھی ہمیشہ یاد رکھنے کی ضرورت ہے کہ ہماری بھی اسی طرح کی حقہ کی خواہش ہمیں بابرکت مجالس اور کاموں اور نیکیوں سے محروم تو نہیں رکھ رہی۔ ہماری کوئی عادت ہمارے اور اللہ کے درمیان نہ آئے۔ اگر ہمیں یہ انتظار ہے کہ ہم کب اس جلسہ سے نکلیں گے کب اپنے حقہ کی طرف جائیں گے تو ہمیں اپنے آپ کو بیدار کرنا ہوگا۔ ایک نبی ہمیں نئی زندگی دینے کے لیے آیا ہے۔ اس کی آواز کی طرف دوڑیں۔ خلافت کے دامن کو مضبوطی سے پکڑیں اسی میں عافیت ہے۔

مکرم امیر صاحب نے اس طرف توجہ دلائی کہ جسمانی آفات کے علاوہ دنیا کو آج اخلاقی اور روحانی انحطاط کا سامنا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کشتی کو بنایا تھا۔ وہ ہماری زندگی کو بدلنے کے لیے اپنی تقریروں اور کتابوں کے ذریعے ہمیں روحانی باپ کے طور پر پکار رہے ہیں واقعی ہم میں سے کتنے لوگ اس پکار کا جواب دیتے ہیں۔ اگرچہ احمدی ہونے کے ناتے ہم نے کم از کم یہ تو نہیں کہا جو کہ نوح کے بیٹے نے کہا تھا لیکن کیا ہم یہ سوچ رہے ہیں کہ ہمیں پہاڑ کی چوٹیوں میں پناہ مل جائے گی یا ہمارا بینک بیلنس ہمیں بچالے گا۔ ایسا نہیں ہے۔ نجات جس کی طرف آپ ہمیں بلا رہے ہیں وہ صرف خدا سے تعلق میں وابستہ ہے۔ 'ہماری تعلیم' کتاب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہم سے بارہا پوچھا ہے کیا ہم ان توقعات پر پورا اتر رہے ہیں؟ وہ شخص جو اپنے آپ کو اپنی ذات میں بہت اونچا سوچتا ہے وہ نجات نہیں پاسکتا۔ کیا ہم اس مختصر زندگی کو ابدی زندگی سے بدل رہے ہیں؟ ایک نبی کے بیٹے نے بغاوت کی۔ ڈوب گیا کوئی اس کا نام نہیں جانتا۔ ایک اور نبی اور اس کا بیٹا جس نے خدا کی مرضی کے آگے سر تسلیم خم کیا اس کی مکمل اطاعت ہمیشہ کے لیے زندہ رہنے والی ہوگئی ہم آزاد سوچ رکھ کر مکمل اطاعت کرنے والوں میں سے نہیں ہوسکتے بلکہ اپنے ایمان کو خطرے میں ڈالنے والے بن جاتے ہیں۔ صرف وہ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو حکم اور عدل مانتا ہے وہ شخص ہے جو واقعی آپ پر یقین رکھتا ہے۔ زبان سے بیعت کا اقرار کچھ معنی نہیں رکھتا اگر ہم پوری کوشش اور سچے دل سے اس کے مطابق اپنے اعمال کو کامل اطاعت کا رنگ نہ دیں۔ اللہ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ جلسے کے بابرکت ایام اپنا گہرا روحانی اثر چھوڑ جاتے ہیں۔ دعا ہے کہ ہم حضرت اقدسؑ کے جاری کردہ روحانی اور جسمانی لنگر سے ہمیشہ مستفید ہوتے رہیں، آمین اللھم آمین۔

’اشکِ رواں‘ سے ’سارے بند مکان‘ تک کا شعری سفر

عبد الکریم قدسی کے دو مجموعہ ہائے کلام کے حوالے سے

رفیق جعفر، پونے

سفر حیات کا ہو یا شعری کائنات کا، بہت اہم ہوتا ہے۔ شاعر غریب ہو کہ صاحبِ ثروت وہ عام افراد کے مقابل حساس اور انسانیت شناس ضرور ہوتا ہے۔ اور حیات کا لمحہ لمحہ اُس کا ہمسفر ہوتا ہے۔ اُس کی حس لمحوں کو گرفت میں رکھتی ہے۔ اور شاعر کی سخن سوچ کے اوقات میں لفظوں کی صورت شاعر کے حوالے کرتی ہے۔ سخن کی چاہے کوئی بھی صنف ہو یہ عمل ضروری ہے۔ غزل کا معاملہ ذرا الگ ہے۔ یہ دو مصرعی فن زبان پر عبور اور فن شاعری کا پابند ہوتا ہے۔ اسی لئے اس میں مضمون بندی ذرا مشکل ہوتی ہے۔ اسی لیے شاعر اشاروں، کنایوں، تشبیہات، محاوروں اور تلمیحات کا سہارا لے کر دو مصروں میں اپنی بات کہتا ہے۔ ہے تو یہ مشکل عمل لیکن مطالعہ سخن زبان دانی اور عروض سے واقفیت اور موزوں طبیعت اسے آسان بنا دیتے ہیں۔ لیکن شعر موزوں کر لینا ہی کافی نہیں ہوتا۔ یہ بات اچھا اور سچا تخلیقی شعر گو ہی سمجھتا ہے۔ اور شعر گوئی میں کامیاب ہوتا ہے۔ بیسویں صدی میں ایسے بہت سے شاعر گزرے ہیں۔ اکیسویں صدی میں ایسے شعرا کی تعداد کم ہے لیکن ہے ضرور۔ اس کے لیے شعر کا اچھا قاری سخن آلودگی میں بھی اچھے، سچے اور تخلیقی شاعر کو تلاش کر لیتا ہے۔ ناچیز کو دعویٰ تو نہیں لیکن شعر کا قاری ہونے کی خوشی ضرور ہے۔

بحیثیت قاری اس صدی میں عبدالکریم قدسی کے دونوں مجموعوں نے میری خوشی میں اضافہ کیا۔ سخن کی تشنگی دور ہوئی۔ ان دونوں مجموعوں کا مطالعہ میرے لئے نیا تجربہ ثابت ہؤا۔ اس تجربے نے چونکایا بھی اور ٹھہر کر سوچنے پر مجبور بھی کیا۔ عبدالکریم قدسی کی تاریخ پیدائش 6 جون 1948ء اور جائے پیدائش موضع کرکڑ ضلع شیخوپورہ ہے۔ تعلیم میٹرک و پنجابی فاضل۔ ادبی سفر کا آغاز 1968ء میں ہؤا۔ انہوں نے اردو سے زیادہ پنجابی زبان میں لکھا۔ یہ شاعر بھی ہیں، افسانہ نگار بھی اور گیت کار بھی۔ ان کی شہرت دونوں زبانوں کے ادبی حلقوں میں ہے۔ ایوارڈس کی لسٹ طویل ہے جس میں پاکستان رائٹرز گلڈ ایوارڈ، مسعود کھدر پوش ایوارڈ (برائے گیت کار)، پی ٹی وی ایوارڈ، حرفِ نو ایوارڈ (برائے پنجابی غزل)، زیادہ اہمیت کے حامل ہیں۔ ان کی وابستگی روزنامہ امروز، نوائے وقت، مشرق، مغربی پاکستان، مساوات، ہفت روزہ ’لاہور‘، تخلیق، ماہنامہ تحریریں، لہراں، پنجابی ادب، سویرا انٹر نیشنل اور میری بولی میرا دھرم جیسے معتبر رسائل اور اخبارات سے رہی اور شاید ان میں سے کچھ اخبارات و رسائل سے اب بھی ہے۔ یہ ان دنوں امریکہ میں مقیم ہیں۔ غریب الوطنی کی زندگی گزار رہے ہیں لیکن ان کا جو ادبی سفر لاہور سے شروع ہؤا تھا اب بھی جاری ہے۔ عمر کی طوالت کا منفی اثر ان پر نہیں ہؤا بلکہ ان کی تحریروں میں تخلیق کے مثبت عناصر دیکھے جاسکتے ہیں۔ غالب نما پبلی کیشنز لاہور سے شائع شدہ اردو غزلیات کی ان کی کتاب ’اشکِ رواں‘ 2018ء میں شائع ہوئی اور ’سارے بند مکان‘ (اردو غزلیات) پنجابی ہال ادبی بورڈ لہور (لاہور) نے مارچ 2023ء میں چھاپی۔ ان دونوں کتابوں کے مطالعے کے بعد ناچیز نے ڈاکٹر نذیر فتح پوری کی ادارت میں شائع ہونے والے قدیم و مستند ادبی رسالہ سہ ماہی ’ اسباق ‘ کے لئے تبصرہ کرنے کا عہد کیا اور عنوان قائم کیا ’ اشکِ رواں‘ سے ’سارے بند مکان‘ تک کا شعری سفر۔ آگے ان کی شاعری پر گفتگو ہو گی۔ اشعار کے حوالے ان ہی دونوں کتابوں سے لئے گئے ہیں۔ اس سے پہلے ’اشکِ رواں‘ کی نثری تحریروں پر روشنی ڈالنا ناچیز ضروری سمجھتا ہے۔ کیونکہ اسی کتاب میں شاعر کی شخصیت اور ان کے شعری فن پر معلومات ملتی ہیں۔

گھر میں رہ کر سفر میں رہتا ہوں   یہ سفر مدتوں سے جاری ہے

ایک اقتباس ملاحظہ کیجئے: قارئین! کیا آپ نے کبھی زخموں کا لباس اوڑھے کسی خانماں برباد فقیر کو اپنے گم شدہ گھر کا پتہ ڈھونڈتے ہوئے دیکھا ہے؟ یہ خانہ بدوش اللہ کا بندہ عبدالکریم قدسی ہے جس کے پورے وجود پر سیاسی درندوں اور مذہبی ٹھیکیداروں نے احساساتی طور پر اتنے کوڑے برسائے کہ گھر بار چھوڑ کر اپنی زمین سے کوسوں دور پرائے ملکوں میں پناہ گزین ہونا پڑا!

ہمارا گھر بھی جلا اور ہمیں سزا بھی ہوئی
ہمارے عہد کے منصف بھی دل دُکھا کے چلے

(پروین کمار اشک (بھارت)، صفحہ 9، کتاب ہذا)

شاعر کے ساتھ جو بھی ہؤا ہو اس کا کھل کر اظہار اس کتاب میں نہ شاعر کی تحریر میں ملتاہے اور نہ ہی ان کے احباب کی تحریروں میں لیکن قدؔسی کی شاعری میں ہجرت کا درد کبھی لفظوں میں آجاتا ہے تو کبھی پسِ منظر میں دھندلی سی جھلک دکھا کر غائب ہو جاتا ہے۔ جہاں یہ درد راست رویّہ اختیار کرتا ہے وہاں قاری کے دل کو بھی چھو جاتا ہے۔ یہ ذاتی درد کہیں کہیں کچھ اشعار میں سینکڑوں نفوس کا درد بن جاتا ہے۔ ایسے میں واہ واہ کہتے ہوئے دل سے آہ نکلتی ہے۔ چند اشعار ملاحظہ فرمائیں:

زمانے سے گلے شکوے نہیں ہیں
میرے اپنے میرے اپنے نہیں ہیں

ϨϪ

مجھ کو اظہارِ غمِ دل کی ضرورت ہی نہیں
میری صورت مرے حالات کی غماز بھی ہے

ϨϪ

زندگی ٹیڑھی لکیروں میں الجھ کر گزری
نقشہ قسمت کا تھا مدفون خزانوں کی طرح

ϨϪ

نہ ہم بھکاری ہیں نہ ہم اناج مانگتے ہیں
امیر شہر سے بس کام کاج مانگتے ہیں

ϨϪ

ہمت ہے گر ہوا کو بجھا کر ہمیں دکھا
اپنے لہو سے ہم نے دیئے جو جلا دیے

ϨϪ

اس محبت سے گلے اس نے لگایا مجھ کو
پھر کسی اور کو سینے سے لگایا نہ گیا

ϨϪ

مسکراہٹ میں چھپی ہیں رنجشیں
اس کا غصہ بھی تو معنی خیز ہے

ϨϪ

جو ہجرت کی تو دل اپنا پرانے گھر میں چھوڑ آئے
سو،اب اچھے سے اچھا بھی ہو گھر اچھا نہیں لگتا

ϨϪ

وہ شہر جبر و تعصب کے خوف سے چھوڑا
جہاں قتیلؔ و ندیمؔ و فرازؔ ہوتے تھے

ϨϪ

باپ کے گھر سے اس کو بہت محبت ہے
لیکن باپ کی ویل چیئر سے نفرت ہے

ϨϪ

ایسے کئی اشعار ہیں قدؔسی کی غزلیہ شاعری میں جن کی قرأت قاری کے دل کی صدا معلوم ہوتی ہے۔ دونوں مجموعوں میں کوئی شعر ایسا نہیں جسے بھرتی کا شعر کہا جائے۔ ہر شعر میں معنویت کی لہریں دل اور دماغ سے ٹکراتی ضرور ہیں۔ لسانی یا اردو دانی کے لحاظ سے دیکھیں تو قدسی کی قوتِ تخیل کے آگے دست بستہ الفاظ حکمِ آقا کہہ کر حکم کی تعمیل کرتے نظر آتے ہیں۔ فنِ شاعری کی رُو سے دیکھیں تو ....'ڈھونڈتے رہ جائیں'، غزل کے اس مطلع پر غور کریں تو غزل کے مزاج کا پتہ چلے۔ اشعار کے مضامین پر رُک کر سوچیں تو ماضی قریب یا ماضی بعید کے کسی نامور شاعر کی تقلید نہیں۔ نہ سرقہ نہ چربہ۔ استفادے کی مثالیں کم کم، نہیں کے برابر، مقطع بھی پُر مغز، گھسے پٹے مضامین بھی نہیں۔ کچھ ایسے اوصاف ہیں عبد الکریم قدؔسی کی غزلیہ شاعری میں۔ ہاں، یہ بات نوٹ کرنے کی ہے کہ انہوں نے چونکانے یا اپنے کلام کی طرف قاری کو متوجہ کرنے کے حربے، تجربے کے نام پر قطعاً نہیں کیے۔ لیکن ان کی مشقِ سخن نے ان سے اپنے احساس و جذبات کو پیکر عطا کرنے کے لئے لاشعوری طور پر ان سے شعر گوئی کے تجربے کروائے اور یہ تجربے کامیاب بھی رہے۔ شعر گوئی کے کچھ مثالی نمونے ملاحظہ فرمائیں ۔

ان کو قائل نہ کر سکا تو پھر   خود ہؤا ہم خیال بچوں کا

ϨϪ

پروردہ نفرتوں کے ہیں رہبر بنے ہوئے
لیکن رواں رہے گا محبت کا کارواں

ϨϪ

امن و سکوں برباد ہؤا سب اور برکت بھی روٹھ گئی
اے گھر والو! تم نے اپنے گھر سے کسے نکالا ہے

ϨϪ

وہاں سے علم ہجرت کرنے والا ہے، جہاں ہو گی
جوابوں پر بھی پابندی سوالوں پر بھی پابندی

ϨϪ

گل چیں کے ساتھ بدلا چمن کا نظام بھی
پھولوں کے ساتھ ساتھ ہی گملے بدل گئے

ϨϪ

ہر شناسا پر نہ کیجئے آپ اندھا اعتماد
اُڑنے والا ہر کبوتر نامہ بر ہوتا نہیں

ϨϪ

پیٹ جہاد کا بھرنے کو ظالم لوگ
چھین کے لے جاتے ہیں بچے ماؤں سے

نظر نہ آئے پھر آندھی کے بعد وہ پنچھی
بلند شاخ پر جو آشیاں بناتے تھے

بولا کر دو بول کوئی ہمدردی میں
ماں پر ڈال دیا کر کمبل سردی میں

نت نئے مضامین آج کی غزل کے لیے ٹانک کا کام کرتے ہیں۔ قدسی کے غزل سرمائے میں ٹانک کی مقدار زیادہ ہے۔ شعر گوئی میں الفاظ کا صحیح استعمال ہے، فن ہے۔ یہ فن قدسی کے ہاں ہے۔ معنی میں شدت پیدا کرنے کے لیے غیر مروّج تراکیب بھی ان کے فن کا حصہ ہے۔ کلام پڑھتے پڑھتے خیال آیا کہ یہ فن قدسی نے سیکھا کہاں سے ہے۔ 'اشکِ رواں' میں قدسی کے ایک مضمون نے اس کا جواب دیا۔ 'کچھ یادیں کچھ باتیں' میں قدسی نے بڑی محبت سے اپنی یادیں رقم کی ہیں ۔ان یادوں میں جو باتیں ہیں۔ وہ قدسی کی شخصیت اور ان کے فن کی جڑیں ہیں۔ قدسی وطن سے جاتے جاتے ان جڑوں کی نمو ساتھ لے گئے اور امریکہ میں اس نمو نے انہیں توانا پیڑ بنا دیا اور یہ پیڑ از خود جڑ کے ساتھ ہرا بھرا ہے جس سے ان کے شاگرد فیض پا رہے ہیں۔

قدؔسی نے مجموعہ کلام 'اشکِ رواں' میں 'کچھ یادیں، کچھ باتیں' کے تحت اپنے ادبی سفر کی روداد قلمبند کی ہے۔ اس میں وطن کی مٹی کی خوشبو بھی ہے شعری سفر کی جڑوں کا لمس بھی۔ اس کے ابتدائی صفحے کا ایک اقتباس ملاحظہ کریں:

'میں نے 1971ء میں پہلا مشاعرہ ریڈیو پاکستان، لاہور سے پڑھا۔ اس وقت ہر کس و ناکس ریڈیو پر مشاعرہ نہیں پڑھ سکتا تھا۔ اساتذہ کی ایک کمیٹی جس میں صوفی تبسم، احمد ندیم قاسمی، قتیل شفائی اور ثاقب زیروی ایسے لوگ شامل تھے۔ شاعر کی منظوری دیتے تب کہیں شاعر کو کنٹریکٹ بھیجا جاتا تھا۔ اگرچہ میرا کلام 1968ء سے مختلف پرچوں میں کبھی کبھار چھپنا شروع ہو گیا تھا۔ تاہم ادبی حلقوں میں ابھی اجنبی تھا۔' (صفحہ 23)

اسی مضمون میں آگے وہ رقم طراز ہیں: 1968ء سے 2008ء تک چالیس سالہ ادبی سفر 'ادبی دھڑے بندیوں' سے الگ تھلگ رہ گیا۔ شاید یہی وجہ ہے کہ میرا اردو مجموعہ زیورِ طبع سے آراستہ نہ ہو سکا۔ 1968ء ہی میں لاہور ملازمت کے سلسلے میں آنا پڑا اور سب سے پہلے اپنے کولیگ طالب حسین طالب سے جو بچوں کے پرچے 'کھلونا' کے ایڈیٹر تھے، سے ادبی دوستی شروع ہوئی۔ پھر ساغر صدیقی کے حلقے میں بیٹھنا شروع کیا۔ میرے علاوہ روزانہ حاضری دینے والوں میں یونس حسرت امرتسری، ظہیر احمد ظہیر، توقیر لدھیانوی، یونس ادیب، ناز خیالوی، عبد الستار مفتی، اور یاسین رضا شامل تھے۔ طالب حسین اور یوسف عثمان بھی کبھی کبھار آ جاتے۔ (صفحہ 24)

اس مضمون میں قدؔسی نے اپنے ان دوستوں اور بزرگوں کا ذکر کیا ہے۔ جو ان کے ادبی ساتھی بھی ہیں، ذہن ساز بھی اور رہبر بھی۔ اس میں طرحی مشاعروں اور مباحثوں کا ذکر بھی ہے اور اردو تہذیب کی جھلکیاں بھی۔ قدسی کی یہ تحریر پڑھ کر ایسا لگا کہ یہ شخص بے انتہا مخلص ہے۔ اپنے دوستوں کا دوست اور وفادار بھی اور بزرگوں کا قدردان بھی اور ان سے محبت کرنے والا بھی۔ یہ مضمون قدسی کے سلسلے کا اہم مضمون تو ہے لیکن اس میں صرف ادبی سفر کی جانکاری ملتی ہے۔ بہر حال اس مضمون سے ظاہر ہؤا کہ ان کی شاعری کا خمیر لاہور کے معیاری ادبی حلقے سے اٹھا ہے جس کا اثر ان کے امریکہ منتقل ہونے کے بعد بھی باقی ہے۔ بنیاد مضبوط ہونے کی وجہ سے ان کا شعری سفر طویل تر ہے۔ بقول قدسی:

سوکھا نہ ابھی پچھلی مسافت کا پسینہ
پھر اگلی مسافت کو کمر باندھ رہے ہیں

'اشکِ رواں' سے 'سارے بند مکان' کا شعری سفر خوشگوار بھی رہا اور پُر خطر بھی لیکن مایوس کن نہیں، امید افزا ہے۔ کلام کے مطالعے کے وقت شاعر کے ہاں جہد کے رنگ ملتے ہیں۔ قاری کے ذہن پر بھی وہ رنگ چڑھتے اور اترتے اور اپنے ساتھ جہدِ مسلسل کے لیے راغب کرتے ہیں۔ اللہ کرے قدسی کا یہ شعری سفر دیر تک جاری رہے، آمین!

نوٹ: یہ مضمون مکرم عبد الکریم قدسیؔ مرحوم کی وفات بتاریخ 9 نومبر 2023ء سے پہلے کا تحریر شدہ ہے۔

"لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنَا فَاتَّخِذۡنِیۡ وَکِیۡلًا"

میرے سوا اَور کوئی معبود نہیں۔ پس تو مجھے ہی اپنا کارساز بنا۔

(ترجمہ از مرتّب، تذکرہ، صفحہ 449)

سانحۂ ارتحال

مکرمہ سیّدہ امۃ القدوس بیگم: احباب کو انتہائی افسوس کے ساتھ اطلاع دی جاتی ہے کہ مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی اہلیہ محترمہ صاحبزادی امۃ القدوس بیگم 24 اگست 2023ء کو ربوہ پاکستان میں انتقال کر گئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب رضی اللہ عنہ اور مکرمہ امۃ اللطیف بیگم رضی اللہ عنہا کی صاحبزادی تھیں۔ وہ حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا کی بھانجی تھیں۔ اکتوبر 1952ء میں مرحومہ کی شادی صاحبزادہ مرزا وسیم احمد سے ہوئی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ اور سیدہ عزیزہ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا کے صاحبزادے تھے۔ مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد نے کئی سال تک صدر انجمن احمدیہ قادیان کے ناظم اعلیٰ اور امیر مقامی کے طور پر خدمات انجام دیں۔

مکرمہ سیّدہ امۃ القدوس بیگم تمام عمر گہری عقیدت اور اطاعت کے ساتھ خلافت احمدیہ سے وابستہ رہیں۔ آپ نے ہمیشہ اپنے مرحوم شوہر کے ساتھ مل کر اسلام احمدیت کی خدمت کی اور ایک "درویش" کی سی زندگی بسر کی۔ آپ نے کئی سالوں تک صدر لجنہ اماء اللہ بھارت کے طور پر خدمات انجام دیں اور پورے ہندوستان میں لجنہ اماء اللہ کے قیام واستحکام کے لیے کام کیا۔ آپ کو قرآن مجید سے بے حد محبت تھی اور ہندوستان کی ممبراتِ لجنہ کو ہر ممکن طریق پر قرآن مجید ناظرہ، باترجمہ اور تفسیر سکھانے کی جدوجہد کرتی رہیں۔ آپ کا جنازہ ربوہ سے قادیان لے جایا گیا جہاں آپ کو بہشتی مقبرہ قادیان میں عین قطعۂ خاص میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدموں میں سپرد خاک کیا گیا۔ مکرمہ صاحبزادی امۃ القدوس بیگم وفات سے قبل گزشتہ چھ سال سے ربوہ، پاکستان میں رہائش پذیر تھیں۔ آپ کے پسماندگان میں تین بیٹیاں اور ایک بیٹا شامل ہے:

مکرمہ امۃ العلیم عصمت اہلیہ مکرم نواب منصور احمد خان، وکیل اعلیٰ تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان۔ آپ اس وقت صدر لجنہ اماء اللہ پاکستان کے طور پر خدمات انجام دے رہی ہیں۔ مکرمہ امۃ الکریم کوکب، اہلیہ ماجد احمد خان صاحب۔ مکرمہ امۃ الرؤف اہلیہ مکرم ڈاکٹر سید ابراہیم منیب احمد، کینیڈا۔ مکرم مرزا کلیم احمد، نارتھ ورجینیا، امریکہ۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ 15/ ستمبر 2023ء میں محترمہ سیدہ امۃ القدوس صاحبہ کی خوبیوں اور دینی خدمات کا تفصیل سے تذکرہ فرمایا جس میں سے چند یہ ہیں:

☆... خوش قسمت ہوتے ہیں وہ لوگ جن کی صرف نیک یادیں ہوتی ہیں، جو نافع الناس ہوتے ہیں، جو دین کو دنیا پر مقدم کرنے اور اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرنے کا عملی نمونہ ہوتے ہیں۔ وہ لوگ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کا حق ادا کرنے اور خلافت احمدیہ سے حقیقی وفا کرنے والے ہوتے ہیں۔

☆... آپ ایک اچھی بیوی تھیں، مشکل حالات میں ساتھ دینے والی تھیں۔ کبھی کوئی مطالبہ نہ کرتیں۔ جو بھی گزارا ملتا خوشی سے اسی میں گزارا کرتیں۔ صفائی پسند، اور بڑی سلیقہ شعار خاتون تھیں۔ جب مرزا وسیم احمد صاحب اعتکاف بیٹھتے تو ان کے ساتھ غریب معتکفین کو بھی کھانا بھجواتیں۔

☆... کسی درویش کی بیٹی کی شادی ہوتی تو آپ اپنا زیور اسے پہننے کے لیے دے آتیں کہ جب تک دل کرے اسے پہنو، پھر کسی دوسری بچی کی شادی ہوتی تو زیور اسے دے دیا جاتا۔

☆... خلافت سے آپ کا بڑا اخلاص کا تعلق تھا۔ عاجزی اور کامل وفا کا جس طرح انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ سے اظہار کیا تھا وہ تعلق جاری رہا اور مجھ سے بھی وہی تعلق قائم رہا۔

☆... صاحبزادی امۃ القدوس صاحبہ نے قادیان جا کر جماعت کی خواتین کو اکٹھا کرنے اور ان سے ہمدردیاں کرنے میں بڑا اہم کردار ادا کیا۔

☆... تقسیمِ ہند کے بعد رتن باغ لاہور اور پھر ربوہ کے کچّے گھروں میں حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا کو قرآن کریم اور ملفوظات سنانے کی توفیق ملتی رہی۔

☆... لوگ اپنی امانتیں آپ کے پاس رکھواتے اور آپ بڑی دیانت داری سے سب امانتوں کا خیال رکھتیں، آپ کی خدماتِ سلسلہ کا عرصہ 46 سال بنتا ہے۔

اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آپ کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے، آمین۔

کتب حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام

جو کتابیں آپ نے پڑھ لی ہیں، ان پر نشان لگائیں اور جو نہیں پڑھیں انہیں amibookstore.us سے خرید کر مطالعہ فرمائیں۔

روحانی خزائن جلد نمبر 1
- ☐ براہین احمدیہ چہار حِصص

جلد نمبر 2
- ☐ پُرانی تحریریں
- ☐ سُرمۂِ چشم آریہ
- ☐ شحنۂِ حق
- ☐ سبز اشتہار

جلد نمبر 3
- ☐ فتحِ اسلام
- ☐ توضیحِ مرام
- ☐ ازالۂ اوہام

جلد نمبر 4
- ☐ الحق مُباحثہ لدھیانہ،
- ☐ الحق مباحثہ دہلی
- ☐ آسمانی فیصلہ
- ☐ نشانِ آسمانی
- ☐ ایک عیسائی کے تین سوال اور ان کے جوابات

جلد نمبر 5
- ☐ آئینہ کمالات اسلام

جلد نمبر 6
- ☐ برکاتُ الدعا
- ☐ حُجّۃُالاسلام
- ☐ سچائی کا اظہار
- ☐ جنگِ مقدس
- ☐ شہادۃُ القرآن

جلد نمبر 7
- ☐ تحفۂ بغداد
- ☐ کراماتُ الصّادقین
- ☐ حمامۃُ البُشریٰ

جلد نمبر 8
- ☐ نُورُالحق دو حصّے
- ☐ اتمام الحُجّۃ
- ☐ سِرُّالخلافۃ

جلد نمبر 9
- ☐ انوارِ اسلام
- ☐ مِنَنُ الرّحمان
- ☐ ضیاءالحق
- ☐ نورُالقرآن دو حصّے
- ☐ معیارُ المذاہب

جلد نمبر 10
- ☐ آریہ دھرم
- ☐ سَت بَچن
- ☐ اسلامی اصول کی فلاسفی

جلد نمبر 11
- ☐ انجام آتھم

جلد نمبر 12
- ☐ سراجِ منیر
- ☐ استفتاء اردو
- ☐ حجۃ اللّٰہ
- ☐ تحفہ قیصریہ
- ☐ محمود کی آمین
- ☐ سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب
- ☐ جلسۂ احباب

جلد نمبر 13
- ☐ کتاب البریہ
- ☐ البلاغ
- ☐ ضرورۃُ الامام

جلد نمبر 14
- ☐ نجم الہدیٰ
- ☐ رازِ حقیقت
- ☐ کشف الغطاء
- ☐ ایّامُ الصُّلح
- ☐ حقیقتُ المہدی

جلد نمبر 15
- ☐ مسیح ہندوستان میں
- ☐ ستارہ قیصرہ
- ☐ تریاقُ القلوب
- ☐ تحفہ غزنویہ
- ☐ روئیداد جلسہ دعاء

جلد نمبر 16
- ☐ خطبۃ الہامیۃ
- ☐ لُجّۃُ النُّور

جلد نمبر 17
- ☐ گورنمنٹ انگریزی اور جہاد
- ☐ تحفہ گولڑویہ
- ☐ اربعین
- ☐ مجموعہ آمین

جلد نمبر 18
- ☐ اعجازُ المسیح
- ☐ ایک غلطی کا ازالہ
- ☐ دافع البلاء
- ☐ الہُدیٰ
- ☐ نزولُ المسیح
- ☐ گناہ سے نجات کیونکر مل سکتی ہے
- ☐ عصمتِ انبیاء علیہم السلام

جلد نمبر 19
- ☐ کشتیٔ نوح
- ☐ تحفۃُ الندوہ
- ☐ اعجازِ احمدی
- ☐ ریویو بر مباحثہ بٹالوی و چکڑالوی
- ☐ مواہب الرحمان
- ☐ نسیمِ دعوت
- ☐ سناتن دھرم

جلد نمبر 20
- ☐ تذکرۃُ الشّہادتین
- ☐ سیرۃُ الابدال
- ☐ لیکچر لاہور
- ☐ اسلام (لیکچر سیالکوٹ)
- ☐ لیکچر لدھیانہ
- ☐ رسالہ الوصیت
- ☐ چشمۂِ مسیحی
- ☐ تجلّیاتِ الٰہیہ
- ☐ قادیان کے آریہ اور ہم
- ☐ احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے؟

جلد نمبر 21
- ☐ براہین احمدیہ جلد پنجم

جلد نمبر 22
- ☐ حقیقۃُ الوحی
- ☐ اَلاِستفتاء ضمیمہ حقیقۃ الوحی (اردو ترجمہ)

جلد نمبر 23
- ☐ چشمۂِ معرفت
- ☐ پیغامِ صُلح

احمدیہ کتب کے لئے amibookstore.us کی سہولت سے فائدہ اٹھائیں۔

جماعتہائے امریکہ کا کیلنڈر 2023ء

تاریخ۔دن۔وقت	تفصیل	لوکل۔ریجنل۔نیشنل	مقام
جنوری			
یکم جنوری۔اتوار	نئے سال کا پہلا دن		وفاقی تعطیل
7-8 جنوری، ہفتہ، اتوار	لوکل معاون تنظیمیں، ریویو2022ء، منصوبے 2023ء	لوکل، تنظیمیں	جماعت
8 جنوری، اتوار	نیشنل تربیت ویبینار (Webinar)، 8 بجے شام	شعبہ تربیت	ویبینار(Webinar)
8 جنوری، اتوار	جماعت کے مالی نظام کا ایک جائزہ، 3 بجے شام EDT	شعبہ مال	ویبینار(Webinar)
10-20 جنوری منگل تا جمعہ	عشرہ وصیت	شعبہ وصیت	جماعت
13-15 جنوری، جمعہ تا اتوار	انصار لیڈرشپ کانفرنس	ذیلی تنظیمیں / نیشنل مجلس انصار اللہ	مسجد بیت الاکرام ڈیلس
14 جنوری، ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	ان پرسن / زوم میٹنگ
16 جنوری، پیر	مارٹن لوتھر کنگ جونیر ڈے، لونگ ویک اینڈ		وفاقی تعطیل
21 جنوری، ہفتہ	9واں قرآن اور سائنس سمپوزیم، امریکہ	AAMS	مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ
22 جنوری، اتوار	جلسہ سیرۃ النبی ﷺ	ریجنل	جماعت
28 جنوری، ہفتہ	وقفِ نَو کیریئر ایکسپو (Career Expo)	نیشنل شعبہ وقفِ نَو	ان پرسن / زوم میٹنگ
29 جنوری، اتوار	پبلک افیئرز سیمینار	شعبہ امور خارجیہ	مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ
فروری			
1-10 فروری، بدھ تا جمعہ	عشرہ صلوٰۃ	شعبہ تربیت	جماعت
4-5 فروری، ہفتہ، اتوار	لوکل جماعت، ذیلی تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
11 فروری، ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	ان پرسن / زوم میٹنگ
11-12 فروری، ہفتہ، اتوار	پریذیڈنٹس ریفریشر کورس	دفتر نیشنل جماعت جنرل سیکرٹری	مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ
12 فروری، اتوار	تربیت ویبینار (Webinar)، 8 بجے شام EDT	شعبہ تربیت	ویبینار(Webinar)
17-19 فروری، جمعہ تا اتوار	مسرور انٹر نیشنل سپورٹس ٹورنامنٹ	شعبہ کھیل	نیویارک
18 فروری، ہفتہ	جامعہ میں داخلہ کی تحریک اور حوصلہ افزائی	شعبہ وقفِ نَو	ورچوئل
20 فروری، پیر	پریذیڈنٹس ڈے لونگ ویک اینڈ		وفاقی تعطیل
25 فروری، ہفتہ	نیشنل لجنہ تبلیغ، میڈیا، پبلک افیئرز ٹریننگ	تنظیم لجنہ اماء اللہ	زوم میٹنگ
26 فروری، اتوار	یوم مصلح موعود	لوکل	جماعت
مارچ			
4-5 مارچ، ہفتہ، اتوار	لوکل جماعت، ذیلی تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
4-5 مارچ، ہفتہ، اتوار	مجلس اطفال الاحمدیہ، مجلس خدام الاحمدیہ اجتماع	تنظیم مجلس خدام الاحمدیہ	لوکل
10-12 جمعہ تا اتوار	دوسرا ریفریشر کورس دارالقضاء امریکہ	شعبہ دارالقضاء	مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ
10-20 مارچ، جمعہ تا پیر	عشرہ وصیت	شعبہ وصیت	جماعت
11 مارچ، ہفتہ	رشتہ ناتا ویبینار، ایک دوسرے کے لیے لباس	شعبہ رشتہ ناتا	ویبینار(Webinar)

تاریخ۔دن۔وقت	تفصیل	لوکل۔ریجنل۔نیشنل	مقام
11مارچ،ہفتہ	رشتہ ناتا پروگرام، ملاقات وتعارف	شعبہ رشتہ ناتا	مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ
12مارچ، اتوار	تربیت ویبینار(Webinar)، 8 بجے شام EDT	شعبہ تربیت	ویبینار(Webinar)
17-19مارچ، جمعہ تا اتوار	نیشنل لجنہ مینٹرنگ(Mentoring)کانفرنس	تنظیم لجنہ اماءاللہ	مسجد بیت الاکرام، ڈیلس
18مارچ، ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	ان پرسن/زوم میٹنگ
18مارچ، ہفتہ	لوکل قرآن کانفرنس	شعبہ تعلیم القرآن اور وقفِ عارضی	جماعت
19مارچ، اتوار	اپنی تاریخ جانیے، Know Your History	شعبہ اشاعت	ویبینار(Webinar)
23مارچ تا 20/اپریل	رمضان المبارک	لوکل	جماعت
26مارچ، اتوار	یومِ مسیح موعود	لوکل	جماعت
اپریل			
1-10/اپریل، ہفتہ تا پیر	عشرہ صلوٰۃ	شعبہ تربیت	جماعت
1-2 /اپریل، ہفتہ، اتوار	لوکل جماعت، ذیلی تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل وتنظیمیں	جماعت
9 /اپریل، اتوار	تربیت ویبینار(Webinar)، 8 بجے شام EDT	شعبہ تربیت	ویبینار(Webinar)
21 اپریل	عید الفطر	لوکل	جماعت
28-30 اپریل، جمعہ تا اتوار	مجلس شوریٰ جماعت امریکہ	دفتر جنرل سیکرٹری	مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ
مئی			
6-7 مئی، ہفتہ، اتوار	لوکل جماعت، ذیلی تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل وذیلی تنظیمیں	جماعت
6 مئی، ہفتہ	وقفِ نَو ریجنل اجتماع	نیشنل شعبہ وقفِ نَو	ان پرسن/ایسٹ کوسٹ ریجنز
13 مئی، ہفتہ	وقفِ نَو ریجنل اجتماع	نیشنل شعبہ وقفِ نَو	ان پرسن/ویسٹ اور سنٹرل ریجنز
13-14 مئی، ہفتہ تا اتوار	انصار ریجنل اجتماعات	تنظیم مجلس انصاراللہ	لوکل، ریجنل
14 مئی، اتوار	تربیت ویبینار(Webinar)، 8 بجے شام EDT	شعبہ تربیت	ویبینار(Webinar)
18-21 مئی، جمعرات تا اتوار	دورہ جامعہ کینیڈا، والدین اطفال وخدام	شعبہ وقفِ نَو	ان پرسن/کینیڈا
19-21 مئی، جمعہ تا اتوار	ریجنل اجتماعات اطفال وخدام	مجلس خدام الاحمدیہ	لوکل/ریجنل
20 مئی، ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	ان پرسن/زوم میٹنگ
20-21 مئی، ہفتہ، اتوار	مجلس انصاراللہ فیملی ڈے	مجلس انصاراللہ	لوکل
28 مئی، اتوار	یومِ خلافت	لوکل	جماعت
29 مئی، پیر	میموریل ڈے، لونگ ویک اینڈ		وفاقی تعطیل
جون			
1-10 جون، جمعرات تا ہفتہ	عشرہ صلوٰۃ	شعبہ تربیت	جماعت
3-4 جون، ہفتہ، اتوار	لوکل جماعت، ذیلی تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل وتنظیمیں	جماعت
10 جون، ہفتہ	رشتہ ناتا ویبینار، ایک دوسرے کے لیے لباس	نیشنل شعبہ رشتہ ناتا	ویبینار(Webinar)
11 جون، اتوار	تربیت ویبینار(Webinar)، 8 بجے شام EDT	شعبہ تربیت	ویبینار(Webinar)
17-18 جون، ہفتہ، اتوار	روحانی فٹنس(Spiritual Fitness)کیمپ	نیشنل شعبہ تربیت	لوکل جماعت

تاریخ۔دن۔وقت	تفصیل	لوکل۔ریجنل۔نیشنل	مقام
18 جون،اتوار	اپنی تاریخ جانیے، Know Your History	نیشنل شعبہ اشاعت	ویبینار(Webinar)
19-22 جون، پیر تا جمعرات	وقفِ نَو نیشنل موسم گرما کا کیمپ	شعبہ وقفِ نَو	مسجد ساؤتھ ورجینیا
23-25 جون، جمعہ تا اتوار	مجلس خدام الاحمدیہ نیشنل اجتماع	تنظیم نیشنل مجلس خدام الاحمدیہ	مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ
24 جون، ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	ان پرسن / زوم میٹنگ
28 جون، بدھ	عید الاضحیٰ	لوکل	جماعت
30 جون تا 9 جولائی، جمعہ تا اتوار	عشرہ وصیت	شعبہ وصیت	جماعت
جولائی			
1-2 جولائی، ہفتہ، اتوار	لوکل جماعت، ذیلی تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
4 جولائی، منگل	یوم آزادی		وفاقی تعطیل
8-14 جولائی، ہفتہ تا جمعہ	نیشنل یوتھ کیمپ	شعبہ تعلیم	مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ
8-9 جولائی، ہفتہ، اتوار	انصار ریجنل اجتماعات	تنظیم مجلس انصار اللہ	لوکل، ریجنل
9 جولائی، اتوار	طاہر اکیڈمی گریجوایشن	شعبہ تربیت	مقامی مساجد
9 جولائی، اتوار	تربیت ویبینار(Webinar)، 8 بجے شام EDT	شعبہ تربیت	ویبینار(Webinar)
14-16 جولائی، جمعہ تا اتوار	جلسہ سالانہ امریکہ	نیشنل	ہیرس برگ، پنسلوینیا
22-23 جولائی، ہفتہ، اتوار	انصار ریجنل اجتماعات	تنظیم مجلس انصار اللہ	لوکل، ریجنل
28-30 جولائی، جمعہ تا اتوار	جلسہ سالانہ یوکے	یوکے	یوکے
29 جولائی، ہفتہ	نیشنل لجنہ ورچوئل مینٹرنگ(Mentoring) کانفرنس	تنظیم نیشنل لجنہ اماء اللہ	ورچوئل
اگست			
1-10 / اگست، منگل تا جمعرات	عشرہ صلوٰۃ	شعبہ تربیت	جماعت
5-6 / اگست، ہفتہ، اتوار	لوکل جماعت، ذیلی تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
12-13 / اگست، ہفتہ، اتوار	روحانی فٹنس(Spiritual Fitness) کیمپ	شعبہ تربیت	لوکل جماعت
13 / اگست، اتوار	تربیت ویبینار(Webinar)، 8 بجے شام EDT	شعبہ تربیت	ویبینار(Webinar)
17-22 / اگست، جمعرات تا منگل	نیشنل تربیت کیمپ (بعمر 15 تا 18 سال)	مجلس خدام الاحمدیہ	مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ
19 / اگست، ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	ان پرسن / زوم میٹنگ
25-27 / اگست، جمعہ تا اتوار	نیشنل لجنہ اجتماع	تنظیم نیشنل لجنہ اماء اللہ	مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ
26 / اگست، جمعہ تا اتوار	طاہر اکیڈمی سالانہ کانفرنس	شعبہ تربیت	بالٹی مور مسجد
ستمبر			
2-3 ستمبر، ہفتہ، اتوار	لوکل جماعت، ذیلی تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
2-4 ستمبر، ہفتہ تا پیر	لیبر ڈے ویک اینڈ		وفاقی تعطیل
9-10 ستمبر، ہفتہ، اتوار	مجلس انصار اللہ فیملی ڈے	مجلس انصار اللہ	لوکل
10 ستمبر، اتوار	تربیت ویبینار(Webinar)، 8 بجے شام EDT	شعبہ تربیت	ویبینار(Webinar)

تاریخ-دن-وقت	تفصیل	لوکل-ریجنل-نیشنل	مقام
16 ستمبر، ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	ان پرسن / زوم میٹنگ
16 ستمبر، ہفتہ	رشتہ ناتا ویبینار، ایک دوسرے کے لیے لباس	شعبہ رشتہ ناتا	ویبینار (Webinar)
17 ستمبر، اتوار	اپنی تاریخ جانیے، Know Your History	شعبہ اشاعت	ویبینار (Webinar)
22-24 ستمبر، جمعہ تا اتوار	خدام الاحمدیہ مجلس شوریٰ	نیشنل مجلس خدام الاحمدیہ	مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ
اکتوبر			
30 ستمبر تا یکم اکتوبر، ہفتہ، اتوار	لوکل جماعت، ذیلی تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
1-10 اکتوبر، اتوار تا منگل	عشرہ صلوٰۃ	شعبہ تربیت	جماعت
6-8 / اکتوبر، جمعہ تا اتوار	مجلس انصاراللہ شوریٰ اور نیشنل اجتماع	نیشنل مجلس انصاراللہ	مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ
7-8 / اکتوبر، ہفتہ، اتوار	اطفال ریلی	ریجنل مجلس خدام الاحمدیہ	لوکل مجلس خدام الاحمدیہ
8 / اکتوبر، اتوار	تربیت ویبینار (Webinar)، 8 بجے شام EDT	شعبہ تربیت	ویبینار (Webinar)
9 / اکتوبر، پیر	کولمبس ڈے لانگ ویک اینڈ		وفاقی تعطیل
14 / اکتوبر، ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	ان پرسن / زوم میٹنگ
14 / اکتوبر، ہفتہ	سالانہ تربیتی کانفرنس	شعبہ تربیت	مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ
21-22 / اکتوبر، ہفتہ، اتوار	نیشنل قرآن کانفرنس	شعبہ تعلیم القرآن اور وقفِ عارضی	مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ
27-29 / اکتوبر، جمعہ تا اتوار	نیشنل لجنہ اماءاللہ مجلس شوریٰ	لجنہ اماءاللہ	اٹلانٹا، جارجیا
نومبر			
3-13 نومبر، جمعہ تا پیر	عشرہ وصیت	شعبہ وصیت	جماعت
4-5 نومبر، ہفتہ، اتوار	لوکل جماعت، ذیلی تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
11 نومبر، ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	ان پرسن / زوم میٹنگ
11 نومبر، ہفتہ	ریجنل اجتماع وقفِ نَو	نیشنل شعبہ وقفِ نَو	ان پرسن / ایسٹ کوسٹ ریجنز
12 نومبر، اتوار	تربیت ویبینار (Webinar)، 8 بجے شام EDT	شعبہ تربیت	ویبینار (Webinar)
18 نومبر، ہفتہ	نیشنل سالانہ تربیت کانفرنس	شعبہ تربیت	مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ
18 نومبر، ہفتہ	ریجنل اجتماع وقفِ نَو	نیشنل شعبہ وقفِ نَو	ان پرسن / ویسٹ اور سنٹرل ریجنز
23-26 نومبر، جمعرات تا اتوار	تھینکس گِوِنگ (Thanksgiving)		وفاقی تعطیل
دسمبر			
1-10 دسمبر، جمعہ تا اتوار	عشرہ صلوٰۃ	شعبہ تربیت	جماعت
2-3 دسمبر، ہفتہ اتوار	لوکل جماعت، ذیلی تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
8-10 دسمبر، جمعہ تا اتوار	فضل عمر قائدین کانفرنس / اطفال ریفریشر کورس	نیشنل مجلس خدام الاحمدیہ	مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ
9 دسمبر، ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	ان پرسن / زوم میٹنگ
9 دسمبر، ہفتہ	رشتہ ناتا ویبینار، ایک دوسرے کے لیے لباس	شعبہ رشتہ ناتا	ویبینار (Webinar)
10 دسمبر، شام، اتوار	تربیت ویبینار (Webinar)، 8 بجے شام EDT	شعبہ تربیت	ویبینار (Webinar)
17 دسمبر، شام، اتوار	اپنی تاریخ جانیے، Know Your History	شعبہ اشاعت	ویبینار (Webinar)
22-24 دسمبر، جمعہ تا اتوار	جلسہ سالانہ ویسٹ کوسٹ (ممکنہ تاریخ)	نیشنل جماعت	چینو، کیلیفورنیا
25 دسمبر، پیر	کرسمس ڈے		وفاقی تعطیل